خواتین اھل بیت

رسالت مآب ﷺ کی پاکیزہ ازواج مطہرات بیٹیوں اور نواسیوں
کی پُرنور سیرت کا دل آویز اور ایمان افروز تذکرہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف: احمد خلیل جمعہ
اردو ترجمہ: ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

DARULIBLAGH

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

خواتین اہل بیت

تالیف: .... احمد خلیل جمعہ

اردو ترجمہ .... ابوضیاء محمود احمد غضنفر حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج .... نصیر احمد کاشف حفظہ اللہ

اعداد .... محمد طاہر نقاش

اشاعت اول .... ستمبر 2005ء

تزئین و آرائش

نون ڈیزائنر اینڈ پرنٹرز NOON Designer & Printers 0321-4167895 ,4503606

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

لاہور۔ دارالاندلس 37230549 ۔ دارالسلام شوروم 37232400 ۔ مکتبہ قدوسیہ 37230585 ۔ مکتبہ سلفیہ 37237184 ۔ کتاب سرائے 37320318 ۔
اسلامی اکیڈمی 37357587 ۔ نعمانی کتب خانہ 37321865 ۔ مکتبہ رحمانیہ 37224228 ۔ مکتبہ دارالھدیٰ 37639557 ۔ البلاغ 35717842 ۔
راولپنڈی۔ تجلیات طیبہ کشمیری بازار۔ 5535168 ۔ دارالفکر اسلامی 0321-5216287 اسلام آباد۔ المسعود اسلامک بکس 2261356 ۔ البلاغ 2281420 ۔
دارالسلام شوروم 0321-5370378 ۔ کراچی۔ فضلی سنز 32212991 ۔ مکتبہ دارالقرآن، 021-32211998 علمی کتب خانہ اردو بازار 32628939 ۔
فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار، 631204 ۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 041-2629292, 0300-6628021
پشاور۔ معراج کتب خانہ 214720 ۔ حیدر آباد۔ مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264
سیالکوٹ۔ مکتبہ رحمانیہ، ناصر روڈ سیالکوٹ 052-4591911 مکتبہ الاذان 0332-8787866

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-37361428, 0300-4453358

daruliblagh0300@gmail.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتینِ اہلِ بیت

رسالت مآب ﷺ کی پاکیزہ ازواج مطہرات بیٹیوں اور نواسیوں
کی پُرنور سیرت کا دل آویز اور ایمان افروز تذکرہ

تالیف: احمد خلیل جمعہ
اردو ترجمہ: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

ریسرچ ٹیم

• نصیر احمد کاشف • محمد طاہر نقاش • امان اللہ عاصم • پروفیسر مشتاق احمد سلفی • امین الرحمٰن • عرفان الحسن خالد •

DARULIBLAGH

دارُالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان
فون: 0300- 4453358

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ جل جلالہ

کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنیوالا ہے۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ....

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

عزیزم حمزہ......طلحہ......عبدالوحید......اور فہمیدہ عبدالوحید......اور عزیزم عبدالاحد......منزہ......عبدالمعید حفظہم اللہ............

— کے نام —

جنھوں نے اسلام سے محبت رکھنے والے اپنے عظیم والدین کے زیر سایہ تعلیم و تربیت کے اہم مراحل نہایت خوش اسلوبی سے طے کیے

......اور......

ان کے اور میرے شفیق والدین کریمین

— کے نام —

جن کی محبتوں......شفقتوں......پیہم کوششوں نے مجھے اور انھیں دین اسلام کی خدمت......نشر و اشاعت......تبلیغ و ترویج کے قابل بنایا

دعا ہے کہ خالق کائنات سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان سب کو نصیب فرمائے اور دودھ و شہد، گنگناتے چشموں و سرسبز و شاداب باغات اور حور و غلمان بھری دلکش و دلربا حسین جنتوں کا مالک بنائے۔اور......اللہ تعالیٰ اپنی رضا کا تاج ان کے سر پر سجائے۔ آمین یا رب العالمین

خادم و مداح اصحاب رسول

ابوضیا محمود احمد غضنفر عفی اللہ عنہ

20 مئی 2012ء، لاہور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

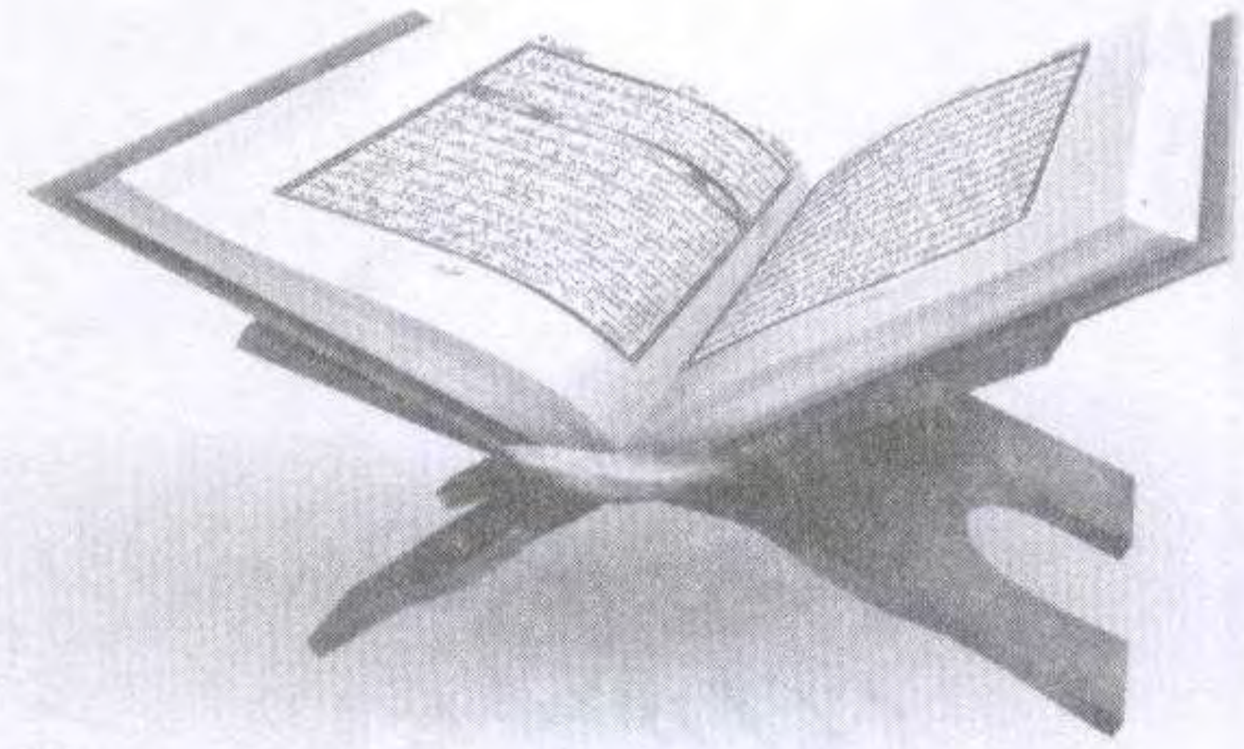

خالقِ کائنات نے قرآن مجید میں فرمایا:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(المائدہ ۵/۱۱۹)

اللہ ان (صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم) سے راضی ہو گیا

اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے یہ کتنی ہی بڑی کامیابی ہے!!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ تمنا

خوشبوؤں کے جھونکے

آج ہماری بہنیں بیٹیاں اور مائیں اپنی معاشرتی و ازدواجی زندگی میں بہت پریشان ہیں۔ ہر کوئی دکھوں کے لق و دق صحرا میں حیران پھر رہا ہے۔ بیٹیاں ہیں کہ مستقبل کی طویل زندگی کے سفر کو طے کرنے کے متعلق پریشان ہیں، کہ زندگی کے آنے والے لمحات کیسے بیتیں گے۔ بہنیں ہیں کہ اپنی اولاد اور خاندان کے بہتر مستقبل اور حال کے لیے سرگرداں و بیکراں ہیں۔ مائیں ہیں کہ اس فکر میں اندر ہی اندر گھلتی اور ٹوٹتی پھوٹتی چلی جا رہی ہیں کہ کس طرح ان کی بچیوں کے آنگن مصائب و آلام اور پریشانیوں سے محفوظ رہ کر پُر بہار گلستان کی شکل اختیار کریں گے۔

گویا کہ ہم سب ہی اپنی اپنی زندگیوں کو گلزار اور پُر بہار بنانے کے لیے فکر مند و کوشاں ہیں۔ وہ ایسی بہار چاہتے ہیں کہ جس کی آمد کے بعد ان کی بنجر و ویران زندگی میں ایسی لطف انگیز، سحر انگیز مہکی مہکی خوشبوؤں کے جھونکے چلنے لگیں کہ جو ان کی زندگانی کے گلشن کو پُر بہار بنا کر ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں، مسکراہٹیں ہی مسکراہٹیں، کامیابیاں و کامرانیاں، عزت و وقار اور قدر دانی کی فراوانیاں بکھیر دیں۔ ان کا اجڑا ہوا گلشنِ حیات آباد ہو جائے اور شاد ہو جائے۔

اس مقصد کے حصول کے لیے حوا کی بیٹیوں کے لیے جو سب سے بہترین اور کامیاب ترین طریقہ ہے وہ یہ ہے کہ وہ خواتینِ اہل بیت کی سیرت کو اپنی سیرت اور پہچان بنائیں۔ خواتین اہلِ بیت کون ہیں؟ وہی پاکیزہ، معزز و مطہر خواتین، مؤمنات، طیبات و مبشرات کہ جن کا ذکر اللہ کریم نے قرآن میں نہایت عزت و احترام کے پیرائے میں کیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔ آپ ﷺ کی پاکیزہ بیٹیاں ہیں اور آپ ﷺ کی پاکباز نواسیاں ہیں۔ ان کی زندگیاں ایمان کی بہاروں سے اس قدر بھری پڑی ہیں کہ جو کوئی بھی ان کی پاکیزہ، دلربا اور محبوب زندگیوں کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے، وہ ایمان کی خوشبوؤں میں رنگا جاتا ہے، کامیابیاں، کامرانیاں اور سعادتیں اس کا نصیبہ ٹھہرتی ہیں، دنیا والے اس پر فخر کرتے ہیں اور اس کو رشک سے دیکھتے ہیں۔

آیئے! آپ بھی اپنے دکھوں کا مداوا کرنے کے لیے اپنے گلشن حیات کو خوشبوؤں سے ہمکنار کرنے کے لیے امت کی ان برگزیدہ پاکیزہ معزز خواتین کہ جو مؤمنوں کی مائیں بھی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کی چشم و چراغ بھی ہیں، کی زندگی کا مطالعہ کریں، ایسی زندگی کا مطالعہ کہ جو ہمیشہ جنتوں کی شاہراہ پر چلتے چلتے گزرے۔ فوری طور پر اپنی زندگیوں کو ان کی سیرت کے قالب اور سانچے میں ڈھال لیں۔

عرب کے مشہور سکالر محترم جناب احمد خلیل جمعہ نے حدیث اور تاریخ کی کتب سے خانہ نبوی کی پاکیزہ خواتین کی سیرت کے بکھرے ہوئے مختلف گوشوں کو ایک جگہ جمع کر کے ایسا گلدستہ ترتیب دے دیا ہے کہ جس سے ہر وقت خوشبوؤں کے جھونکے آتے رہتے ہیں، زمانہ کے گزرنے سے ان پھولوں کی خوشبو کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔ جس عرق ریزی سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کی پاکیزہ خواتین کی زندگی کے مہکتے گوشوں کو ایک جگہ جمع کیا ہے یہ صرف انہی کا خاصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ان پر خاص عنایت ہے۔ پھر پاکستان میں مداح صحابہ مولانا ابوضیاء محمود احمد غضنفر حفظہ اللہ نے اس کو بہترین ادبی اسلوب اختیار کرتے ہوئے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے، یہ انداز تحریر اور صحابہ کی مدح و ستائش بھی اللہ کی طرف سے ان کا نصیبہ اور پہچان بن کر رہ گئی ہے۔ عزیزم ابوالقاسم حافظ محمود تبسم حفظہ اللہ نے اس پر مزید تحقیقی کام کر کے اس کے حسن میں اضافہ کیا اس ایڈیشن میں مولانا پروفیسر مشتاق احمد سلفی، بھائی محمد عرفان الحسن خالد، بھائی امین الرحمٰن اور ابو زِلفہ زاہد محمود نے اس کے سابقہ ایڈیشنوں میں رہ جانے والی غلطیوں کو ختم کر کے اس کے نکھار میں اضافہ کیا ہے۔ اس کتاب تیاری کے مراحل کی میں تحقیق و تخریج کا کام محترم بھائی جناب نصیر احمد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاشف (تلمیذ رشید حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ) نے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اور جملہ خواتین اہل بیت کے نسبی خاکے اور بالخصوص خاندان نبویؐ اور خاندانِ عثمان و معاویہ (رضی اللہ عنہما) کے مابین الفت و مودت اور رشتہ داریوں کو واضح کرنے والے نقشہ جات نہایت تحقیق اور کتب انساب و تاریخ کے گہرے مطالعے کے بعد ہمارے بھائی امان اللہ عاصم آف شیخوپورہ نے تیار کر کے اس کتاب کے تحقیق حسن کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ **فللہ الحمد**

میں ان قابل قدر احباب کا ممنون و مشکور ہوں کہ انھوں نے اس کتاب کے لیے اپنی مصروف ترین زندگی سے وقت نکالا اور اس کتاب کی تیاری میں میرے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا۔ اللہ مجھے اور اس کتاب پر کام کرنے والے تمام لوگوں کو آخرت میں کامیاب و کامران کرے، آمین! اور ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو اس کتاب سے خوب استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین!

خادم کتاب وسنت

محمد طاہر نقاش

۳ مئی ۲۰۱۲ء ...... لاہور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ چند

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. اَمَّا بَعْدُ:

امہاتُ المومنین، ازواجِ مطہرات، دختران رسول، اور نواسیوں رضی اللہ عنہن کا دلآویز، دلنشین اور دلکش مستند تذکرہ ''خواتینِ اہلِ بیت'' کے عنوان سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اسے دنیائے عرب کے مشہور و معروف ادیب اور مؤرخ الشیخ احمد خلیل جمعہ رحمہ اللہ نے ''نِساء اَهلِ البیتِ'' کے عنوان کے تحت دلنشین ادبی اسلوب اختیار کرتے ہوئے کتاب و سنت کی روشنی میں تحریر کیا، جس میں خواتینِ اہلِ بیت کی سوانحِ حیات کو شرح وبسط کے ساتھ مدلل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

موجودہ دور میں الشیخ احمد خلیل جمعہ کا نام سوانح نگار کی حیثیت سے ایک سند کا درجہ اختیار کر چکا ہے۔ صحابہ، صحابیات، تابعین، تابعیات اور نساء الانبیاء کی سوانح حیات ان کے اثر انگیز قلم سے مرتب ہو کر منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ان میں سے بیشتر کتابوں کو اردو قالب میں ڈھالنے کی مجھے سعادت نصیب ہوئی ہے، فَلِلّٰهِ الْحَمْد. اور یہ کتابیں مسلم معاشرے کے ہر حلقے میں بنظر استحسان دیکھی جا رہی ہیں۔ موصوف کی تالیفات میں سے اب تک **نسآء من عصر النبوة، نسآء من عصر التابعین، فرسان حول الرسول** اور **نساء الانبیاء** کا اردو ترجمہ کرنے کی مجھے سعادت حاصل ہوئی ہے اور یہ کتابیں بالترتیب **صحابیات طیبات، تابعین کی جلیل القدر خواتین، شہسوار صحابہ، اور نسآء الانبیاء** کے نام سے اردو میں چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہیں اور اب اہلِ بیت کی معزز خواتین کا دلنشین تذکرہ پیش خدمت ہے۔ اس تاریخی دستاویز میں خانہ نبوی کی رونق، ان ازواج مطہرات، دخترانِ رسول اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسیوں کا تذکرہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل اور ادیبانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی آلائش سے قطعی طور پر پاک کر دیا تھا۔ **امید ہے کہ یہ مسلم خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک راہنما کتاب ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ**

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ! اسے زیور طباعت سے آراستہ کرنے کی سعادت دارالابلاغ کے حصے میں آرہی ہے، جسے اس سے پہلے بہت سی کتابوں کو نہایت عمدہ اور دیدہ زیب انداز میں شائع کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

دارالابلاغ کے بانی جناب طاہر نقاش صاحب نہایت عمدہ ذوق رکھتے ہیں اور خود بھی اہل قلم میں سے ہیں، عورتوں اور بچوں کی تربیت کے لیے نہایت عمدہ کتابیں منظر عام پر لا رہے ہیں۔ دعاء ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کی صلاحیتوں میں مزید برکت اور نکھار پیدا کرے۔ آمین

امید ہے یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر لائبریری اور ہر گھر کی زینت بنے گی اور مسلم خواتین اس سے راہنمائی حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی بھرپور کوشش کریں گی۔ ان شاء اللہ!

قارئین کرام سے مؤدبانہ التماس ہے کہ اپنی مخلصانہ دعاؤں میں مجھے، میرے والدین، میرے اساتذہ اور اہل خانہ کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ میری ان علمی، ادبی اور دینی مساعی کو شرف قبولیت عطا کرے اور اسے میرے لیے دنیا و آخرت میں نیک نامی، سرخروئی، سربلندی اور سرفرازی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

وصلی اللہ علی النبی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

خیر اندیش

ابوضیاء محمود احمد غضنفر عفی اللہ عنہ

۲۰ مئی ۲۰۱۲ء ...... لاہور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان معاویہ رضی اللہ عنہ اور خاندان نبوی ﷺ کے مابین رشتہ داریاں

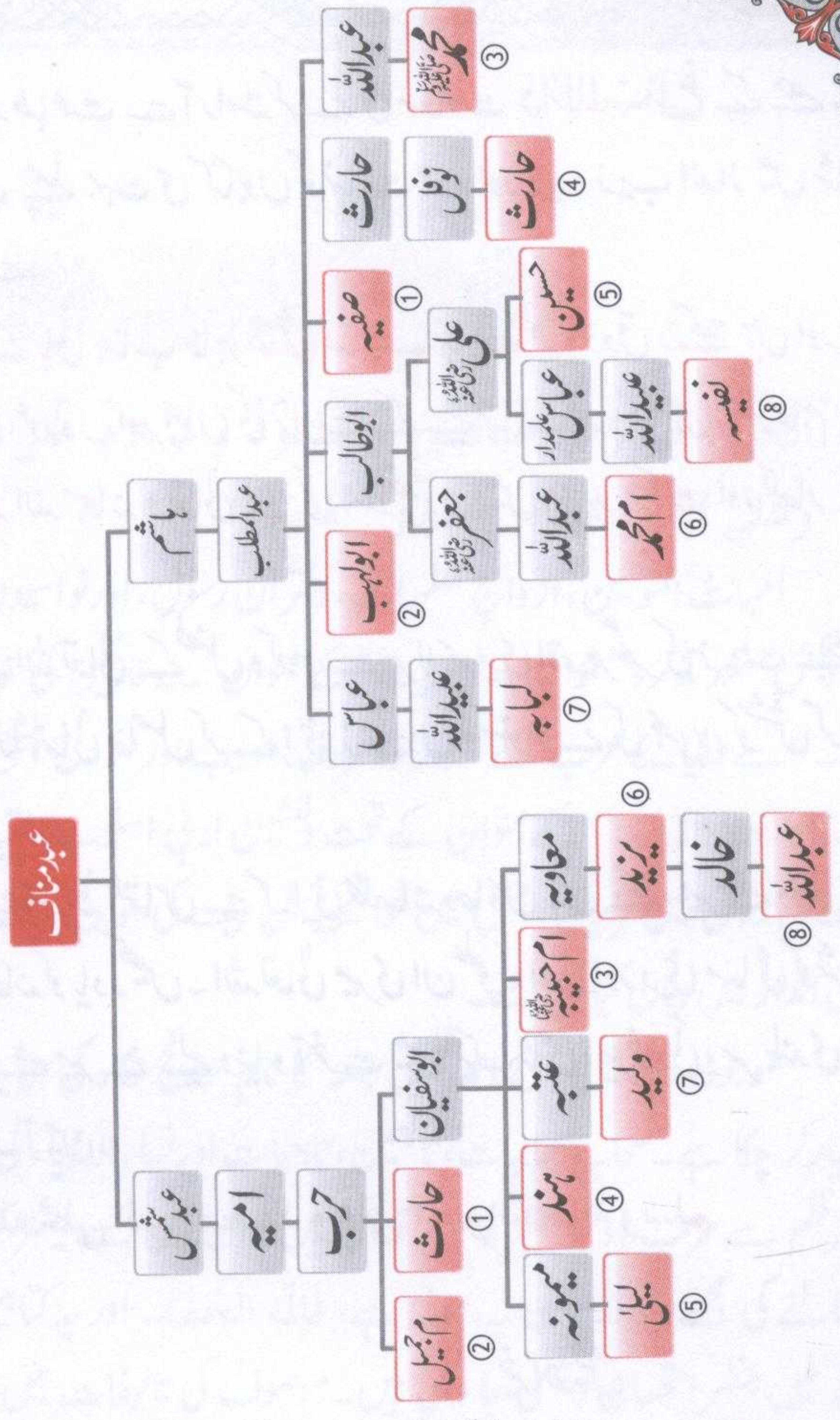

توضیحات: نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی شادی **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے چچا** حارث بن حرب سے ہوئی، اور **سیّدنا معاویہ** رضی اللہ عنہ **کی پھوپھی** ام جمیل کی شادی نبی اکرم ﷺ کے چچا ابولہب سے ہوئی۔ ام جمیل اور ابولہب ہمیشہ اسلام اور اہل اسلام کے دشمن رہے اور حالت کفر میں ان کی موت ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کی شادی **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیر** سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ''ہند'' نامی ایک بہن** کی شادی نبی اکرم ﷺ کے چچا حارث بن عبدالمطلب کے پوتے حارث بن نوفل سے ہوئی۔ **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک بھانجی** کی شادی سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس بھانجی** کا نام لیلیٰ تھا جو **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن میمونہ** بنت ابیس فیان کی بیٹی تھی۔ لیلیٰ کے والد گرامی سیّدنا عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کے بیٹے مرہ بن عروہ تھے۔ ان سے علی اکبر پیدا ہوئے جو سانحۂ کربلا میں شہید ہوئے۔ ایک ایسا رشتہ خاندانِ نبوی کا خاندان معاویہ سے استوار تھا جس کا علم چند ایک علماء کے سوا شاید کسی کو نہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی سیّدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی پوتی ام محمد بنت عبداللہ کی شادی **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے یزید بن معاویہ** سے ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کے چچا سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی پوتی لبابہ بنت عبیداللہ کی شادی **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھائی عتبہ** بن ابی سفیان کے بیٹے (یعنی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے) ولید بن عتبہ سے ہوئی۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عباس علمدار کی پوتی (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی) نفیسہ بنت عبیداللہ کی شادی **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے** (یزید کے پوتے) عبداللہ بن خالد بن یزید سے ہوئی تھی۔ **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ** کے ہم زلف بھی تھے کہ ام المومنین سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن قریبہ **سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ** کے نکاح میں تھیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندانِ عثمان رضی اللہ عنہ اور خاندانِ نبوی کے مابین رشتہ داریاں

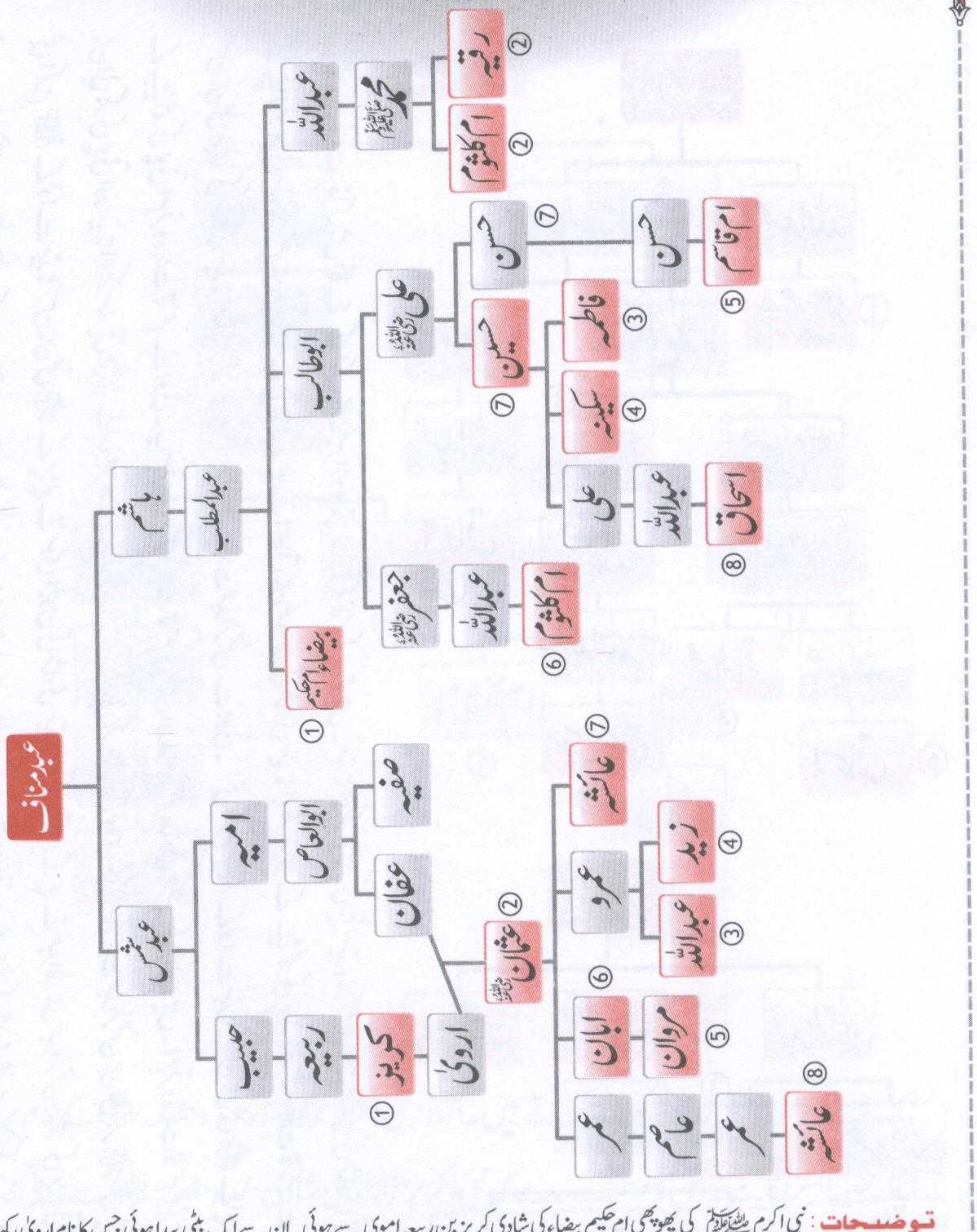

توضیحات: نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی ام حکیم بیضاء کی شادی کریز بن ربیعہ اموی سے ہوئی۔ ان سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام اروی رکھا گیا، اور اس اروی کی شادی عفان بن ابوالعاص سے ہوئی تو ان سے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ یعنی سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی ہیں، اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی یکے بعد دیگرے نبی اکرم ﷺ کی دو بیٹیوں رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بیٹی عائشہ سے سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے شادی کی۔ ان کی وفات کے بعد اسی عائشہ سے سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے شادی کرلی۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابان کی شادی سیّدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی پوتی ام کلثوم بنت عبداللہ سے ہوئی۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اسی بیٹے ابان کے بیٹے مروان کی شادی سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی پوتی ام قاسم بنت حسن مثنیٰ سے ہوئی۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے عمرو کے دو بیٹے عبداللہ اور زید سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے داماد بنے۔ عبداللہ کی شادی فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما سے اور زید کی شادی سکینہ بنت حسین رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے کا نام عمر تھا۔ اس عمر کی پوتی عائشہ بنت عمر بن عاصم بن عمر بن عثمان کی شادی سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے بیٹے علی زین العابدین رحمہ اللہ کے پوتے اسحاق بن عبداللہ سے ہوئی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آلِ نبی ﷺ اور آلِ صدیق رضی اللہ عنہ کے مابین رشتہ داریاں

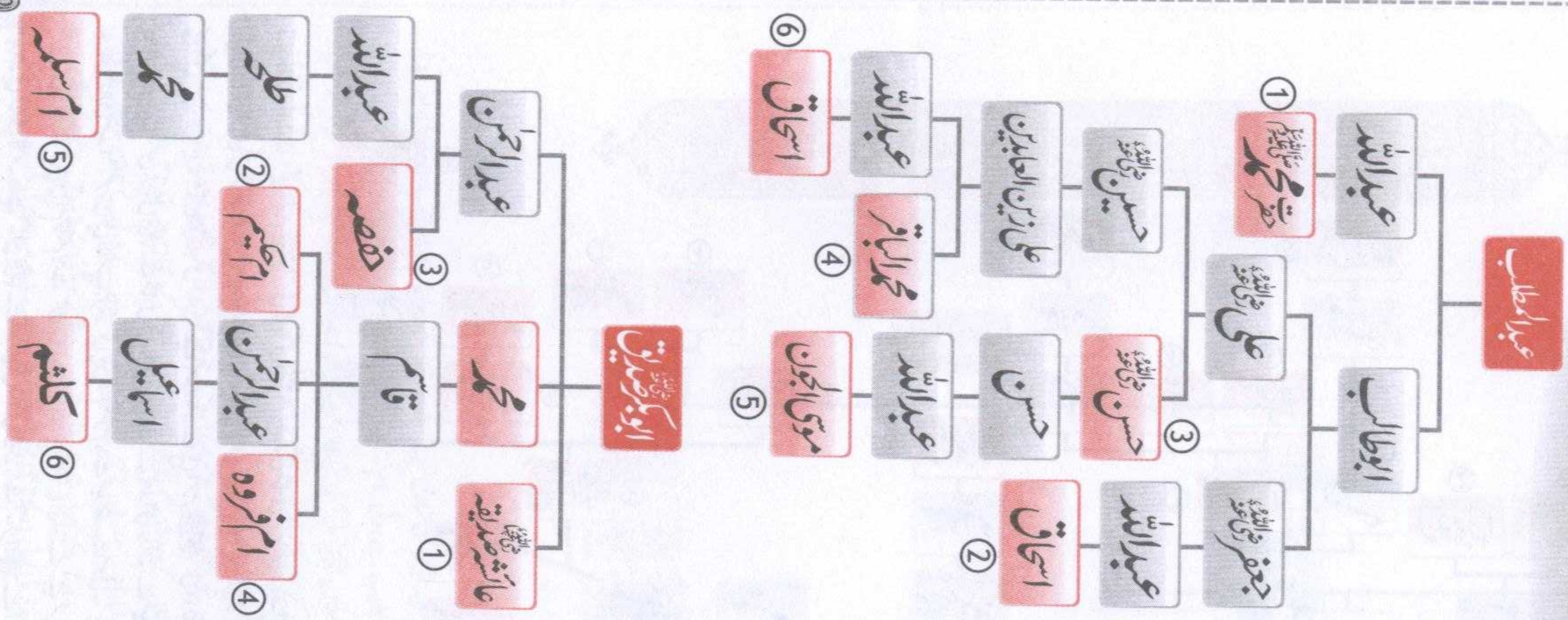

توضیحات: خاکہ میں لگائے گئے ایک جیسے نمبر ازدواجی رشتے کو ظاہر کرتے ہیں۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی اکرم ﷺ سے ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی سیّدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پوتے اسحاق بن عبداللہ کی شادی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد کی پوتی ام حکیم بنت قاسم سے ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کے نواسے سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی شادی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پوتی سیّدہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن سے ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کے نواسے سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پوتے محمد الباقر کی شادی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد کی پوتی ام فروہ بنت قاسم سے ہوئی۔ یہ ام فروہ ام حکیم بنت قاسم کی بہن اور امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی والدہ ہیں۔ ام فروہ بنت قاسم سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن ابی بکر کی پوتی اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیّدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی نواسی یعنی اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی بیٹی تھیں۔ [الکاشف للذہبی: ۱/ ۲۹۵] نبی اکرم ﷺ کے نواسے سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پڑپوتے موسیٰ الجون کی شادی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پوتے عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کی پڑپوتی اُمِ سلمہ سے ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کے نواسے سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پڑپوتے اور جنابِ علی المعروف زین العابدین رحمہ اللہ کے پوتے اسحاق بن عبداللہ کی شادی محمد بن ابی بکر کے بیٹے قاسم کی پڑپوتی کلثم سے ہوئی۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آلِ رسول ﷺ اور آلِ فاروق رضی اللہ عنہ کے مابین رشتہ داریاں

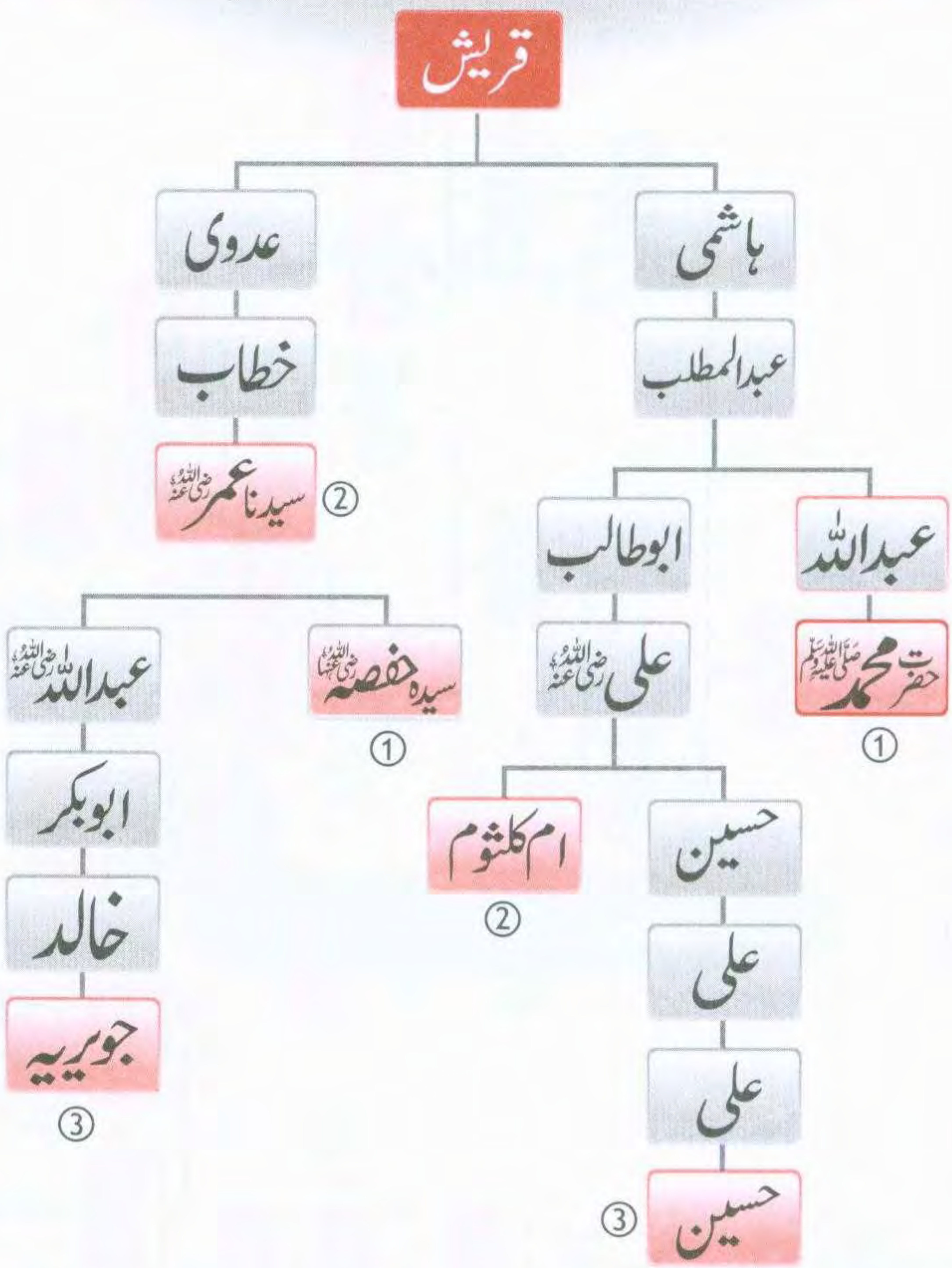

ایک جیسے نمبر ازدواجی رشتے کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً: نبی اکرم ﷺ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام پر ایک جیسا نمبر لگا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی شادی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔

نبی اکرم ﷺ کی شادی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شادی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی نبی اکرم ﷺ کی نواسی ام کلثوم سے ہوئی۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی جویریہ کی شادی نبی اکرم ﷺ کے نواسے سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے حسین بن علی سے ہوئی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اہل بیت رضی اللہ عنہم اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مابین رشتہ داریاں

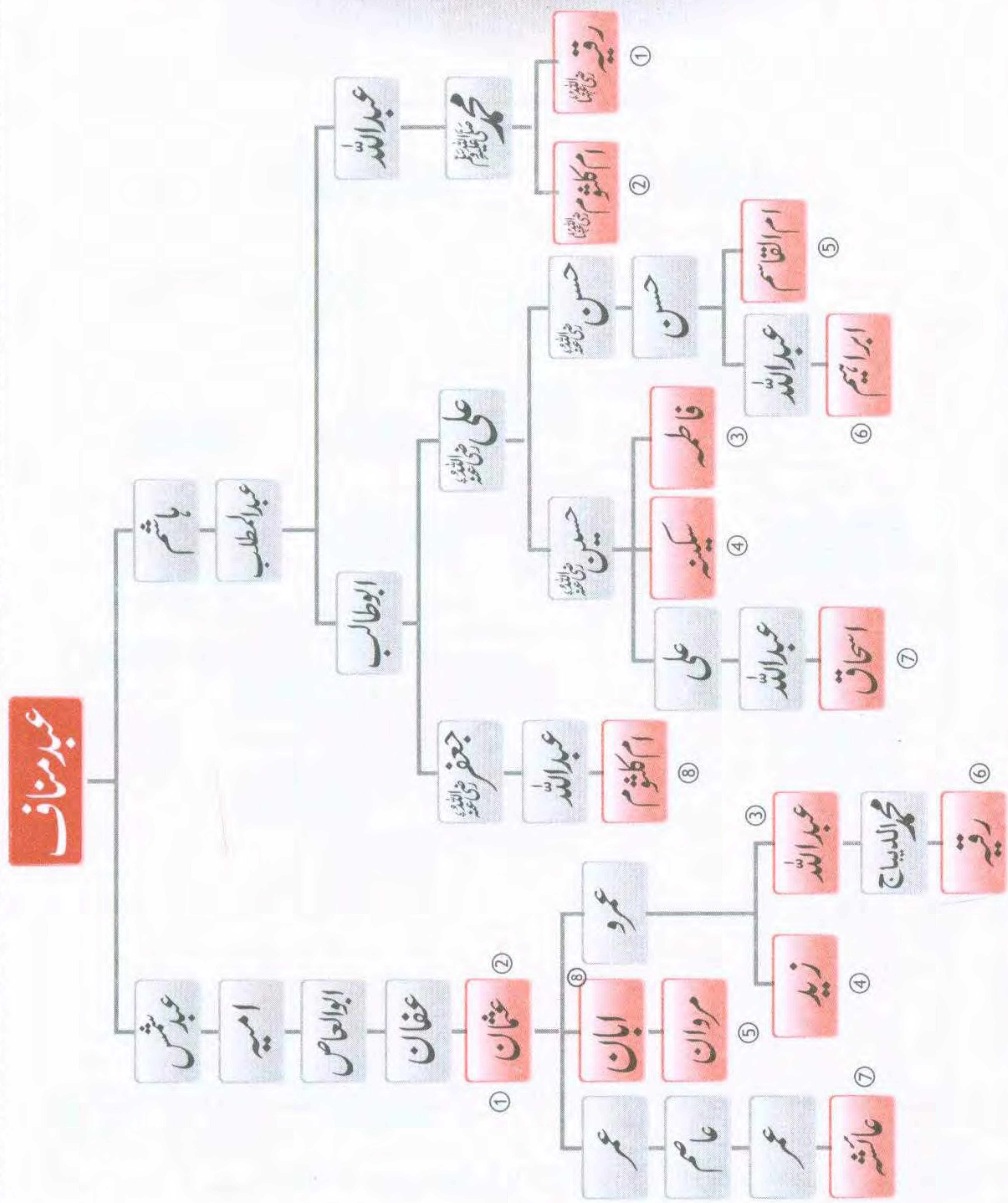

نمبروں کو آپس میں ملائیں۔ جن ناموں پر ایک جیسے نمبر لگے ہیں وہ آپس میں میاں بیوی ہیں۔

مثلاً: سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے نام پر ① ہے اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نام پر بھی ① ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ آپس میں میاں بیوی ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ
خواتین اہل بیت

- انتساب — 5
- حرفِ تمنا — 7
- حرفِ چند — 10

ازواج النبی ﷺ

خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

- خوشگوار آغاز — 31
- ماضی کے سائے — 32
- نورانی خواب — 36
- شاید سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا میری طرف پیغام بھیجے — 40
- یادوں کے قافلے — 44
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور مبارک رغبت — 46
- خطبہ نکاح — 49
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر ازدواجی سعادت — 52
- پاکیزہ اولاد — 55
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور اخلاقِ عالیہ — 57
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نبی کریم ﷺ کی قدر پہچاننا — 63
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور وحی کی ابتداء — 65

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نور کی باتیں اور الہام 68
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی باتوں کا خوشگوار پہلو 70
فہم وفراست اور الہام 77
سب پر سبقت لے جانے والی 80
اعلیٰ اخلاق کے ساتھ سفر 85
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور نماز 86
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کافروں کی تکلیف برداشت کرتی ہیں 88
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے صبر کے درخشاں پہلو 89
سفر آخرت 93
رب رحیم کی طرف سے سلام 96
حقیقی زندگی 99

سودہ بنت زمعہ

سبقت لے جانے والوں کے ساتھ سفر 107
کشادگی قریب آ گئی 110
سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں 113
خوشنما خواب 115
"میرے بارے میں ان سے بات کریں" 116
سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں 122
سیدہ سودہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے دلچسپ واقعات 125
خوش طبعی اور سکون ووقار 130
مقبول عذر 132
سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب 134
سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور حدیث نبوی 138
نیک اور متقی لوگوں کے ساتھ 139

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ بنت ابی بکر

- سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور عمدہ فضائل 143
- سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور والدین کا سایہ 146
- کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی قابل فخر بات ہو سکتی ہے؟ 149
- صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا نُورٌ عَلٰی نور 152
- صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا اور ہجرت کے واقعات 154
- صدیقہ کائنات اور مبارک شادی 158
- صدیقہ کائنات پاکیزہ خانہ نبویؐ میں 161
- صدیقہ کائنات اور شفقت نبویؐ 162
- صدیقہ کائنات اور جہاد 165
- صدیقہ کائنات، آزمائش اور انعام 167
- صدیقہ کائنات اور حاسدوں کا حسد 169
- صدیقہ کائنات اور بہتان کی شدت 170
- صدیقہ کائنات اور موقف کا آغاز 171
- صدیقہ کائنات، براءت کی گواہی اور خوشی کا آغاز 173
- صدیقہ کائنات اور صبر و تحمل 177
- صدیقہ کائنات اور خصوصی امتیازات 179
- صدیقہ کائنات، امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور واقعہ بہتان 183
- صدیقہ کائنات اور ربانی رخصت 185
- صدیقہ کائنات اور حدیث کی پہلی حافظہ 188
- صدیقہ کائنات اور خوشگوار تعریف 193
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دل آویز فضائل و مناقب 196
- صدیقہ کائنات اور ادب 200
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ان کے زریں اصول 204

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- صدیقہ کائنات اور حوّا کی بیٹیاں 208
- صدیقہ کائنات اور سفر آخرت 211

حفصہ بنت عمر

- سبقت لے جانے والوں کے ساتھ چند لمحات 220
- شہید کی بیوی 222
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور اچھی روایت 226
- سیدہ حفصہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما 233
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی معاملے میں تکرار نہ کرنا 234
- سیدہ حفصہ اور ماریہ رضی اللہ عنہما اور قرآنی خوشگوار درس 237
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور درس نبوی 238
- سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے نمایاں اوصاف 242
- قرآن کریم اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا 247
- بیدار مغز محدثہ 251
- خلیفہ زاہد کی زاہدہ بیٹی 254
- برحق موت کا وقت آ گیا 258

زینب بنت خزیمہ

- خیر و بھلائی کے دروازوں سے 263
- خانہ نبوی میں قدم رکھنے سے پہلے حالات زندگی 264
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی امہات المومنین میں شمولیت 267
- ام المومنین اور ام المساکین 270
- ام المساکین سیدہ زینب، سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہن 272
- جنت کی طرف روانگی 274

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المؤمنین ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا

- یہی لوگ ہیں مقرب 279
- بلند اخلاق 280
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور واقعہ ہجرت 284
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ایمان کی بہاریں اور نور یقین 290
- وفاداری کا نکتہ عروج 293
- مقبول دعا اور اچھا انجام 295
- امہات المومنین کے پاکیزہ حلقے میں 299
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا پاکیزہ خانہ نبوی میں 300
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اہل بیت میں سے 302
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ربانی اور نبوی بشارت کی حامل 307
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور جہاد فی سبیل اللہ 314
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فصاحت و بلاغت 318
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا حدیث کی راویہ 321
- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات 326

ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

- معزز رانی اور شرف سیادت 332
- اللہ کی طرف ہجرت کرنے والی مؤمنہ خاتون 334
- مدینہ منورہ میں انصار کے آنگن میں 336
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی خوشگوار ایمانی یادیں 338
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا قرآن میں 339
- حکمت بالغہ 343
- سیدھا منہج 346

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ 349
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اور پردے کی آیت 351
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے عمدہ ترین فضائل و مناقب 355
زینب، عائشہ، حفصہ رضی اللہ عنہن اور قرآن 357
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ 360
امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی جانب سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی تعریف 365
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا خلفائے راشدین کے دور میں 372
احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت 374
سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات اور ان کی وصیت 376

ام المومنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

نور کا آغاز اور ہدایت کے خوشگوار جھونکے 382
حکمت نبویہ 382
سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور غلبہ پانے والوں کی مدد 386
سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی سرداری و سربلندی 387
ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا کی برکت 390
جویریہ رضی اللہ عنہا اور ربانی انعام کا جھونکا 391
فرمانبردار اور ذکر الٰہی کی خوگر 394
حدیث نقل کرنے والی عالمہ فاضلہ 396
ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ 401
پروردگار سے ملاقات 402

ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

سیرت کی ایک دلکش بات 405
خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ 409

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور ان کا اسلام 413
سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا خانہ نبوی میں 417
سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم 419
اللہ کی قسم! وہ سچی ہے 423
بے شک یہ صفیہ (رضی اللہ عنہا) ہے 424
اللہ کی قدر کی پہچان 425
بردباری، شرافت اور صداقت 426
علم سے محبت اور حدیث کی روایت 429
ہمیشہ جنت میں رہنے والیوں کے ساتھ رفیق حیات کی طرف 430

ام حبیبہ بنت ابی سفیان

حقیقت کی تلاش 435
سیدہ رملہ رضی اللہ عنہا اور سرعت ایمان 440
ہجرت اور صبر جمیل 442
جب خواب شرمندۂ تعبیر ہوتے ہیں 444
ام المومنین 446
خطبہ نکاح اور عمدہ مہر 448
خطبہ نکاح اور مہر کیسے طے پایا؟ 449
اس پر سلامتی کی برکھا برسے 451
سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا پاکیزہ خانہ نبوی میں 452
سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک یقین کا اخلاص 456
قرآن کا نزول اور حدیث کی بشارت 460
سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حبشہ کی یادیں اور نجاشی کی موت 462
حدیث کی روایت اور حفظ 464
ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، الوداع 467

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

معزز سردار خاتون 473
دلوں کی آہٹ 476
سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا قرآن کریم میں 478
سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور مبارک شادی 480
سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور ان کا بھانجا 484
سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور ایمان وتقویٰ کی گواہی 485
حدیث کی حافظہ اور راویہ 487
آخری ایام اور دلآویز یادیں 490

ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا

خانہ نبوی کے آنگن میں 495
سیدہ ریحانہ کے اسلام قبول کرنے کی بشارت 497
''میں اللہ اور اس کے رسول کو پسند کرتی ہوں'' 499
سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا اور ان کی پسند 501
خوشگوار انجام 502
سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا اور وصیت نبویہ 507
کل نفس ذائقة الموت 510

ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

تاریخ کے کارناموں سے 515
ماریہ مقوقس کا تحفہ 517
عزت کا مقام 520
واہ رے یہ بیٹے کی خوشخبری! 521

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ام ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا 522
- پاکیزہ اور متقی 524
- ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا اور ابراہیم کی وفات 525

بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

- نادر ہار کا پہلا موتی 529
- معزز داماد 532
- زینب رضی اللہ عنہا اور نور ایمان 535
- زینب رضی اللہ عنہا اور گم شدہ امید 537
- زینب رضی اللہ عنہا اور ان کے خاوند کا اخلاص 539
- زینب رضی اللہ عنہا اور قیدی خاوند 5 40
- زینب رضی اللہ عنہا کا ہار 542
- وعدے کا ایفاء اور زینب رضی اللہ عنہا کی ہجرت 546
- زینب رضی اللہ عنہا کی عزت افزائی اور ان کے خاوند کا اسلام قبول کرنا 552
- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدہ زینب اور ابو العاص رضی اللہ عنہما 555
- ان کے لیے یہ ہیئت 557

رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

- اللہ کا نور 563
- انعام الٰہی کی جھلکیاں 564
- سیدہ رقیہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما 570
- سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور حبشہ کی طرف ہجرت 574
- سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور حبشہ کی طرف واپسی 576

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مکہ مکرمہ کی طرف واپسی اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت — 579
- بہتر انجام — 580

سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ

- جگر گوشہ رسولؐ — 587
- سیدہ خدیجہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما — 588
- قریبی رشتہ داروں کو دعوت — 591
- عتیبہ کے بارے میں دعاء کی قبولیت — 594
- صابرہ مہاجرہ — 596
- بہترین خاتون اور بہترین خواتین — 599
- سلامٌ علیکم جنت میں داخل ہو جاؤ — 603

سیدہ فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ ﷺ

- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور خوشبو کا آغاز — 609
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے باپ کی چہیتی — 612
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور بعثت محمدیہ — 613
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور غم کا سال — 619
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور ہجرت کے واقعات — 621
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ — 623
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور خطبہ نکاح — 625
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور شادی کی برکت — 628
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور قریب گھر — 630
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور زہد وتقویٰ کی زندگی — 631
- سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور شفقت نبویؐ — 634

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور نبی کریم ﷺ کی خوشنودی 638
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور جہاد کی فضیلت 640
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور پاکیزہ اولاد 646
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور قرآن 652
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور برکت 657
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور فضائل کریمانہ 660
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی مسلمان عورت کو نصیحتیں 664
سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا اہل بیت اور ادبی سرمایہ 665
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات 667
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کی غم خواری 672
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ 673
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور روایت حدیث 676
سیدہ فاطمہ الزھراء رضی اللہ عنہا اور آخری لمحات 678

نبی کریم ﷺ کی نواسیاں

امامہ بنت ابی العاص

ایمان کے آنگن میں 684
سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا اور پاکیزہ گھر کی یادداشتیں 688
سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا، اس کے والد کا گرفتار ہونا اور ان کی والدہ کے گلے کا ہار 692
ننھی مہاجرہ 694
سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ اور نبی کریم ﷺ کا ان کے ساتھ لاڈ پیار 697
سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کی شہسوار اسلام کے ساتھ شادی 703
زندہ جاوید خواتین کی فہرست میں 704

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینب بنت علی

- سیدہ زینب اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما 713
- سخی باپ کے سخی بیٹے کی بیوی 714
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اور ان کے ابا جان رضی اللہ عنہما کی خلافت 717
- سیدہ زینب اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما 719
- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اور بہادری 720
- محتاط اور دانش مند 722
- زینب رضی اللہ عنہا اور علم 723
- نیک اور ہمیشہ رہنے والوں کے ساتھ 724

اُم کلثوم بنت علی

- خوشبودار پاکیزہ سیرت 729
- امیر المومنین کی بیوی 732
- بابرکت شادی اور خانہ عمری 734
- معزز بیوی 736
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی زندگی کے درخشاں پہلو 740
- ملکۂ روم کا تحفہ 743
- سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے آنسو 744
- سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے ابا جان کی شہادت 750
- سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹے زید رضی اللہ عنہ کی بہادری 752
- سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات 753

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1

خواتین اہل بیت

اُم المؤمنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

رسالت مآب ﷺ کی پاکیزہ زوجہ مُطہرہ کی پُرنور سیرت کا دل آویز اور ایمان افروز تذکرہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

- کائنات میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کرنے والی اور سب سے پہلے مؤمنہ اور صدیقہ ہونے کا اعزاز پانے والی۔
- وہ ایک دانشمند' عظیم المرتبت' عفت مآب' دیندار' اور معزز خاتون تھیں۔
- جنہیں اللہ تعالیٰ نے سیدنا جبریل علیہ السلام کی زبانی سلام بھیجا اور جنت میں محل کی خوشخبری دی۔
- جن کی سیرت محفلوں کے لیے خوشبو کا جھونکا' محبت کا پیغام اور مہر بندے کا جام تھی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشگوار آغاز

میری معزز آقا!...... ہم کہاں سے آغاز کریں؟...... اماں جان! آپ کا تذکرہ کہاں سے شروع کریں؟ آپ کے فضل وشرف کے کیا کہنے!...... آپ کی عظمتوں کا جواب نہیں!...... آپ کے عالی مقام کی کوئی مثال نہیں!......

بلا شبہ آپ کی سیرت تو سراپا فضیلت ہی فضیلت ہے...... جس دن سے آپ نے ہمارے آقا رسول اللہ ﷺ کو پہچانا اس دن سے آپ کی زندگی برکتوں کا گہوارہ ہے...... میری آقا، میری امی جان!...... آپ کے بارے میں گفتگو آفاقی وسعت، انتہائی گہرائی اور شبنمی تازگی کا احساس دلاتی ہے...... آپ کی داستان بیان کرتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم آپ کی صفات کے انوار کے گہرے سمندر میں تیر رہے ہیں ...... اور یہ لمحات کتنے سہانے اور مبارک دکھائی دیتے ہیں ...... اور اس میدان میں آپ کا وجود مبارک تو دنیا جہان کی تمام خواتین کے لیے قبلے کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ تاریخِ عالم میں خواتین کی تاریخ کے حوالے سے جتنے فضائل آپ کے بیان کیے گئے ہیں کسی اور خاتون کے دکھائی نہیں دیتے۔

تاریخ میں بہت سی ایسی خواتین کا تذکرہ ملتا ہے جنھوں نے کسی ایک پہلو یا بہت سے پہلوؤں کے حوالے سے شہرت حاصل کی۔ لیکن تاریخ نے جس طرح آپ کے فضل وشرف کے تمام تر پہلوؤں کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا کسی اور خاتون کو یہ شرف حاصل نہیں ہو سکا...... آپ کے بیشتر فضائل تو تاریخ نے اپنے اوراق میں محفوظ کر لیے لیکن تاریخ کا وسیع حافظہ آپ کی ساری خوبیوں کا احاطہ کرنے میں قاصر رہا...... آپ تو بلاشبہ اہل بیت کی ان خواتین میں ہار کی ایک لڑی کی مانند تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پاک طینت و پاکباز بنایا تھا...... آپ اس قابل تعریف بزرگ و برتر گھرانے کی خواتین میں ہر فضل وشرف کا عنوان ہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی بے پایاں برکات وعنایات تھیں۔

شفیق امی جان!...... کیا ہمیں یہ اجازت ہے کہ آپ کی سیرت کے سائے میں کچھ دیر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سستا سکیں؟...... تا کہ آپ کی سیرت سے ایسا سامان حاصل کر سکیں جو ہماری زندگی کے لیے زادِ راہ کا کام دے اور آپ کی سیرت پر عمل ہمارے لیے فضل و شرف کی چوٹی پر پہنچنے کا ذریعہ بن سکے۔ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ، آپ کی پاکیزہ اولاد کی والدہ ماجدہ، دنیا بھر کی خواتین کی سردار اور مسلمان خواتین کی نمونہ ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا [1] کے تذکرے میں گزرنے والے لمحات اس قدر دلآویز و دلربا ہیں کہ کیا کہنے......!

اماں جان!...... آپ کی مہکتی ہوئی سیرت کی تذکرہ نگاری میرے لیے سعادت کا باعث ہوگی اور آپ کی زندگی کے مبارک اور قابل رشک ان لمحات کا تذکرہ کس قدر خوشگوار و دلنشین ہوگا جو ہمارے محبوب و مشفق نبی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں گزرے تھے۔

ماضی کے سائے

مکہ معظّمہ پر رات کی تاریکی چھا گئی، کائنات پر گہرا سکون خیمہ زن تھا۔ لیکن بیت اللہ کے اردگرد حرکت منقطع نہیں ہوئی تھی، کعبے کا طواف کرنے والوں کی سرگوشیاں اور باتیں اس سکون کو توڑ رہی تھیں۔ کعبے کے اردگرد ان کی حرکات و سکنات نے رات کے سکون کو ملیا میٹ کر دیا تھا۔

طواف کرنے والے مردوں اور عورتوں کے ہمراہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا بھی بیت اللہ میں پناہ لیے ہوئے تھیں۔ انھیں اور ان کے ہمراہ دیگر خواتین کو رات کی تاریکی نے قریشی مردوں کی نظروں سے اوجھل کیا ہوا تھا۔ قریشی خواتین کی سردار سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں کے ہمراہ طواف کر رہی تھیں، اور وہ خانہ کعبہ کے رب سے التجا کر رہی تھیں کہ وہ اس کے مال و دولت اور تجارت میں برکت عطا کرے۔ تجارت میں ملنے والی کامیابی پر خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا دل بہت خوش تھا۔ شام کی طرف جانے والا تجارتی قافلہ قریش کے تجارتی قافلوں کے برابر تھا۔ انھیں دنیائے تجارت میں اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ وہ مال و

---

[1] سیر اعلام النبلاء (۲/۱۰۹، ۱۱۷) ونساء مبشرات (۱/۱۳، ۵۲) وفضائل الصحابة للإمام احمد (۲/۸۴۷). و طبقات ابن سعد (۱/۱۳۱، ۱۳۳) (۸/۱۴، ۱۹، ۵۲) اسد الغابة (۶/۷۸، ۸۵) ترجمة رقم (۴/۲۷۳، ۲۷۶). مجمع الزوائد (۹/۲۱۸، ۲۲۲) الاصابة (۴/۲۷۳، ۲۷۶). فتح الباری (۷/۱۶۷) البداية والنهاية (۳/۱۲۷). صفة الصفوة (۲/۷، ۹۰). تاريخ الطبری (۱/۵۲۱، ۵۲۲).

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی تعلق

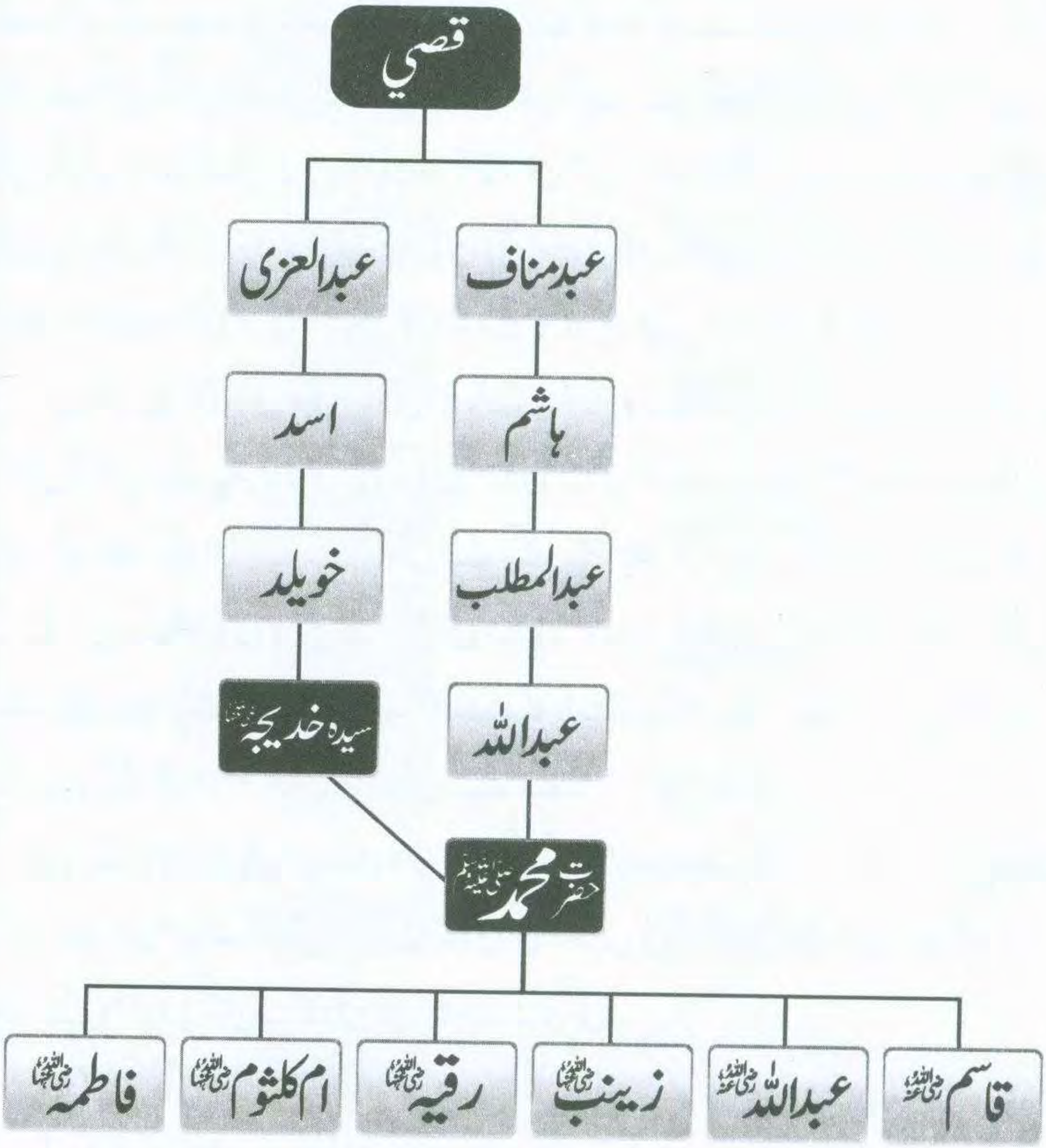

طیب اور طاہر جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی کے القاب تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے قصی بن کلاب پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاملتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دولت اور عزت ومنزلت حاصل ہونے پر بہت خوش تھیں۔

بظاہر یوں معلوم ہوتا تھا کہ طواف کے دوران سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ذہن میں کوئی فکر لاحق ہوگئی ہے۔ پھر یہ فکر اور سوچ وبچار ایک واضح شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور انھیں ماضی قریب کے دھندلکے سایوں میں لے جاتی ہے۔ اور ان کے ذہن میں یادوں کی بارات ڈیرے ڈال لیتی ہے۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ وہ تجارت کے میدان میں تو بڑی خوش بخت ثابت ہوئیں لیکن ان کی ازدواجی زندگی میں ایک سے زائد مرتبہ نشیب وفراز آئے۔ ان کے دل کو کوئی راستہ سجھائی نہ دیا۔ بلکہ وہ آغاز ہی میں راستہ بھول گئیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دل میں یہ ارمان تھا کہ ازدواجی زندگی شان وشوکت کی ہو۔ لیکن یہ بلند مقام حاصل کرنے کے لیے محنت، مشقت، اعلیٰ ظرفی، قربانی اور مقابلے کا بھرپور جذبہ ہونا ضروری تھا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی ابو ہالہ بن زرارہ سے ہوئی۔ [1] جب ان کی عمر پندرہ سال ہوئی تو اس نے یہ سرتوڑ کوشش شروع کر دی کہ اس کا خاوند عزت وعظمت، جاہ وجلال اور سیادت وقیادت کے حوالے سے قریش کے گنے چنے چند سرداروں میں شمار ہونے لگے لیکن موت نے ان کے خوابوں کو تعبیر کا موقع ہی نہ دیا۔ موت نے اس کے خاوند ابو ہالہ کو قابل ذکر شخصیت بننے سے پہلے ہی اچک لیا۔ عظمت کے راستے پہ گامزن ہونے اور ترقی کا زینہ طے کرنے سے پہلے ہی وہ موت کے منہ میں چلے گئے۔

ان کے خاوند ابو ہالہ بن زرارہ کی موت کو ایک عرصہ بیت چکا۔ تو قریش کے ایک سردار عتیق بن عایذ بن عبداللہ مخزومی [2] نے شادی کی پیشکش کی تو انھوں نے اس سے شادی کر لی اور ایک بچے کو جنم دیا لیکن یہ شادی دیرپا ثابت نہ ہو سکی۔

خواتین قریش کی سردار سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پھر خاوند کے بغیر تنہا رہ گئیں۔ یہ صورت حال پچیس سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی پیدا ہوگئی۔ پھر زندگی کا یہ دور بھی اختتام پذیر ہوا۔ پھر یہ یادیں بھی قصہ پارینہ بن کر ماضی کی دلدل میں دفن ہوگئیں۔

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایک بڑی بلند ہمت، اعلیٰ حوصلہ، وسیع ظرف، نیک نیت، دینی

---

1. اسد الغابة ترجمة (۷/ ۶۸۷۴) سیر أعلام النبلاء (۲/ ۱۱۱) نساء مبشرات بالجنة (۱/ ۱۱۸)۔
2. المنمق (ص/ ۲۴۷) مختصر تاریخ دمشق (۲/ ۲۱۷)۔ سیر أعلام النبلاء (۲/ ۱۱۱)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نسب نامہ

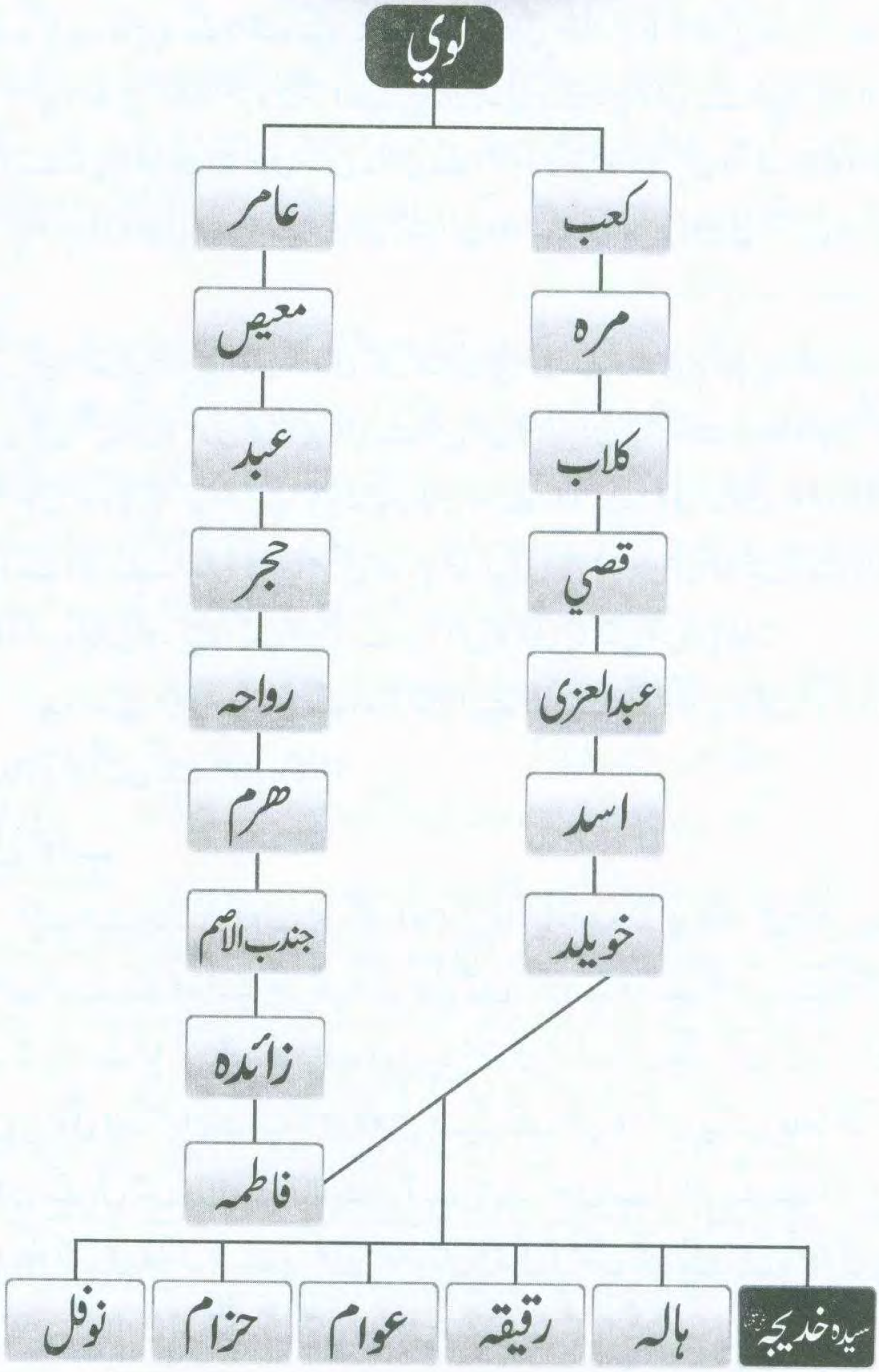

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والدین کا سلسلہ نسب لؤی بن غالب پر آپس میں جا ملتا ہے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دو بہنیں (ہالہ، رقیقہ) اور تین بھائی (عوام، حزام، نوفل) تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہن اور صاف ستھرا لباس زیب تن کرنے والی خاتون تھیں۔ گویا کہ ان کا ظاہر وباطن پاکیزہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی سہیلیوں اور قریشی خواتین میں ''طاہرہ'' ① کے لقب سے مشہور و معروف تھیں۔ طاہرہ کے وصف کے ساتھ وہ اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہوئیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اکثر و بیشتر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل سے انبیاء علیہم السلام اور دین کے بارے میں واقعات سنا کرتی تھیں۔ اس کے اکثر و بیشتر خواب فضل وشرف کے آسمان کی بلندی پر محو پرواز دکھائی دیتے تھے، جہاں تک اس دور کے کسی مرد وزن کی امنگیں نہ پہنچ سکتی تھیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا یہ محسوس کر رہی تھیں کہ کوئی چیز ان کے خوابوں پر غلبہ پا رہی ہے اور ان کے دل میں اطمینان وسکون کا بیج بو رہی ہے لیکن اس کا راز ان پر منکشف نہ ہوا، البتہ انھیں یہ ضرور محسوس ہو رہا تھا کہ عنقریب کچھ نہ کچھ ظاہر ہونے والا ہے۔ کوئی نہ کوئی انوکھا واقعہ ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ انھیں یہ الہام بھی ہو رہا تھا کہ کوئی نئی چیز ان کی گود میں آنے والی ہے لیکن وہ کب کہاں اور کیسے انھیں میسر آئے گی؟ اس کا کوئی پتا نہیں چل رہا تھا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا خود کلامی کے انداز میں اپنے دل سے وقتاً فوقتاً یہ باتیں کیا کرتی تھیں کہ یہ راز آخر انھیں کیسے معلوم ہوگا!!؟

نورانی خواب

ایک رات ستارے غروب ہو گئے، اندھیرا چھا گیا، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کئی مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے وہ بیٹے نظروں سے اوجھل تھے جو نیند میں خراٹے لیا کرتے تھے۔ تب وہ اپنے بستر کی طرف اس حال میں گئیں کہ ان کے ہونٹوں پر خوشی اور مسکراہٹ کے آثار دکھائی دیتے تھے۔ ان کا ذہن یہ نہیں جانتا تھا کہ اس وقت ان کے دل میں کون سے خیالات در آئے ہیں۔ انھوں نے آرام کے لیے بستر پر اپنے جسم کا پہلو لگایا ہی تھا کہ بڑے پرسکون انداز میں نیند کی آغوش میں چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ خواب کی وادی میں پہنچ چکی تھیں۔ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ:

''آسمان سے ایک بہت بڑا سورج اتر رہا ہے اور ان کے گھر کے آنگن میں آ کر

---

① سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۱۱)۔ فتح الباری (۷/ ۱۴۷)۔ نساء مبشرات بالجنة (۱/ ۱۷)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھہر گیا ہے اور گھر کے در و دیوار کو روشن کر رہا ہے۔ پھر یہ روشنی گھر سے نکل کر چہار سو پھیلنے لگی ہے، جس سے لوگوں کے دل اور آنکھیں یکساں مستفید ہو رہی ہیں۔ اور اس روشنی کی شدت آنکھوں اور دلوں پر غلبہ پا رہی ہے۔''

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی نیند سے اٹھیں اور گھبرا کر اپنی آنکھوں کو ادھر ادھر گھمانے لگیں۔ دنیا پر بدستور رات کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اور ہر چیز کو اندھیرے نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ خواب میں جو نور ان پر غالب تھا اس کے احساسات عروج پر تھے، دل کی گہرائیوں میں وہ بدستور چمک دمک رہا تھا۔

وقت لمحہ بہ لمحہ گزرتا گیا لیکن روشنی اور چمک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے احساسات سے الگ نہ ہوئی۔ چند ہی لمحات کے بعد وہ بستر پر دراز ہوئیں تاکہ وہ دوبارہ سو جائیں لیکن ان کی آنکھوں میں پھر نیند نے پھیرا نہ پایا۔ ان کا ذہن صاف شفاف ہوا۔ دل میں کھٹکا پیدا ہوا اور عقل روشن ہوئی اور انھیں اپنے خواب کی آہٹ دوبارہ محسوس ہونے لگی۔ ان کا دل ماضی و حال کے خوف اور امید کے جذبات و احساسات میں تقسیم ہو کر رہ گیا۔ یہ واقعی بڑا عجیب و غریب اور خوبصورت خواب تھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے آپ سے پوچھنے لگیں:

- کیا سورج میرے گھر میں!؟
- کیا اس گھر سے پھوٹنے والا نور ساری دنیا کو روشن کر رہا ہے؟
- واقعی یہ تو ایک بڑی ہی عجیب و غریب چیز ہے!

جب رات بیت گئی، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا بستر چھوڑا، صبح کے معمولات سے فارغ ہوئیں۔ صبح سویرے اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے گھر گئیں، تاکہ اس سے تاریک رات میں دیکھے جانے والے اپنے روشن خواب کی تعبیر معلوم کر سکیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جب ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں تو اسے آسمانی صحیفے کا مطالعہ کرنے میں محو پایا۔ وہ صبح و شام اس کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔ جب ان کے کانوں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آمد کی آہٹ سنی۔ تو حیرانی سے کہا'' خدیجہ طاہرہ آئی ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا'' ہاں میں ہی ہوں تمھاری بہن'' ورقہ بن نوفل نے گھبراہٹ کے عالم میں پوچھا'' اس وقت کیسے آنا ہوا؟'' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس کے پاس بیٹھ گئیں اور خواب میں جو کچھ دیکھا وہ حرف بحرف بیان کرنے لگیں۔ انھوں نے سارا خواب بیان کر دیا۔ ورقہ بن نوفل سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی باتیں غور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سننے لگے اور ہاتھ میں جو آسمانی صحیفہ پکڑا ہوا تھا اس کا مطالعہ بھول گئے۔ یوں دکھائی دیا جیسے کسی چیز نے ان کے احساس کو بیدار کر دیا ہے۔ اس نے پورا خواب بڑے غور سے سنا۔ جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی پوری بات سنا دی تو ورقہ بن نوفل کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ پھر انھوں نے نہایت ہی پر سکون اور باوقار لہجے میں کہا:

''میری چچا زاد بہن!...... خوش ہو جایئے...... یہ بڑا مبارک خواب ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کا یہ خواب سچ کر دکھلایا تو آپ کے گھر میں نور نبوت ضرور داخل ہو گا، اور پھر اس سے خاتم النّبیین کا نور پھوٹے گا۔''

اللہ اکبر!...... سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آج کیا سن رہی ہیں؟ ان کا چچازاد بھائی انھیں کیا کہہ رہا ہے!!؟ کچھ دیر کے لیے سیدہ خدیجہؓ خاموش کھڑی رہیں، ان کے جسم پر کپکپاہٹ طاری ہوگئی۔ انھیں امنگوں، رحمتوں اور امیدوں بھرے خیالات پر جوش انداز میں آنے لگے۔ ان کے ذہن میں کچھ چیزیں واضح ہونے لگیں جو پہلے ان کے لیے سربستہ راز تھیں۔ راز ہائے دروں سے پردے ہٹنے لگے۔ بادل چھٹنے لگے، ان کا چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل واقعی بہت بڑا عالم تھے۔ اور وہ ان خیالات کی حقیقت کو جانتا تھا جو سیدہ خدیجہؓ کے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔

وہ اپنے بھٹکنے کی کیفیت سے باہر آئیں جس میں وہ کافی عرصے سے الجھی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے خوابوں کی تعبیر پوچھنے کے لیے ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں۔ وہ یہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان خیالات کا دروازہ بند کیا جائے جو کسی بڑی خبر کے وقوع پذیر ہونے کے پیش خیمہ تھے اور وہ طویل عرصے سے اس بات کی منتظر تھیں کہ وہ انوکھا منظر ان کے سامنے آئے جس کی انھیں زمانہ دراز سے تلاش ہے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ بن نوفل سے خاتم النّبیین کے حالات اور اوصاف کے بارے میں پوچھنے لگیں۔ ورقہ بن نوفل انھیں حقیقت آشنا علماء کے پروقار انداز میں جواب دینے لگے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بڑی خوش تھیں، وہ بڑے غور سے ایک ایک بات کو سن کر اپنے ذہن میں محفوظ کرتی جاتی تھیں۔ ورقہ بن نوفل سے رسول رب العالمین خاتم النّبیین کے بارے میں جو معلومات ملتی تھیں وہ سب انھوں نے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا امید کے تکیے اور اس خواب کی تعبیر کے بل بوتے پر زندگی بسر کرنے لگیں جو انھوں نے دیکھا تھا کہ ہو سکتا ہے، ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہو جائے۔ اور اس طرح

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ انسانیت کی بھلائی اور دنیا کی روشنی کا مرکز بن سکیں۔ ان کا دل خیر و برکات کا منبع تھا لیکن ان کی عقل و دانش اپنے اردگرد ہونے والے واقعات کو اس شکل میں اپنے دائرہ اختیار میں لینا چاہتی تھی کہ تمام واقعات ان کی زندگی کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جب بھی کوئی قریش کا سردار نکاح کا پیغام دیتا تو وہ اسے اپنے اس خواب کے پیمانے پر پرکھتیں جو انھوں نے دیکھ رکھا تھا، اور جس کی وضاحت اپنے چچا کے بیٹے باوقار شیخ ورقہ بن نوفل سے سن رکھی تھی لیکن ابھی تک نکاح کا پیغام دینے والوں میں وہ خوبیاں دکھائی نہیں دیتی تھیں جن کا اشارہ خواب میں دیا گیا تھا۔ تو وہ بڑے ہی احسن انداز میں نکاح کی پیشکش کو مسترد کر دیتیں۔ وہ ان سے صاف صاف کہہ دیتیں کہ وہ ابھی نکاح کرنا نہیں چاہتی۔ وہ نہاں خانہ دل میں یہ محسوس کرتیں کہ تقدیر الٰہی کوئی عمدہ شاندار اور خوشگوار چیز ان کے لیے چھپائے ہوئے ہے لیکن وہ یہ جانتی نہ تھیں کہ وہ چیز ہے کیا؟ البتہ وہ یہ محسوس ضرور کر رہی تھیں کہ وہ چیز میسر آنے پر انھیں اطمینان قلب ضرور حاصل ہوگا۔

مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ قریش کی خواتین حرم کے نزدیک ایک میلے میں اکٹھی ہوا کرتی تھیں۔ اسی نوعیت کے ایک میلے میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر سے کعبہ کی طرف روانہ ہوئیں۔ انھوں نے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر وہ اپنے اللہ سے گڑ گڑا کر اپنے خواب کے شرمندہ تعبیر ہونے کی دعائیں کرنے لگیں، پھر وہ کعبہ کے قریب بیٹھی ہوئی خواتین کے پاس جا کر بیٹھ گئیں۔ وہ مختلف موضوعات پر باتیں کر رہی تھیں۔

ایک لمحہ ایسا آیا کہ ان کے قریب کھڑے ہوئے ایک چیخنے والے کی آواز نے ان قریشی خواتین کی آوازوں کو خاموش کر دیا۔ یہ چیخنے والا ایک یہودی تھا۔ اور وہ خواتین کے قریب ہی کھڑا تھا۔ اس نے چلاتے ہوئے کہا:

''اے قریشی خواتین!...... (عورتیں یہ سن کر اس کی طرف متوجہ ہوئیں اور غور سے اس کی بات سننے لگیں) اے قریش کی خواتین!...... تم میں ایک نبی آنے والا ہے۔ تم میں سے کون ہے جو اس کی رفیقہ حیات بننا پسند کرے؟ اسے آج ہی سے ارادہ باندھ لینا چاہیے۔ اسے چاہیے کہ وقت آنے پر ایسا کر گزرے۔''

قریش کی خواتین نے یہ بات سن کر خیال کیا کہ یہ ہرزہ سرائی کر رہا ہے۔ بعض خواتین نے تو غصے میں آ کر اسے سنگریزے اٹھا کر مارے۔ اور بعض نے اس پر گالیوں کی بوچھاڑ کر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی۔ ان میں سے بعض خواتین نے اسے بہت برا بھلا کہا اور اسے دھکے دے کر وہاں سے بھگا دیا۔ لیکن خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا، اس یہودی کی بات نے ان کی یادوں میں ایک ہلچل مچا دی اور ان کے ذہن میں اس خواب کی فلم چل پڑی، جو تھوڑے ہی عرصہ پہلے انھوں نے دیکھا تھا اور وہ شیریں اور حوصلہ افزا گفتگو انھیں یاد آئی جو ان کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے درمیان خاتم الانبیاء کے بارے میں ہوئی تھی۔

یہ یہودی کوئی ہرزہ سرائی نہیں کر رہا تھا اور نہ ہی یہ دیوانہ تھا۔ اس نے بڑی ذمہ داری سے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ ایک نبی عنقریب منصۂ شہود پر آنے والا ہے۔ اور وہ علی الاعلان یہ کہہ رہا ہے کہ قریش کی خواتین میں سے کون ایسی خوش نصیب ہے جو اس کی رفیقہ حیات بنے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خواب میں دیکھا تھا کہ آسمان سے سورج ان کے گھر کے آنگن میں اتر آیا ہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ذہن میں بہت سی باتیں آنے لگیں۔ ان کے دماغ میں بہت سے افکار جنم لینے لگے۔ انھوں نے اپنے دل سے پوچھا: کیا یہ سب کچھ فضول ہے؟...... پھر خود کلامی کے انداز میں کہنے لگیں: رب کعبہ کی قسم!...... ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے پاکیزہ دل کی تہوں میں یہ محسوس کر رہی تھیں کہ ان کا خواب فضول نہیں ہے اور یہودی نے جو بات کہی وہ بھی کوئی فضول بات نہیں ہے اور ورقہ بن نوفل نے تورات، انجیل، اور دیگر آسمانی صحیفوں کی روشنی میں جو نبی منتظر کے بارے میں بشارتیں دیں وہ بھی کوئی فضول نہ تھیں، بلکہ یہ ایک نفس الامری حقیقت تھی جسے کسی ایک دن ظاہر ہو کر رہنا تھا، لیکن دیکھئے یہ دن کب ظاہر ہو گا؟

شاید سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا میری طرف پیغام بھیجے

سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سیدنا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح جانتی تھیں۔ ان کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب ان کے بھائی عوام بن خویلد کی بیوی تھی۔ انھیں آپ کی مہکتی سیرت اور بابرکت حالات کا پتہ چل چکا تھا۔ انھوں نے دلی طور سے یہ چاہا کہ کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تجارت میں شریک کار ہوں۔ لیکن ان کا نقطہ نگاہ یہ تھا کہ بنو ہاشم کے ہاں تجارت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ انھیں یہ معلوم نہ تھا کہ ابو طالب کو کثیر العیالی نے تجارت کی طرف متوجہ کیا ہے اور حمزہ بن عبدالمطلب تو تجارت کی بجائے شکار اور بہادری کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوہر دکھلانے میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ عباس بن عبدالمطلب تجارت کے لیے نکلتے ہیں۔ جہاں تک ابولہب کا تعلق ہے تو وہ کھیل کود، شراب نوشی اور جوئے بازی میں زیادہ دلچسپی لیتا ہے۔

حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چچا ابوطالب نے اپنی مالی کمزوری کے پیش نظر اپنے بھائی کے بیٹے سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ سے کہا ہوگا کہ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تجارت میں شریک کار ہوں۔ چونکہ ان کے مالی حالات بڑے تنگ و ترش تھے۔ انھوں نے آپ کو یہ نصیحت کی ہوگی کہ سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کا مال تجارت لے کر جائیں۔ شاید اللہ تعالیٰ ان کے وسیع مال سے انھیں بھی بہتر روزی عطا کرے۔ ابن سید الناس اپنی کتاب عیون الاثر [1] میں لیلیٰ بنت منیہ کی ہمشیرہ نفیسہ بنت منیہ کے حوالے سے سیدنا محمد ﷺ کے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر جانے کے بارے میں رقمطراز ہیں:

> ”جب رسول اللہ ﷺ کی عمر پچیس سال ہوگئی تو مکہ معظمہ میں انھیں الامین کے نام سے پکارا جانے لگا۔ جب خیر و بھلائی کی خوبیاں اپنے کمال کو پہنچ گئیں تو ابوطالب نے کہا: میرے بھتیجے! میں ایک غریب آدمی ہوں۔ میرے پاس مال و دولت نہیں ہے۔ حالات بڑے کٹھن ہیں۔ غربت وافلاس نے مدت ہوئی ہمارے ہاں قدم جما رکھے ہیں، ہمارے پاس نہ مادی وسائل ہیں اور نہ ہی تجارت کی کوئی صورت ہے۔ آپ کی برادری کا ایک تجارتی قافلہ شام کی طرف روانہ ہو رہا ہے۔ خدیجہ بنت خویلد آپ کی برادری کے لوگوں کو اپنے تجارتی قافلے میں بھیجتی ہیں، وہ ان کے مال سے تجارت کرتے ہیں اور نفع حاصل کرتے ہیں۔ اگر آپ اس کے پاس جائیں اور اپنی خدمات پیش کریں تو وہ یقیناً دوسروں کی نسبت آپ کو زیادہ ترجیح دے گی۔ کیونکہ آپ کے پاکیزہ خیالات اور کردار کے بارے میں اسے پتہ چل چکا ہے۔ اگرچہ میں آپ کا شام جانا پسند نہیں کرتا، مجھے آپؐ کے بارے میں یہودیوں سے خطرہ ہے لیکن کیا کروں مجبوری ہے اور اس کے بغیر چارہ کار بھی نہیں۔“

خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ایک مالدار معزز تاجر خاتون تھیں۔ وہ اپنا مال تجارت شام بھیجا کرتی تھیں۔ ان کا تجارتی قافلہ عام قریش کے تجارتی قافلے کی مانند ہوتا تھا۔ وہ آدمیوں کو مضاربت کی بنیاد پر مال دے کر بھیجا کرتی تھیں۔ قریش ایک تاجر قوم تھی، ان میں جو فرد

---

[1] عیون الأثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر الابن سید الناس (۱/ ۶۰، ۶۲)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجارت نہیں کرتا تھا وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا کی باتیں سن کر یہ ارشاد فرمایا:

''شاید وہ مجھے اس سلسلے میں پیغام بھیجے۔''

ابو طالب نے جواب دیا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمھاری جگہ کوئی دوسرا نہ لے لے اور اس طرح تم پیچھے رہ جاؤ۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تک آپ کے چچا ابو طالب کی گفتگو کسی طرح پہنچ گئی اور انھیں رسول اللہ ﷺ کی سچائی، امانت داری اور خوش اخلاقی کا بھی علم ہو چکا تھا، لیکن انھوں نے کہا: میں نہیں جانتی کہ وہ تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ پھر انھوں نے آپ کی طرف پیغام بھیجتے ہوئے یہ کہا: مجھے آپ کی سچائی، امانت داری اور خوش اخلاقی کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں۔ میں آپ کو دوسروں کی نسبت دوگنا مال تجارت دینا چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پیش کش کو قبول کر لیا۔ آپ ابو طالب سے ملے اور اس صورت حال کا تذکرہ کیا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور کہا: یہ رزق اللہ تعالیٰ آپ کے پاس لایا ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ خدیجہ بنت خویلد کے غلام میسرہ کے ساتھ روانہ ہوئے اور شام پہنچے۔ دونوں شام کے بازار بصریٰ میں ایک کنیسہ کے قریب درخت کے سائے میں بیٹھ گئے۔ کنیسہ کا پادری میسرہ کو جانتا تھا۔ اس نے کہا:

پادری: میسرہ! وہ شخص کون ہے؟ جو درخت کے سائے میں بیٹھا ہے۔

میسرہ: یہ اہل حرم قریش کا ایک فرد ہے۔

پادری: اس درخت کے سائے میں نبی کے علاوہ آج تک کوئی نہیں بیٹھا۔

پادری: (اس کی آنکھوں میں سرخی کے آثار تھے) دیکھنا، اس سے جدا نہ ہونا۔ آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو آخر الزماں نبی ہے۔ کاش! میں اس وقت تک موجود رہوں جب اسے مکہ سے نکلنے پر مجبور کر دیا جائے گا۔''

میسرہ نے یہ باتیں ذہن نشین کر لیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ بصریٰ کے بازار میں تشریف لائے۔ اور جو مال تجارت ساتھ لائے تھے اسے خرید و فروخت کے لیے پیش کیا۔ آپ کے اور ایک گاہک کے درمیان سامان کی خرید و فروخت کے حوالے سے اختلاف پیدا ہو گیا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص نے کہا: میں لات وعزیٰ کی قسم کھاتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو ان کی قسم کبھی نہیں کھاؤں گا، البتہ اپنے مطالبے سے دستبردار ہوسکتا ہوں۔ میں تو لات وعزیٰ سے پہلو تہی (لاتعلقی) اختیار کرتا ہوں۔

اس شخص نے کہا: آپ کی بات درست ہے۔

پھر اس شخص نے میسرہ کو ایک طرف لے جاکر کہا: اے میسرہ! یہ وہ نبی ہے جس کے اوصاف ہمارے علماء نے اپنی کتابوں میں پائے ہیں۔

میسرہ نے اس کی بات کو بھی ذہن نشین کرلیا۔ پھر تمام قافلے والے واپس آ گئے۔ میسرہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا کہ سخت گرمی میں فرشتے آپ پر سایہ کر رہے ہیں۔ اور آپ اونٹ پر سوار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میسرہ کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت ڈال دی۔ وہ تو گویا رسول اللہ ﷺ کا غلام بن گیا۔ انہوں نے اپنا مال تجارت بیچا اور دوگنا نفع پایا اور جب واپس پلٹے تو مکہ کے قریب وادی مر الظہران میں پہنچے تو میسرہ نے عرض کی: اے محمد! آپ خدیجہ کے پاس جائیں اور اسے تفصیل سے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ پر نوازشات کی ہیں، وہ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔

رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور دوپہر کے وقت مکہ میں داخل ہوئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کے بالا خانے میں دیگر خواتین کے ساتھ موجود تھیں۔ ان خواتین میں نفیسہ بنت منیہ بھی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اونٹ پر سوار ہوکر مکہ میں داخل ہوئے تو اس نے دیکھا کہ دو فرشتے آپ پر سایہ کر رہے ہیں۔ اس نے یہ منظر دیگر خواتین کو بھی دکھلایا۔ تمام خواتین یہ منظر دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئیں!! رسول اللہ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انھیں وہ کچھ بتایا جس کا مشاہدہ وہ بچشم خود بھی کر چکی تھیں۔ مزید برآں میسرہ نے بتایا کہ یہ منظر اسی وقت سے میں دیکھ رہا ہوں جب ہم شام سے روانہ ہوئے۔ مزید نسطورا پادری کی باتیں اور اس شخص کی باتیں بھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتائیں جس کا آپ کے ساتھ خرید وفروخت میں اختلاف ہوگیا تھا۔ اور یہ بھی بتایا کہ ہمیں مال تجارت میں دوگنا نفع حاصل ہوا ہے۔ ان کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی عظمت دوبالا ہوگئی۔ [1]

---

[1] عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر (۱/ ۶۹، ۷۳)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادوں کے قافلے

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام میسرہ کی وہ باتیں جو اس نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے حوالے سے کی تھیں، سب کی سب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، پھر وہ اپنے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں اور اسے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ سب باتیں بتائیں جو اس کے غلام میسرہ نے بیان کی تھیں۔ اور امین و صادق نے اپنے سفر میں جو کچھ کیا وہ بھی اسے بتایا۔ ورقہ نے یہ سن کر کہا: اے خدیجہ! تم جو کچھ بتا رہی ہو اگر واقعی ایسا ہی ہوا ہے تو میری بات غور سے سنو!...... یہ محمد اس امت کے نبی ہیں اور تمہیں اس حقیقت کا عرفان ہو جانا چاہیے کہ اس امت کے لیے اسی نبی کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا یادوں اور باتوں میں مشغول ہو گئیں اور میسرہ کی اس گفتگو میں کھو گئیں جو اس نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کی تھی۔

واہ واہ!! ان کے چچا کا بیٹا ورقہ بن نوفل کہہ رہا ہے کہ بلاشبہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کے نبی ہیں۔ وہ خواب شرمندہ تعبیر ہوا جو انھوں نے دیکھا تھا، کہ مکہ کے آسمان سے آفتاب اس کے گھر کے آنگن میں اتر کر ٹھہر گیا ہے۔ ان کا سر پسینے سے شرابور ہو گیا، ورقہ بن نوفل کی آواز ان کے دل کی گہرائیوں میں اترنے لگی۔ وہ خود کلامی کے انداز میں کہنے لگیں: تو کتنی خوش نصیب ہے۔ اگر اللہ نے تیرے خواب کو سچ کر دیا تو تیرے گھر میں نور نبوت ضرور داخل ہوگا اور اس سے خاتم النّبیین کے نور کا پھیلاؤ ہر طرف ضرور ہوگا۔

اسی موقع پر ان کے ذہن میں ایک اور یاد نے انگڑائی لی۔ میلے کے دن جب مکے کی دیگر خواتین کے ساتھ کعبے کی طرف روانہ ہوئی تھیں تو اس وقت یہودی کی کہی ہوئی بات یاد آئی۔ اس نے کہا تھا:

"اے خواتین قریش!...... عنقریب ایک نبی منصۂ شہود پر آ رہا ہے۔ تم میں سے کون ایسی خوش نصیب ہے جو اس کی رفیقہ حیات بنے۔ جس کے لیے یہ ممکن ہو اسے یہ سعادت حاصل کر لینی چاہیے۔"

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے خیال کی باگ ڈور کو آزاد چھوڑ رہی تھیں۔ تاکہ وہ جیسے چاہے جہاں چاہے گردش کر سکے۔ یہ یادوں کا ایک سیل رواں تھا جو ان کے خیال پر چھا رہا تھا اور ان

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زندگی کے صفحے کو محبت اور خوشی سے بھر رہا تھا۔ دلائل یہ اشارہ دیتے ہیں کہ سیدنا محمد بن عبداللہ ﷺ بڑی شان والے ہیں۔ وہ اہل مکہ میں سب سے بہتر اور اہل حرم میں سب سے بڑھ کر ہیں۔ اگر نبوت ان کو نہ دی گئی تو پھر نبی بننے کا اور کون مستحق ہوگا؟ تمام پادری اور نجومی ان کے عنقریب ظاہر ہونے کی بشارت دے چکے ہیں۔ بلکہ وہ نبی منتظر کی علامتوں اور خوبیوں کے بارے میں بھی بتا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے چچا کا بیٹا ورقہ بن نوفل بہت بڑا عالم، کہ جس نے اپنی ساری عمر پرانی و آسمانی کتابوں کی چھان بین میں کھپا دی ہے۔ وہ دیگر زبانوں سے بھی واقف ہے، اس نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ اس امت کا نبی ہے اور پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے از خود محسوس کیا کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ دوسرے لوگوں اور قریش کے دیگر مردوں کی مانند نہیں ہیں۔ بلکہ انھیں ان سب پر امتیاز وفوقیت حاصل ہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی یادوں کے سیل رواں سے حیات بخش اور نفس الامری حقیقت کی طرف منتقل ہوئیں۔

انھوں نے سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکت کے بارے میں غور وخوض کیا تو ان کے خیال کا صفحہ اس احساس سے جگمگایا کہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی شخصیت نور کے اس ہالے سے ملتی جلتی ہے جو سینے میں انشراح پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اور وہ دل کو صفائی اور روشنی سے لبریز کر دیتا ہے اور وہ وجدان میں خیر و بھلائی کے عوامل کو بیدار کر دیتا ہے۔

بلاشبہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ عظیم الشان اور عالی مقام ہیں، وہ عالی شان ہستی ہیں جنہیں پیدا ہی اس لیے کیا گیا کہ وہ سردار و قائد بنیں، بنی نوع انسان کے نگہبان ہوں، سچی بات کہیں، امین کہلائیں، سب لوگوں سے بڑھ کر سچا لہجہ اختیار کریں۔ وہ ذمہ داری کے لحاظ سے تمام لوگوں سے فائق تر ہوں، گویا کہ انھیں پیدا ہی اعلیٰ اخلاق کے لیے کیا گیا اور وہ خلق عظیم اور خلق کریم کے خوگر تھے۔ انھوں نے لوگوں سے محبت کی اور لوگوں نے آپ سے محبت کی۔ بلکہ اپنی نرم خوئی اور اخلاقی سر بلندی کی بنا پر ان سب کے دلوں پر چھا گئے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس دلائل وقرائن کے انبار لگ گئے۔ جن سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہی وہ آخری شراب طہور ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ اختتام پذیر ہوگا۔ انھوں نے رات اس امید میں گزاری کہ وہ آپ کی رفیقہ حیات بن جائیں لیکن یہ کیسے ہوگا؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور مبارک رغبت

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صحیح اندازہ لگایا تھا۔ انھوں نے آپ کے بارے میں ایک دوسرے نقطہ نگاہ سے سوچا جو اس سے کہیں برتر تھا، کہ آپ اس مال سے تجارت کریں جس سے انھیں بھی فائدہ ہو اور آپ کو بھی نفع حاصل ہو۔ وہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ سب کچھ جان چکی تھیں جو ان کی قوم کو آپ کی امانت و دیانت اور سچائی کے بارے میں معلوم تھا۔ آپ ہر قسم کی گراوٹ سے پہلوتہی اختیار کرنے والے اور سر بلند امور کو پیش نظر رکھنے والے تھے۔ آپ اپنی ذات میں مروت کے نشانات سے کہیں زیادہ بلند و بالا تھے۔ آپ نے خیر و بھلائی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا۔ آپ ہر وقت خیر و بھلائی کے امور کو سر انجام دیتے رہتے تھے۔ بلکہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے بارے میں اپنی قوم سے زیادہ معلومات رکھتی تھیں۔ وہ اپنے مال کو تجارتی مصرف میں لانے کے حوالے سے آپ کو اچھی طرح جان چکی تھیں۔ اور ان کا دیانت دار غلام میسرہ سفر میں ان کے ہمراہ تھا۔ اس نے سفر اور کارکردگی کے حوالے سے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کے بارے میں انھیں سب کچھ بتا دیا تھا۔ اور اس نے اپنے مشاہدات کی روشنی میں آپ کے مستقبل کے روشن ہونے کے بارے میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آگاہ کر دیا تھا۔ مزید برآں راہب کی آپ کے بارے میں پیش گوئیوں کا تذکرہ کیا اور سب سے بڑھ کر آپ پر دوران سفر میں اللہ کی نوازشات کا تذکرہ تو خاص طور پر کیا۔ اللہ تعالیٰ کے آپ پر حیرت انگیز فضل و کرم کا مظاہرہ تو انھوں نے خود بھی دیکھ لیا تھا اور اس قدرتی مظاہرے سے وہ خواتین بھی بہت متاثر ہوئیں جو ان کے ساتھ بالا خانے میں کھڑی تھیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو قریش کے ایک میلے میں یہودی کا آپ کے ظہور کے بارے میں اعلان بھی یاد آیا۔ ان سب یادوں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قلب و ذہن میں ایک ہنگامہ بپا کر رکھا تھا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ان دنوں ایک معزز خاندانی، صاحب حیثیت اور دولتمند لیکن بغیر خاوند کے تنہا خاتون تھیں۔ وہ ایک ایسے دیانتدار ساتھی کی ضرورت مند تھیں جو ان کا ہمہ جہتی اعتبار سے معاون بنے اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی قوم کے اعلیٰ درجہ کے معزز فرد تھے۔ کیا وہ قریش کے سردار عبدالمطلب کے چشم و چراغ نہ تھے، کیوں نہیں!

کیا وہ دانشمند اور شریف الطبع، اعلیٰ درجہ کے دیانتدار اور کامل ترین خوددار نہ تھے؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں ان کی عمر بھر پور جوانی کی تھی اور ابھی تک شادی بھی نہیں کی تھی۔ اب اس میں رکاوٹ ہی کیا تھی کہ وہ آپ کی رفیقہ حیات بنیں اور آپ ان کے شریک حیات بن جائیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جو کہ پاکیزہ عزوشرف والے انتہائی مالدار اور قابل فخر خاندان کی چشم و چراغ تھیں، وہ یہ اچھی طرح جان چکی تھیں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم طبعی طور پر ایک پاکیزہ سیرت زاہد اور حیاء دار انسان ہیں۔ یہ تمام تر خوبیاں ان میں طبعی طور پر موجود ہیں، یہ اکتسابی نہیں ہیں۔ ان خوبیوں کے علاوہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ذہن میں بہت سی دیگر باتیں بھی تھیں۔ مثلاً بادل کا آپ پر سایہ فگن ہونا...... خاص درخت کے سائے میں آپ کا بیٹھنا...... اور بعض علماء کی طرف سے انھیں یہ خبریں بھی مل چکی تھیں کہ اللہ کا وعدہ اپنے رسول کو مبعوث کرنے کا ہے اور اس وعدے کے ایفاء کا وقت قریب آ چکا ہے۔

اس لیے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو نہایت عمدہ اور باعزت طریقے سے نکاح کی پیش کش کر دی۔

بوصیری نے اپنے ہمزیہ قصیدے میں اس واقعے کے بارے میں کیا خوب کہا:

وَرَاَتْهُ خَدِیْجَةُ وَالتُّقٰی وَالزُّهْدُ
فِیْهِ سَجِیَّةٌ وَالْحَیَاءُ
وَاَتَاهَا اَنَّ الْغَمَامَةَ وَالسَّرْحَ
اَظَلَّتْهُ مِنْهُمَا اَفْیَاءُ
وَاَحَادِیْثُ اَنَّ وَعْدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
بِالْبَعْثِ حَانَ مِنْهُ الْوَفَاءُ
فَدَعَتْهُ اِلَی الزَّوَاجِ وَمَا اَحْسَنَ
اَنْ یَّبْلُغَ الْمُنٰی الْاَذْکِیَاءُ

"خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو دیکھا کہ تقویٰ، زہد اور حیاء آپ کی طبعی عادات ہیں اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خبر ملی کہ بادل نے آپ پر سایہ کیا ہے اور ایک درخت کے سائے میں آپ بیٹھے ہیں اور انھیں یہ باتیں بھی معلوم ہوئیں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا وقت قریب آ چکا ہے، انھوں نے آپ کو شادی کا پیغام دیا تو کس قدر عمدہ امیدیں بر آئیں۔"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سب کچھ جان چکی تھیں لیکن اپنے پیغام کو آپ تک پہنچانے کا کیا طریقہ اختیار کریں؟ اس سلسلے میں انھوں نے اپنی ایک قابل اعتماد سہیلی کا سہارا لیا، جو ان کی دلی رغبت و خواہش کو خوب اچھی طرح جانتی تھی۔ اسے بلا کر اپنے دلی ارادے کا اظہار کرتے ہوئے اسے پیغام رسائی کے لیے آمادہ کیا۔

امام ابن سعد اپنے استاد محمد بن عمر واقد اسلمی واقدی سے بیان کرتے ہیں کہ منیہ بنت صفیہ کہتی ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بڑی محتاط، حوصلہ مند، مضبوط ارادے والی، مالدار اور ایک معزز خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل و کرم کا ارادہ کیا۔ وہ خاندان اور عز و شرف کے اعتبار سے قریش میں سب سے بڑھ کر تھیں اور مال و دولت میں بھی سب سے زیادہ تھیں۔ برادری کا ہر صاحب حیثیت فرد یہ چاہتا تھا کہ یہ ان کی شریک حیات ہوں۔ بہت سے افراد نے اس کا مطالبہ بھی کیا اور اس سلسلے میں وافر مقدار میں اپنا مال بھی خرچ کیا لیکن سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اپنا نمائندہ بنا کر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی بھیجا۔ آپ ابھی ابھی شام سے تجارتی قافلے کے ساتھ واپس تشریف لائے تھے۔ میں نے یوں آپ سے باتیں کیں:

نفیسہ: ''اے محمد! آپ شادی کیوں نہیں کرا لیتے؟''

رسول اللہ: ''میرے پاس ابھی شادی کرنے کے وسائل نہیں ہیں۔''

نفیسہ: ''اگر آپ کو حسن و جمال اور عز و شرف اور مال و دولت سے سرفراز خاتون کی پیش کش کی جائے تو آپ کو قبول ہو گی؟''

رسول اللہ: ''وہ کون ہے؟''

نفیسہ: ''خدیجہ بنت خویلد۔''

رسول اللہ: ''وہ مجھ سے شادی کرنے پر رضامند ہو جائے گی!!؟''

نفیسہ: ''یہ ذمہ داری میری ہے اور یہ بات مجھ پر چھوڑ دیجیے۔''

رسول اللہ: ''اگر یہ ہو سکتا ہے تو میں راضی ہوں۔ آپ کوشش کر دیکھیے۔''

وہ گئی اور جا کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آپ کی رضامندی کے بارے میں بتا دیا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر نہایت خوشی کا اظہار کیا اور پیغام بھیج دیا کہ فلاں دن تشریف لے آئیں، اور ادھر اپنے چچا عمرو بن اسد کو بھی دعوت دے دی کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی نگرانی میں شادی کا اہتمام کریں۔ وہ پیغام ملتے ہی پہنچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے چچوں کے ہمراہ تشریف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے آئے۔ یوں آپ کی شادی طے پا گئی۔

اس موقع پر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا عمرو بن اسد نے کہا:

((هٰذَا الْبُضْعُ لَا يُقْرَعُ اَنْفُهُ))

''اس شادی کی عظمت کو پہنچا نہیں جا سکتا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب شادی ہوئی تو آپ کی عمر پچیس سال تھی اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔ وہ عام الفیل سے پندرہ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ ①

راستہ صاف ہو گیا۔ سیدہ صدیقہ طاہرہ امینہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مہم آسان ہو گئی۔ آپؐ کو حسن و جمال کی پیکر، عز و شرف کی خوگر، عقل و دانش کی سنگم، خواتین قریش کی سردار، ایک پاکیزہ کردار خاتون خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کو رفیقہ حیات بنانے کی پیش کش کی گئی جسے آپ نے اپنے لیے مناسب سمجھتے ہوئے قبول کیا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ان کے چچا عمرو بن اسد اور آپ کی جانب سے آپ کے چچا ابوطالب نے نمائندگی کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس طرح یہ شادی بحسن وخوبی طے پائی۔ ②

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پختہ عمر کی تھیں جبکہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھرپور جوان تھے۔ یہ ایسے اتفاقات اور قدرتی راز ہائے دروں ہیں کہ ان کی تفصیلات و توجیہات بیان کرنے سے ہماری زبانیں عاجز ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کی محبت سے زیادہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بچوں کے لیے ایک ہمدرد ماں کے روپ میں دیکھنا پسند کیا۔ لیکن سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے محبت کرنے والی بیوی، بچوں کے لیے ہمدرد اور نیک دل ماں کا انداز اپنا کر کمال کر دیا۔ یہ ایک واحد خاتون ہیں کہ دنیا کی تاریخ میں ان کی مثال نہیں ملتی۔

خطبہ نکاح

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں خاندان بنی ہاشم کے کچھ افراد تشریف فرما تھے۔ جن میں ہمارے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے چچا حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہما، نیز آپ کے دوساتھی

---

① طبقات ابن سعد (۱/ ۱۳۱، ۱۳۲)۔

② واقدی نے کہا کہ یہ بات ہی میرے اور اہل علم کے نزدیک صحیح اور طے شدہ ہے کہ ان کا باپ خویلد بن اسد ہے جس کی وفات جنگ فجار سے پہلے ہو چکی تھی اور اس کے چچا کا نام عمرو بن اسد ہے اور وہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوبکر اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔

یہ لوگ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل اور برادر زادہ حکیم بن حزام کے پاس اکٹھے ہوئے جبکہ عبدالمطلب کی دو بیٹیاں صفیہ (رضی اللہ عنہا) اور عاتکہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں۔ ان دونوں کے علاوہ ان کے پاس دیگر خواتین بھی تھیں۔ جن میں کچھ ان کی سہیلیاں اور باقی کنیزیں تھیں۔

ان لمحات میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قسمت جاگ اٹھی۔ وہ مقدر کی دھنی نکلیں۔ یہ سعادت صرف انھیں ہی نصیب ہونا تھی۔ ان کی بصیرت سے تمام حجاب چھٹ گئے۔ انھوں نے اپنا مستقبل نبی منتظر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ کرلیا۔ وہی تو وہ امین و صادق ہیں کہ امتیں جن کی بعثت کا انتظار کر رہی تھیں۔

اس لطافت بھری مجلس میں ابوطالب کھڑے ہوئے اور خطبہ نکاح پڑھنے لگے۔ ابوالعباس مبرد اور دیگر مؤرخین رقمطراز ہیں کہ ابوطالب نے اس موقع پر جو خطبہ دیا اس کے الفاظ یہ ہیں:

''سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے بنایا اور اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے پیدا کیا، معد کی جڑ کو جلا بخشی اور مضر کا خمیر اٹھایا، اور اس نے ہمیں اپنے گھر کا محافظ اور نگہبان بنایا، اس نے ہمارے لیے بیت اللہ کو امن کا گہوارہ بنایا اور ہمیں لوگوں پر حکومت کرنے والا بنایا، پھر یہ میرے بھائی کا بیٹا محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لاکھوں میں ایک ہے۔ نیکی، فضل و شرف، عقل و دانش اور عظمت و شرافت کے اعتبار سے کوئی اس کا ہم پلہ نہیں۔ اگرچہ مال و دولت کی کمی ہے۔ لیکن مال تو ایک ڈھلنے والا سایہ، حائل ہونے والا معاملہ اور پلٹ جانے والی پرائی چیز ہے۔ اور سیدنا محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جن کی قرابت داری کو تم جانتے ہو، اس نے خدیجہ بنت خویلد سے شادی کی ہے اور مہر میں ساڑھے دس اوقیے سونا دیا ہے۔''

پھر ابوطالب نے یہ کہا: ''اللہ کی قسم!...... یہ اس کے لیے ایک بہت بڑی خیر ہے۔''
یہ کہتے ہوئے شادی طے ہونے کا اعلان کر دیا۔ [1]

---

[1] السیرة الحلبیة (۱/ ۲۲۶) السمط الثمین (ص۱۷) الروض الانف للسهیلی (۱/ ۲۱۳)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ابوطالب نے خطبہ نکاح مکمل کیا تو ورقہ بن نوفل نے بات شروع کی اور خطبہ دیتے ہوئے یوں گویا ہوئے:

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں ایسا ہی بنایا جیسا آپ نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیں ان لوگوں پر فضیلت دی جن کو آپ نے شمار کیا۔ ہم عرب کے سردار اور راہنما ہیں اور تم اس کے ہمہ جہتی اعتبار سے حقدار ہو اور تم مکمل اہلیت کے حامل ہو۔ معاشرہ تمھارے فضل و شرف کا معترف ہے، اور لوگوں میں سے کوئی ایک بھی تمھاری شرافت کا انکاری نہیں۔ تمھاری عظمت اور شرافت سے ہمارا ملاپ ہمیں دلی طور پر مرغوب ہے۔ اے برادران قریش!...... گواہ رہنا، میں نے خدیجہ بنت خویلد کی محمد بن عبداللہ (رسول اللہ ﷺ) سے شادی چار سو دینار مہر پر طے کر دی ہے۔''

یہ بات کہہ کر ورقہ بن نوفل خاموش ہو گیا تو ابوطالب نے کہا کہ ''میں دلی طور پر چاہتا ہوں کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا چچا بھی اس سلسلے میں آپ کا ہم نوا ہو۔'' تو اس کے چچا نے کہا: اے برادران قریش!...... گواہ رہنا کہ میں نے محمد بن عبداللہ (ﷺ) سے خدیجہ بنت خویلد کی شادی طے کر دی ہے۔ اور سرداران قریش نے گواہی دی۔

یہ ورقہ بن نوفل خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا کے بیٹے اور ان کی قوم کے چودھری اور سرکردہ سردار تھے۔ یہ کوئی اچنبھے کی بات نہ تھی کہ انھوں نے ابوطالب کے جواب کے لیے انھیں آگے کیا۔ ابوطالب نے نکاح کی توثیق اور تاکید مزید کے لیے یہ چاہا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا چچا بھی ہم نوائی کرے تو ان کے چچا نے ابوطالب کی بات کو مانتے ہوئے فوری طور پر اپنی رضاء کا اعلان کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی طے پانے پر ولیمہ کیا اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس شادی خانہ آبادی پر بہت زیادہ خوش تھیں۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی طے پا گئی اور آپ گھر سے باہر جانے لگے۔ تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پیارے محمد (رسول اللہ ﷺ!) کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ آپ ایک یا دو اونٹ ذبح کیجیے اور لوگوں کو کھانا کھلائیں۔ آپ نے ایسے ہی کیا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سہیلیوں سے کہا کہ خوب خوشی کا اظہار کریں، اور یہ بھی کہا کہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے چچا سے کہیں کہ وہ اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلائیں۔ آپ تشریف لائیں اور مجھے خدمت کا موقع دیں۔ آپ نے ایسے ہی کیا لوگوں کو کھانا کھلایا، دوپہر اپنی شریک حیات کے گھر رہے۔ اللہ نے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ ابوطالب بہت زیادہ خوش ہوئے اور کہا:

''شکر ہے اس اللہ کریم کا جس نے ہم سے مصیبت ٹال دی۔ ہمارے غم دور کر دیئے۔''

یہ پہلا ولیمہ تھا جس کا رسول اللہ ﷺ نے اہتمام کیا۔ ①

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر ازدواجی سعادت

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر سعادت نے اپنے پر پھڑ پھڑائے۔ سیدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا بہترین رفیق حیات پایا۔ وہ بڑے لطیف الطبع زندگی کے ساتھی اور کمال درجے کے ہمدرد شریک حیات تھے، اور آپ ہر انسان، ہر قبیلے اور ہر چیز پر فوقیت رکھتے تھے۔

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے اوصاف درجہ کمال تک پہنچے ہوئے طبعی اور خاندانی تھے۔ آپ کا صبر آپ کی بہادری کی مانند، آپ کی بہادری آپ کے کرم کی مانند، آپ کا کرم آپ کی بردباری کی مانند، اور آپ کی بردباری آپ کی جواں مردی کی مانند تھی۔

فضل و شرف کے حوالے سے آپ کی بہت زیادہ خصوصیات تھیں۔

آپ ترش اور سخت دل نہ تھے۔ آپ نے ام ایمن برکۃ حبشیہ نامی اپنی کنیز پر شفقت کے حوالے سے وسعت قلبی کا ثبوت دیا۔ ② جب آپ اپنی بیوی کے گھر منتقل ہوئے تو اس کنیز کو بھی اپنے ہمراہ لے گئے۔ اس طرح اسے عزت دی اور اس پر کمال درجے کی شفقت کا اظہار کیا اور آپ نے بڑے جگرے اور حوصلے کا ثبوت دیا، جسے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پہلی اولاد نے دلی طور پر محسوس کیا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا شادی کے بعد اپنی والدہ کے ساتھ رہا۔ اس نے نبی کریم رسول اللہ ﷺ کی گود میں بڑی سعادت سے پرورش پائی اور اس نے تمام لوگوں سے بڑھ کر سچائی کے خوگر، سب سے زیادہ احساس ذمہ داری رکھنے والے، سب سے بڑھ کر نرم خو،

---

① انسان العیون الشهير بالسيرة الحلبية (۱/ ۲۲۷)

② نساء مبشرات بالجنة (۱/ ۱۴۹، ۱۸۲)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور معاشرتی اعتبار سے کریم الاخلاق عظیم المرتبت شخصیت کے پہلو میں پروان چڑھ کر جوانی کی منزلیں طے کیں۔

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ شفقت اور محبت کا اظہار کیا۔ یہ نوجوان وہ تھا جسے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے عکاظ کے بازار سے خریدا تھا اور اپنی پھوپھی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا۔ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو زیدؓ کے ساتھ قلبی تعلق تھا اور زید نے بھی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنی والہانہ انداز میں محبت کی کہ اس جیسی محبت اس سے پہلے انھوں نے کسی کے ساتھ نہیں کی تھی۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس پدرانہ محبت کو سمجھ گئیں۔ انھوں نے زید (رضی اللہ عنہ) کو اپنے سرتاج سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا تو آپ نے انھیں آزاد کر دیا۔ آپ نے اس بات پر اکتفا نہیں کیا کہ ان کی چھینی ہوئی آزادی لوٹا دی بلکہ انھیں اپنا بیٹا بنا کر زید بن محمد (ﷺ) کہلانے کا شرف عطا کیا...... سبحان اللہ!

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سرتاج، شریک حیات سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے ایسی والہانہ انداز میں محبت کی کہ آپ کی محبت اور چاہت ان کے تمام خیالات و احساسات پر چھا گئی۔ یہ ایک بیوی کی اپنے خاوند کے ساتھ محبت کا مثالی انداز تھا، جس میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کی جھلک پائی جاتی تھی۔ جوں جوں دن گزرتے گئے اور گھریلو اور معاشرتی زندگی طول پکڑتی گئی، توں توں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اس یقین میں اضافہ ہوتا گیا کہ جس ذات مقدسہ کو اپنا شریک حیات بنایا ہے وہ بلا شبہ ساری روئے زمین پر رسالت کے فرائض سرانجام دینے والی ہے اور امت کی بیداری میں سب سے زیادہ اہلیت کی حامل ہے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے لیے راحت و آرام کے تمام اسباب مہیا کیے اور ان کے لیے ہر طرح کی سہولت مہیا کی۔ خوشحالی کے تمام تر پہلو آپ پر نچھاور کیے اور انھوں نے آپ کا تعاون برضاء ورغبت، بڑی فیاضی اور کھلے دل سے کیا، اور مال خرچ کرنے میں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیا۔ وہ اپنے خیالات و احساسات اور مال و دولت کے حوالے سے بڑی فیاضی اور سخاوت کی دھنی تھیں۔ بلکہ جو کچھ بھی ان کے شریک حیات سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو پسند ہوتا، وہی پسند ان کی ہوتی۔ انھوں نے کبھی اس حوالے سے بخل سے کام نہیں لیا، بلکہ وہ آپ کی پسند کے مطابق مال خرچ کرنے میں دلی خوشی محسوس کرتیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مجلس میں انوار ربانیہ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ڈھانپ لیا، وہ اس طرح کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے گفتگو فرما رہے تھے، آپ کی پست آواز ان کے دل کے تاروں کو چھو رہی تھی۔ اور آپ کے ہونٹوں سے حکمت بھری باتیں ان کی روح اور وجود پر چھا رہی تھیں۔ انھیں نفسیاتی طور پر یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ نورانی افق پر زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ان لمحات میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ایک کنیز نے آ کر کہا: ''میری آقا! دروازے پر حلیمہ سعدیہ بنت عبداللہ بن حارث آئی ہے، [1] وہ اندر آنا چاہتی ہے۔'' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیمہ سعدیہ کا نام سنا تو آپ کا شفقت بھرا دل دھڑکنے لگا اور آپ کے ذہن میں محبوب اور سہانے دنوں کی یادوں کے قافلے طواف کرنے لگے، وہ محبوب یادیں جو آپ کے دل کو بھاتی تھیں۔ آپ کو بنو سعد کا جنگل اور وہاں رضاعت کے دن گزارنا یاد آیا۔ یہ لمحہ خوشی سے لبریز احساسات کا تھا۔ اس لمحے نے پلک جھپکنے سے پہلے ہی آپ کو اپنے بچپن کے دن یاد کرا دیے اور آپ کو وہ دن یاد کرا دیے جن دنوں میں آپ حلیمہ کے بازوؤں اور ان کی گود میں پرورش پا رہے تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر دروازے تک گئیں تا کہ حلیمہ سعدیہ کو اندر لا سکیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلیمہ سعدیہ کے بارے میں محبت و شفقت اور احترام و عزت بھرے انداز میں بات کرتے سنا اور جب آپ کی نگاہ اس پر پڑی تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کانوں سے آپ کی لطافت و شفقت بھری یہ آواز ٹکرائی: خوش قسمتی کہ میری امی جان آئی ہیں!

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کہ آپ نے ان کے بیٹھنے کے لیے اپنی چادر بچھا دی ہے۔ آپ نے چادر پر بڑے بھرپور شفقت بھرے جذبے سے اپنا مبارک ہاتھ پھیرا ہے۔ آپ کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور آپ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو ٹپک رہے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اپنی قبر سے اٹھ کر آپ کے پہلو میں آ کھڑی ہوئی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقات کے دوران میں سیدہ حلیمہ سعدیہ ان کے حالات کے بارے میں پوچھا۔ وہ تنگی حالات اور اس خشک سالی کا شکوہ کرنے لگی جو بنو سعد کے علاقے پر اتر آئی ہے۔ انھوں نے یہ بھی شکوہ کیا کہ گزارہ بڑی تنگی سے ہو رہا ہے، ہم فقر و فاقہ کے

[1] نساء من عصر النبوة (۱/ ۹، ۲۱)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کڑوے گھونٹ پی رہے ہیں۔ آپ کو یہ سن کر دلی صدمہ ہوا اور ان کے ساتھ آپ نے بڑی فیاضی کے ساتھ تعاون کیا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنی رفیقہ حیات سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بڑے افسردہ انداز میں اپنی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے تنگ حالات کا تذکرہ کیا اور ان مصائب کا تذکرہ بھی کیا جو انھیں اور ان کی قوم کو درپیش ہیں۔ یہ باتیں سن کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دل میں موجود ہمدردی اور شفقت کے خزانوں میں ایک ہلچل پیدا ہو گئی۔ اور انھوں نے بطیب خاطر چالیس بکریاں انھیں دے دیں اور ساتھ ایک اونٹ ضرورت کی چیزوں سے لدا ہوا ان کے ہمراہ بھیجا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے رفیق حیات کی خوشنودی کے لیے ہر وقت مالی سخاوت کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھتی تھیں۔ آپ نے ان کی فیاضی اور محبت کے حصول کا شکریہ ادا کیا اور جو کچھ انھوں نے عطیہ دیا تھا وہ اپنی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے سامنے لا کر رکھ دیا۔

پاکیزہ اولاد

مبارک شادی ہوئے ایک عرصہ بیت گیا، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا خانہ نبوی میں سعادت کا ماحول اور ایسے خوشگوار حالات پیدا کرتی رہیں جو رسول اللہ ﷺ کے دل کو پسند آئیں۔ یہ ہر وہ کام سرانجام دیتیں جو رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ ہوتا۔ یہ خانہ نبویؐ پر اپنی پاکیزہ جان اور جس قدر ان کے لیے ممکن ہوتا محبت، شفقت اور ہمدردی کے جذبات نچھاور کرتی رہتیں۔

ایک دن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے عظیم المرتبت خاوند کو ایک عظیم خوشخبری سنائی اور رازدارانہ انداز میں آپ کو بتایا کہ وہ امید سے ہیں۔ اور چند ماہ بعد وضع حمل ہو گا۔ وہ اس دلکش واقعہ سے خوشی میں جھوم رہی تھیں۔ وہ اپنے تئیں یہ محسوس کر رہی تھیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی اولاد کو جنم دینا ان کے لیے ایک خوشگوار چیز ہے جس سے ان کے سینے میں ٹھنڈک پڑ جائے گی۔ ان کے دل میں بڑی امیدوں کی قندیل روشن ہو گئی۔ دن گزرنے پر انھیں مزید اس بات کا یقین ہو گیا کہ ان کے سرتاج سیدنا محمد رسول ﷺ کی بڑی شان ہو گی۔ خوشی نے رسول اللہ ﷺ کے دل میں سمانے کا راستہ پہچان لیا۔ کیا کسی شخص کے لیے اس سے بھی بڑی کوئی خوشی کی بات ہو سکتی ہے کہ اسے یہ پتہ چل جائے کہ اس کے سلسلہ نسب کے آگے بڑھنے کے امکانات پیدا ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد اس کا نام زندہ رہے گا اور خاص طور پر اس زمانے میں مکی معاشرے میں اس کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ آپ کی شفیق رفیقۂ حیات خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جو دل فریب و دلآویز خبر سنائی تھی اس سے آپ کو بہت زیادہ خوشی محسوس ہوئی۔ چند ماہ کے بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایک خوبصورت بچی کو جنم دیا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بڑی محبت، شفقت اور چاہت سے اپنی گود میں لیا، اللہ تعالیٰ کے اس عطیے کا شکر ادا کیا اور اس کا نام ''زینب'' رکھا۔

دن اور مہینے گزرتے گئے۔ اس دوران میں زینب (رضی اللہ عنہا) دل کے ٹکڑے کی حیثیت اختیار کیے ہوئے تھی۔ خانۂ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ پھول دھیرے دھیرے کھلنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس کی محبت موجزن تھی۔ اسے دیکھ کر آپ کا چہرہ کھل اٹھتا، آپ اسے شفقت سے اٹھا لیتے اور چومنے لگتے۔

زینب (رضی اللہ عنہا) نے اپنی عمر کی پہلی بہار گزاری اور اس نے دوسری بہار میں قدم رکھا۔ یہ بڑی خوبصورت اور صاف ستھری بچی تھی۔ اس کی والدہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اب دوسرے بچے کو جنم دینے کی منتظر تھیں۔ وہ اس حوالے سے اپنے آپ کو غایت درجے کی سعادت مند سمجھتی تھیں۔ اور انھوں نے اضطراب کے بعد سکون محسوس کیا اور انھوں نے اپنے دیانتدار خاوند کے زیر سایہ خوشگوار زندگی کی مٹھاس کا مزہ چکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی بیٹی زینب کے چہرے کو غور سے دیکھتے تو آپ کا دل خوشی سے لبریز ہو جاتا، کیونکہ یہ اپنی والدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہم شکل تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی دوسری بچی کو جنم دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی اس عطا پر بہت خوش ہوئے۔ بہ صمیم قلب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے پاکیزہ اولاد سے سرفراز کیا۔ آپ نے اپنی دوسری بیٹی کا نام رقیہ رکھا۔ اس کے بعد سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تیسری بیٹی ''ام کلثوم'' کو جنم دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے معزز گھرانے کے ساتھ بڑی خوش دلی سے رہنے لگے۔ آپ اپنی تینوں بیٹیوں اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہند بن ابی ہالہ سے برابر پیار کرتے تھے۔ اسی طرح آپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح محبت و پیار سے پیش آتے۔ ان تمام بچوں سے آپ یکساں پیار کرتے تھے اور ان پر اپنی شفقت، ہمدردی اور نرم خوئی کے خزانے یکساں طور پر لٹاتے۔ رضی اللہ عنہم

یہ محمدی خاندان پرسکون اور خوشگوار زندگی بسر کر رہا تھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا صفائی ستھرائی کے اعتبار سے بڑی فعّال خاتون تھیں۔ انھوں نے ازدواجی زندگی کو درست بنیادوں پر استوار کر رکھا تھا۔ جوں جوں ان کی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ازدواجی زندگی دراز ہوتی گئی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توں توں آپ کے حوالے سے ان کی پسند میں اضافہ ہوتا گیا۔ آپ کا دل اعلیٰ درجے کا صاف ستھرا تھا۔ آپ کے تمام اعضاء، احساسات اور دل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تابع تھے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔

پھر اس کے بعد اس محمدی گھرانے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک اور عزت والی من موہنی سی بچی عطا کی جسے بعد میں خواتین عالم کی سردار ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ تھیں، حسنین رضی اللہ عنہما کی والدہ، سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، جو صبر کرنے والی، دیندار، خیر اندیش، سگھڑ، قناعت کرنے والی اور ہر دم اللہ کی شکر گزار تھیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دو بیٹے قاسم اور عبداللہ بھی عطا کیے۔ اس طرح ان کے ہاں دو بیٹوں اور چار بیٹیوں نے جنم لیا۔ [1]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مشیت نے یہ چاہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد زندہ نہ رہے، جبکہ اس دور میں عرب بیٹوں پر انحصار کرتے تھے اور بیٹوں کے اپنے ہاں جنم لینے کے حوالے سے بڑے حریص تھے۔ لیکن اس مثالی گھرانے کو اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کی بجائے بیٹیوں سے نوازا، وہ اس لیے کہ حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل ایمان کے لیے ایک مثالی نمونہ بنانا تھا اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے نہایت اعلیٰ مثال بنانا تھا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور اخلاقِ عالیہ

بلا شبہ اخلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ جن پر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فطرت استوار کی گئی، ان اوصاف نے انھیں اہل فضل کے لیے قابل رشک بنا دیا تھا۔ اور یہ عالی مقام خاتون ہر اس فرد کے لیے زندگی کا سرچشمہ بن گئیں جس نے اس مبارک گھر کی چھت تلے سایہ حاصل کیا۔ جس گھر کو عنایات الٰہی نے اپنے دامن میں لے لیا تھا۔ اور اس گھر میں ہمارے محبوب سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب بشریت اور نور ہدایت بن کر جلوہ افروز ہوئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اعلیٰ اسباب و وسائل کی مالک تھیں۔ انھوں نے اپنے گھر کو شفقت، ہمدردی اور محبت کے مختلف رنگوں سے منور کر دیا تھا۔ اور وہ افراد جو اس گھوارے میں زندگی بسر کر رہے تھے وہ سبھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شفقت سے شاد کام ہوئے۔ ان کے زیر کفالت تمام افراد نے یوں محسوس کیا جیسے وہ ان کی شفیق ماں ہے جس نے انھیں جنم دیا ہے۔

---

[1] طبقات ابن سعد (۱/ ۱۳۳) الکامل فی التاریخ (۲/ ۴۰)۔ تاریخ الاسلام للذہبی سیرۃ النبوۃ (ص۶۵، ۶۶) سیرۃ ابن ہشام (۱/ ۲۱۴) نساء مبشرات بالجنۃ (۱/ ۲۵)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی نبویؐ گھرانے میں دنیا کے ایک عبقری انسان، بنی ہاشم کے ایک عالی مقام چشم و چراغ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے شمولیت اختیار کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بچپن ہی میں کفیل بن گئے۔ اسی طرح اس گھرانے میں جنگ موتہ کے بطل جلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نظر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شفقت میسر آئی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشترکہ شفقت نے انھیں نہ صرف اپنا خاندان بھلا دیا بلکہ انھوں نے محمدی گھرانے کو اپنے والدین کے گھرانے پر فوقیت دی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہر اس سے پیار کرتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارا ہوتا۔ ہمیشہ وہ چیز انھیں محبوب ہوتی جسے ان کے رفیق حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی طور چاہتے۔

وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شفقت سے پیش آتیں۔ اور ام ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بھی محبت اور شفقت کا رویہ اختیار کرتیں۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو اس قدر محبت، شفقت اور پیار کا رویہ اختیار کیا کہ کمال ہوگیا، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی اور ادھر سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے بھی ایک نازک ترین موڑ پر آکر اپنی وفاداری کا ثبوت جس انداز میں مہیا کیا اس نے بھی دیکھنے اور سننے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ تاریخ کے حافظے نے اس وفاداری کے مؤقف کو یاد رکھا۔ ہوا یوں کہ ایک حج کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں تشریف فرما تھے۔ اور آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی اہل خانہ کے ہمراہ تھے۔ وہاں اس کی قوم کے ایک فرد نے دیکھا اور پہچان لیا۔ وہ ان کے پاس گیا اور یوں باتیں کرنے لگا:

قوم کا نمائندہ: اے لڑکے! تم کون ہو؟

زید بن حارثہ: میں اہل مکہ سے ہوں۔

قوم کا نمائندہ: تم وہاں کے باشندے ہو؟

زید بن حارثہ: نہیں!

قوم کا نمائندہ: تم آزاد ہو یا غلام؟

زید بن حارثہ: میں غلام ہوں۔

قوم کا نمائندہ: عربی ہو یا عجمی؟

زید بن حارثہ: میں عربی ہوں اور قبیلہ بنوکلب سے ہوں جو بنوعبد ودّ کی ایک شاخ ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم کا نمائندہ: تم کس کے بیٹے ہو؟

زید بن حارثہ: میں حارثہ بن شرحبیل کا بیٹا ہوں۔

قوم کا نمائندہ: تجھے کہاں غلام بنایا گیا؟

زید بن حارثہ: مجھے وادی طے میں ننھیال کے ہاں سے غلام بنایا گیا۔

قوم کا نمائندہ: تیری والدہ کا نام کیا ہے؟

زید بن حارثہ: میری والدہ کا نام سعدی بنت ثعلبہ ہے۔

قوم کا نمائندہ: اپنے باپ کا حال سنو، وہ بیچارہ تیری جدائی میں دل فگار ہو کر کس طرح خاک چھانتا رہا، تیرے غم میں اس نے کس طرح کے غم ناک قصیدے کہے۔ تیری گم شدگی پر وہ اتنا رویا جس کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ نہیں جانتا کہ اس وقت تم کہاں اور کس حال میں ہو؟

پھر اس کے بعد اس شخص نے زید کے والد حارثہ کے یہ اشعار پڑھنا شروع کر دیے:

بَکَیْتُ عَلٰی زَیْدٍ وَلَمْ اَدْرِ مَافَعَلْ
اَحَیٌّ فَیُرْجٰی اَمْ اَتٰی دُوْنَهٗ اَجَلٌ
فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ وَ اِنِّیْ لَسَائِلٌ
أَغَالَكَ بَعْدِیْ سَهْلٌ اَمْ غَالَكَ الْجَبَلٌ

”میں زید کے بارے میں رویا، مجھے معلوم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا وہ زندہ ہے کہ اس کی امید رکھی جائے یا وہ فوت ہو چکا ہے؟“

”اللہ کی قسم!...... میں نہیں جانتا اور میں پوچھنے والا ہوں کہ (اے بیٹے!) تجھے زمین نے نگل لیا یا کسی پہاڑ نے تجھے غفلت اور دھوکے میں مار ڈالا۔“

وہ شخص لگاتار شعر پڑھتا گیا اور زید سن کر سر ہلاتے گئے۔ ان کو مختلف خیالات نے گھیرے میں لے رکھا تھا۔ اس نے چاہا کہ اپنے باپ اور قوم کے آنسو بہنا روکے۔ ان کے غم ہلکے کرے تاکہ ان کے دلوں کو اطمینان میسر آئے۔ نیز انھیں اپنی زندگی اور سلامتی کی خبر دے اور اس ملاقات کرنے والے شخص کے ذریعے پیغام پہنچائے اور انھیں یہ بھی بتائے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں باپ سے بہتر باپ، ماں سے بہتر ماں اور بھائیوں سے بہتر بھائی عطا کیے ہیں۔ پھر اس شخص سے اور اس کے ساتھ بنو کلب کے دیگر افراد سے کہا کہ میرے اہل خانہ تک میرے یہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعار پہنچا دینا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ میری جدائی سے خاصے پریشان ہیں:

أَحِنُّ اِلٰی قَوْمِی وَاِنْ کُنْتُ نَائِیًا
فَاِنِّیْ قَطِیْنُ الْبَیْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ
فَکُفُّوا مِنَ الْوَجْدِ الَّذِیْ قَدْ شَجَا کُمْ
وَلَا تَعْمَلُوْا فِی الْاَرْضِ نَصَّ الْاَبَاعِرِ
فَاِنِّیْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فِیْ خَیْرِ اَسْرَةٍ
کِرَامٍ مُعَدِّ کَابِرًا بَعْدَ کَابِرِ

''میں اپنی قوم کا دلدادہ ہوں اگرچہ اس سے دور ہوں۔ میں حج ادا کرنے کی جگہوں پر واقع اللہ کے گھر کا رہائشی ہوں۔''

''تم اس غم سے باز رہو جس نے تمھارے دلوں کو زخمی کر دیا ہے۔ تم زمین میں اونٹوں کے دوڑانے کی طرح کام نہ کرو۔''

''میں الحمدللہ! ایک بہترین خاندان میں رہتا ہوں جو باپ دادا سے معزز چلا آرہا ہے۔''

حج کے دن ختم ہوئے، قبیلہ بنو کلب کا یہ شخص اور اس کے ساتھی واپس چلے گئے۔ انھوں نے اس کے باپ حارثہ اور اس کے چچا کعب کو بتایا کہ تمھارا بیٹا فلاں جگہ پر زندہ و سلامت ہے ہم خود اس سے مل کر آئے ہیں، اور جس کے پاس وہ رہائش پذیر ہے اس کے بارے میں بھی بتایا۔ نیز زید کے اشعار بھی انھیں سنائے۔ یہ روداد سن کر ان کے آنسو بہنے لگے، غم تازہ ہو گیا اور ان کے سینے میں امیدیں انگڑائیاں لینے لگیں اور دل میں امنگیں جاگ اٹھیں۔

شرحبیل کے دونوں بیٹوں حارثہ اور کعب نے زید (رضی اللہ عنہ) کو فدیہ ادا کر کے واپس لانے کے لیے مکہ معظمہ کی طرف رخت سفر باندھا۔ جب وہ دونوں مکے پہنچ گئے تو سیدھے سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے گھر گئے۔ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا۔ انھیں بتایا گیا کہ آپ مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ وہ آپ کے پاس مسجد میں چلے گئے، اور یوں عرض کرنے لگے:

زید کا چچا و والد: اے فرزند عبدالمطلب!...... اے بنی ہاشم کے چشم و چراغ!...... اور اے اپنی قوم کے سردار کے فرزند ارجمند!...... آپ حرم کے باشندے اور اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پڑوسی ہیں...... آپ مصیبت زدہ کی جان چھڑاتے ہو اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہو۔ ہم اپنے بیٹے کے بارے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہم پر احسان کیجیے اور فدیہ لے کر اسے ہمارے حوالے کر دیجیے۔ ہم فدیہ کی رقم آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے بخوشی تیار ہیں۔

رسول اللہ ﷺ: (مسکراتے ہوئے) وہ کون ہے، کیا وہ آپ کا بیٹا ہے؟

زید کا چچا و والد: (بیک زباں ہو کر) اے عالی مقام بلند اخلاق محترم! وہ ہمارا بیٹا زید بن حارثہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ: میں اس کے علاوہ ایک اور تجویز آپ کو دیتا ہوں۔

زید کا چچا و والد: وہ کیا؟

رسول اللہ ﷺ: (صدق و صفا اور یقین محکم کا انداز اپناتے ہوئے) میں اسے بلا کر ساری صورتِ حال سے آگاہ کرتا ہوں۔ اگر اس نے تمھارے ساتھ جانا پسند کر لیا تو بغیر کسی فدیہ کے اسے اپنے ہمراہ لے جانا، اور اگر اس نے از خود تمھاری بجائے میرے ساتھ رہنا پسند کیا تو اللہ کی قسم! جس نے بخوشی مجھے پسند کیا میں اسے اپنے ہاں سے چلے جانے پر مجبور نہیں کروں گا۔

زید کا چچا و والد: (حارثہ اور کعب یہ تجویز سن کر بہت زیادہ خوش ہوئے کیونکہ ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کوئی اس جیسی فیاضانہ پیش کش بھی کر سکتا ہے۔ واقعی یہ پیش کش بلا شبہ اعلیٰ ظرفی اور بلند اخلاقی کا ایک نادر نمونہ تھی لہٰذا کہنے لگے:) آپ ہمارے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے ہیں...... آپ نے ہمارے ساتھ ہماری توقعات سے بڑھ کر انصاف سے کام لیا ہے۔ ہم آپ کے نہایت شکر گزار اور احسان مند ہیں۔

(رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے ان سے شفقت کے لہجے میں بات کرتے ہوئے فرمایا)

رسول اللہ ﷺ (اپنے مبارک ہاتھ سے حارثہ اور اس کے بھائی کعب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دریافت کرتے ہیں) تم ان کو جانتے ہو؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زید بن حارثہ: یہ میرا باپ حارثہ بن شرحبیل ہے اور یہ میرا چچا کعب بن شرحبیل ہے۔

رسول اللہ ﷺ: (نہایت پرسکون اور واضح انداز میں) جیسا کہ تم مجھے جانتے ہو۔تم نے میری مصاحبت میں رہ کر دیکھ لیا ہے، آج تم کو میں کھلے دل سے یہ دعوت دیتا ہوں کہ تم مجھے یا ان دونوں کو پسند کرلو۔ چاہے تو میرے پاس رہو یا ان کے ہمراہ (اپنے وطن) چلے جائیں۔تم برضاورغبت یہ اختیار حاصل ہے۔جس کے ساتھ رہنا چاہوتم رہ سکتے ہو۔تمھارے لیے کوئی روک ٹوک اور بندش و پابندی نہیں۔

زید بن حارثہ: (آپ کی بات سنتے ہی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے نبی کریم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صدق دل سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا) میں اس کائنات میں آپ پر کسی اور کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ آپ میرے لیے سب کچھ ہیں۔ باپ بھی اور چچا بھی۔

زید کا چچا و والد: زید! بڑے افسوس کی بات ہے تم آزادی پر غلامی کو ترجیح دے رہے ہو اور اپنے باپ، چچا اور خاندان کی بجائے پردیس میں رہنے کو فوقیت دے رہے ہو!! تمھاری عقل کو کیا ہوگیا!!؟ تمھاری اس سوچ پر ہمیں بڑا افسوس ہے کہ......

زید بن حارثہ: (اپنے باپ اور چچا کی بات کاٹتے ہوئے اور ان کی حیرانی کو نظر انداز کرتے ہوئے) ہاں ابا جان اور چچا جان!...... میں علیٰ وجہ البصیرت اور بقائم ہوش وحواس کہتا ہوں کہ انھوں نے میرے ساتھ جس حسن سلوک کا اظہار کیا ہے، میں اس کی دل سے قدر کرتے ہوئے برملا یہ کہتا ہوں کہ میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

(جب رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہ) کا یہ انداز دیکھا اور ان کے خیالات کو سنا تو آپ بیت اللہ میں حطیم کی طرف گئے۔ وہاں قریش کے سردار بیٹھے ہوئے تھے۔آپ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا)

رسول اللہ ﷺ: حاضرین مجلس! گواہ رہنا!...... آج سے زید میرا بیٹا ہے۔ یہ میرا وارث ہوگا اور میں اس کا وارث ہوں گا،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب باپ اور چچا نے یہ صورت حال دیکھی تو وہ بہت خوش ہوئے۔ وہ اس حال میں اپنے گھر کو واپس ہوئے کہ ان کے بیٹے کو زید بن محمد ﷺ کے نام سے پکارا جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلام کا نظام نازل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں یہ حکم بھی نازل کر دیا:

﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ ﴾ [الاحزاب:۳۳/ ۵]

''انھیں (منہ بولے بیٹوں کو) اپنے باپوں کے نام سے بلاؤ۔''

اس دن سے وہ پھر زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہ) کے نام سے پکارے جانے لگے۔ (1)

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نبی کریم ﷺ کی قدر پہچاننا

ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا پیغام تمام پیغامات سے بڑھ کر کامل ترین ہے۔ آپ سب لوگوں سے افضل، سب سے اعلیٰ مقام پر فائز، سب سے بڑھ کر اللہ کا قرب رکھنے والے، سب سے زیادہ بلند رتبہ، سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والے، سب لوگوں سے زیادہ متقی و پرہیزگار اور دل میں اللہ کی خشیت رکھنے والے، اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز و محترم، سب لوگوں سے بڑھ کر سیدھے راستے پر چلنے والے، پیغام رسانی کے حوالے سے سب پہ فوقیت لے جانے والے، دعوت الی اللہ میں سب سے فائق تر، ہدایت میں سب سے زیادہ خوشحال، ان تمام خوبیوں کے باوصف آپ اللہ کے رسول مقبول، خاتم النّبیین اور سید المرسلین ﷺ بھی ہیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک دیانت دار اور وفادار بیوی تھیں۔ وہ طبعی طور پر تمام لوگوں سے بڑھ کر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی قدر و منزلت کو جانتی تھیں۔ اور انھیں آپ کی عظمت شان اور جاہ و جلال کا سب لوگوں سے بڑھ کر علم تھا۔

رسول اللہ ﷺ بعثت سے پہلے ہی اپنے رب کی پہچان کر چکے تھے۔ آپ کا دل انوار الٰہیہ سے جگمگا اٹھا تھا۔ آپ کو ماورائے حواس امور کا مشاہدہ ہو چکا تھا۔ آپ کی بصارت اور بصیرت یکساں طور پر اعلیٰ درجے کی تھی۔ آپ نے راہ حق پر گامزن ہونے کی رشد و ہدایت پا لی تھی۔

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کی تربیت کا کامل طور پر اہتمام کر دیا اور نزول وحی کو

(1) رجال مبشرون بالجنة (۱/ ۱۳۹، ۱۴۴) زاد المعاد (۳/ ۲۰، ۲۱)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کر دی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب رسالت پر فائز کر دیا۔ آپ اپنے رب کی توفیق سے تن تنہا لوگوں کی گردنوں سے شرک کا پٹہ اتار رہے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے لوگوں سے الگ تھلگ رہنے کی عادت کو محبوب نظر بنا دیا تھا۔ آپ کے نزدیک خلوت گزینی سے بڑھ کر کوئی اور عادت زیادہ پسند نہ تھی۔ طاہرہ طیبہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ان خلوتوں سے دلی طور پر تنگی محسوس نہیں کرتی تھیں۔ حالانکہ بسا اوقات یہ خلوتیں دوری اور جدائی کا باعث ہوتی ہیں۔ وہ اپنے پاکیزہ اور صاف ستھرے احساسات کو معمولی نوعیت کی چیزوں سے گدلا نہیں ہونے دیتی تھیں۔ جس قدر بھی ان کے لیے ممکن ہوتا وہ اپنے جذبات واحساسات کو اپنے قابو میں رکھتی تھیں۔ یہ اس لیے تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی قدر ومنزلت کو جانتی تھیں۔ جب بھی آپ غار حرا کی طرف عبادت کے لیے تشریف لے جاتے تو دور تک آپ کا پیچھا کرتیں۔ وہ اسی پر اکتفا نہ کرتیں بلکہ آپ کے پیچھے کسی ایسے شخص کو بھیجتیں جو آپ کی خلوت گزینی میں دخل اندازی کیے بغیر اور آپ کے صاف شفاف ماحول کو غبار آلود کیے بغیر اور غار میں آپ کے اپنے رب سے تعلق خاطر میں رخنہ اندازی ڈالے بغیر دور سے نگرانی کرتا رہتا۔

رسول اللہ ﷺ کا اصل نگہبان تو آپ کا رب تھا، آپ کی تربیت کر رہا تھا۔ اور وہ اپنے فضل وکرم سے اپنے انوار کا فیضان ان کے دل پر کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنے لطف و کرم اور رحمت کے دروازے کھول دیے تھے اور آپ اپنے رب کی جانب سے روشن ماحول میں تھے۔ غار حرا میں رسول اللہ ﷺ پوری یکسوئی سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ تجلیات انوار الٰہیہ اس جگہ کو ڈھانپ رہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اس ذات پر نازل ہو رہی تھی کہ جس کو اس کے رب نے تمام لوگوں کے لیے رسول بنانے کے لیے چن لیا تھا۔ تب روح الامین سیدنا جبریل علیہ السلام نے آپ کو اس منصب رسالت پر فائز ہونے کا مژدہ سنا دیا تھا۔ جس بار امانت کو اٹھانے سے پہاڑ بھی کنی کتراتے تھے۔ اور وہ منصب تھا پوری نوع بشریت کو ہدایت کی راہ پہ گامزن کرنے کا اور لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دینے کا کہ جس کا کوئی شریک نہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور وحی کی ابتداء

حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب زادالمعاد میں رقمطراز ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے چالیس سال کے ہو گئے تو آپ پر انوار نبوت کی روشنی طلوع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب رسالت پر فائز ہونے کی عزت بخشی اور اپنی ساری مخلوق کی طرف آپ کو اپنا رسول بنا کر مبعوث کیا، آپ کو رسالت کا شرف بخشنے کے لیے منتخب کیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو اپنے اور بندوں کے درمیان اپنا امین مقرر کیا۔

اس دوران میں وحی لے کر جبریل امین علیہ السلام جب پہلی دفعہ رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس وقت بڑے اثر و رسوخ والی تھیں، اس موقع پر انھوں نے بڑی عظمت کا ثبوت دیا۔ انھوں نے ثابت کر دیا کہ وہ واقعی اس دور میں خواتین کی سردار ہیں۔ انھوں نے اس موقع کی مناسبت سے ایسی نورانی باتیں کیں کہ جن کی کرنیں عرصہ دراز تک عقلوں کو منور کرتی رہیں گی۔

اب ہم سیدہ طاہرہ عاقلہ فاضلہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامنے مؤدب کھڑے ہیں، تاکہ ان کے اس مؤقف کو تصور میں لائیں۔ جو انھوں نے پہلی وحی کے نزول کے وقت اختیار کیا تھا۔

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی کتاب ''الجامع الصحیح'' کے باب "کیف کان بدء الوحی" میں رقمطراز ہیں:

((عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ اَوِالصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ كَمَا فِيْ كِتَابَيِ التَّفْسِيْرِ وَالتَّعْبِيْرِ مِنَ الْبُخَارِيِّ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ۔ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ يَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ۔ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ۔ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَاْ قَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّيَ الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَخَذَنِیْ فغطّنِی الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرسَلَنِیْ فقَالَ: ﴿اقرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ* خَلَقَ الْاِنسَانَ من عَلَقٍ* اقرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكرَمُ* الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ* عَلَّمَ الْاِنسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ*﴾ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَةَ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ رضی اللہ عنہا فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِیْجَةَ وَفِیْ كِتَابَیِ التَّفْسِیْرِ وَالتَّعْبِیْرِ۔ فَقَالَ اَیْ خَدِیْجَةُ مَالِیْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَقَالَتْ خَدِیْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَایُخْزِیْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِیْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتُكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ، وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِیْجَةُ حَتّٰی اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰی ابْنَ عَمِّ خَدِیْجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَكَانَ یَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِیَّ فَیَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِیْلِ بِالْعِبْرَانِیَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّكْتُبَ وَكَانَ شَیْخًا كَبِیْرًا قَدْ عَمِیَ فَقَالَتْ خَدِیْجَةُ یَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ اَخِیْكَ فَقَالَ وَرَقَهُ یَا ابْنَ اَخِیْ مَاذَا تَرٰی؟ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَارَأَی فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی یَالَیْتَنِیْ فِیْهَا جَذَعًا لَیْتَنِیْ اَكُوْنُ حَیًّا اِذْیُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَ مُخْرِجِیَّ هُمْ؟ قَالَ نَعَمْ لَمْ یَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَاجِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ یُّدْرِكْنِیْ یَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ یَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ وَفَتَرَ الْوَحْیُ))

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز نیند میں سچے اور اچھے خوابوں کی صورت میں ہوا، (جیسا کہ بخاری کی کتاب التفسیر اور کتاب التعبیر میں ہے) آپ جو خواب دیکھتے صبح نمودار ہونے کی طرح وہ بھی آشکار اور واضح ہو جاتا۔ پھر آپ کو خلوت گزینی پسند آئی۔ آپ غار حرا میں خلوت گزیں ہوا کرتے تھے۔ آپ اپنے گھر والوں کے پاس آتے اور سامان خورد و نوش

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینے سے پہلے کئی راتیں وہاں عبادت میں مصروف رہتے۔ پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے اور سامان خوردونوش ہمراہ لیتے۔ آپ غار حرا ہی میں تھے کہ آپ کے پاس حق پر مبنی پیغام آ گیا۔ فرشتہ آیا تو اس نے کہا: ''پڑھو!'' آپ نے کہا: ''میں پڑھا ہوا نہیں۔'' آپ فرماتے ہیں کہ اس نے مجھے پکڑا اور زور سے مجھے اپنی گرفت میں لیا، پھر مجھے چھوڑا اور کہا: ''پڑھو!'' میں نے کہا: ''میں پڑھا ہوا نہیں۔'' تو اس نے مجھے دوسری مرتبہ پکڑا اور زور سے دبایا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: ''پڑھو!'' میں نے کہا: ''میں پڑھا ہوا نہیں۔'' اس نے مجھے تیسری مرتبہ پکڑا اور دبایا۔ پھر مجھے چھوڑ دیا۔ اور کہا: ''اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے انسان کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھو! تیرا رب عزتوں والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھلایا، انسان کو وہ کچھ سکھلایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔'' رسول اللہ ﷺ اس حالت میں واپس آئے کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔'' انھوں نے کمبل اوڑھا دیا۔ آپ سے خوف و ہراس جاتا رہا۔ آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا (جیسا کہ کتاب التفسیر اور کتاب التعبیر میں مذکور ہے۔ فرمایا) ''خدیجہ رضی اللہ عنہا! مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔'' پھر انھیں سارا پیش آنے والا واقعہ سنایا اور کہا ''مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔'' خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، ناداروں کے لیے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصائب میں دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔'' خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے کر گئیں۔ یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا کا بیٹا تھا۔ اس نے زمانہ جاہلیت میں نصرانیت قبول کر لی تھی۔ یہ عبرانی زبان میں کتاب لکھا کرتا تھا اور جتنی اللہ کی توفیق اور منشا ہوتی اس کے مطابق انجیل کی کتابت کرتا تھا۔ یہ بڑا عالم فاضل تھا اور نابینا ہو گیا تھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: ''میرے چچازاد بھائی! اپنے بھائی کے بیٹے سے سنیے، یہ کیا کہتے ہیں۔'' ورقہ بن نوفل نے آپ سے کہا: ''میرے بھائی کے بیٹے! سنائیے! آپ نے کیا دیکھا؟'' رسول اللہ ﷺ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جو کچھ دیکھا تھا اسے بتا دیا۔

ورقہ نے کہا: ''یہ وہی ناموس ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا۔ کاش کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں، جب کہ آپ کی قوم آپ کو اپنے وطن سے نکال دے گی۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟!!'' اس نے کہا: ''ہاں! جو بھی آپ جیسا پیغام لے کر آیا ہے اس کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے۔ اگر وہ دن میں نے پا لیا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ پھر کچھ ہی عرصے کے بعد ورقہ بن نوفل وفات پا گیا۔ اور ادھر وحی کا سلسلہ بھی ذرا منقطع گیا۔''①

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر والہانہ محبت تھی اور آپ کی عظمت، کامل شخصیت اور آپ میں کمال درجے کے اوصاف حمیدہ دیکھ کر ان کا دل کس قدر روشن، درخشاں اور رشک مہتاب بنا ہوا تھا۔ وہ اس حوالے سے کائنات کی تمام خواتین سے منفرد دکھائی دیتی تھیں۔ انھوں نے حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کے وقت جو باتیں کیں وہ واقعی موتیے کی کلیاں اور مصری کی ڈلیاں دکھائی دیتی ہیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نور کی باتیں اور الہام

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سب لوگوں سے بڑھ کر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کو جانتی تھیں۔ یہ وہ عظیم المرتبت خاتون تھیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عبادت کے مقام اور خلوت خانے یعنی غار حرا سے ان کے پاس واپس آئے تو کمبل یا چادر اوڑھنے کے بعد بستر پر دراز ہونے کی صورت میں آپ کو قدرے سکون ملا۔ فرشتے کے آپ سے بغل گیر ہونے اور آپ کو زور سے دبانے کی وجہ سے آپ کو گھبراہٹ محسوس ہوئی تو آپ اس عالی مقام رفیقہ حیات سے باتیں کر کے قدرے سکون محسوس کرنے لگے۔ ان سے فرمایا: ''اے خدیجہ! مجھے اپنے تئیں خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔'' پھر اپنے ساتھ بیتنے والی ساری صورت حال

① رواہ البخاری فتح الباری (۱/ ۳۰) حدیث رقم (۳)۔اخرجہ البخاری رقم الحدیث (۳۳۹۲، ۴۹۵۳، ۴۹۵۵، ۴۹۵۶، ۴۹۵۷، ۶۹۸۲)۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۶۰) مسند احمد (۶/ ۲۳۲، ۲۳۳)۔ مصنف عبدالرزاق (۹۷۱۹) اسد الغابۃ (۶/ ۸۲) سیر اعلام النبلاء (۱/ ۲۳۶، ۲۳۸)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انھیں آ گاہ کیا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا کامل یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اخلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ سے نوازا ہے تو آپ سے کوئی عظیم کام لیا جائے گا۔ اس لیے وہ طبعی طور پر ایمانی بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے الہامی انداز میں کہنے لگیں:

''اللہ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا، آپ بالکل نہ ڈریے۔ خیر و بھلائی کے کام سرانجام دینے میں آپ کے لیے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ آپ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لطف وکرم اور فضل وشرف سے اپنی منزل کو پاکے رہیں گے۔ آپ رشد و ہدایت اور حق کا پرچار کرنے کے حوالے سے اپنے اہداف حاصل کر کے رہیں گے۔ اللہ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا۔ اس لیے کہ اس نے آپ کو انسانیت کے اعلیٰ اوصاف سے آراستہ کیا ہے۔ جس کو اللہ نے اپنی نگرانی میں پروان چڑھایا ہو اور اسے اخلاق عالیہ سے آراستہ کیا ہو، اسے وہ رسوا نہیں کیا کرتا۔ آپ کو عنقریب یقیناً بلند مقام حاصل ہوگا۔''

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

- آپ سچ بولتے ہیں۔
- آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔
- آپ کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔
- آپ مفلس و ناتواں کے لیے کماتے ہیں۔
- آپ مہمان نوازی کرتے ہیں۔
- آپ مصائب میں گھرے ہوئے لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔
- آپ امانت کو ادا کرتے ہیں۔

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ان روشن باتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ باور کرا رہی تھیں کہ آپ کے دل میں جو خطرات منڈلا رہے ہیں، کیا وہ آپ کے لیے نقصان دہ ہوں گے؟ میں اس کو بعید از قیاس سمجھتی ہوں۔ آپ کے دل میں جو خوف و خطرہ محسوس ہو رہا ہے وہ تو منصب رسالت کی ذمہ داریوں کا بوجھ برداشت کرنے کے لیے ایک جائزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیانت دار، وفادار، سچائی کی خوگر، روح و دل کا حسین دلآویز پیکر، خواتین عالم میں سب سے بڑھ کر دانشمند سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے نکلنے والے روشن طبع ایمانی کلمات ایسے انوار الٰہیہ دکھائی دے رہے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آسمان رسالت کے افق پر جگمگا رہے ہوں اور آپ کی انسانی عظمتوں اور شخصی رفعتوں کی ہر چھوٹے بڑے کے لیے نشان دہی کر رہے ہوں۔

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے الہام کے حوالے سے بڑی مبارک ثابت ہوئیں کہ ان کے منہ سے ایسے نورانی کلمات نکلے جو ان کے سرتاج سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقبل میں نبی، رسول، داعی الی اللہ اور ایک روشن چراغ ہونے کی نشاندہی کرتے تھے۔ اس لیے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا رسالت محمدیہ کی تاریخ میں خوشگوار جھونکا ثابت ہوئیں، ایک ایسا انوکھا اور نادر جھونکا جو بار بار نہیں آتا، جو کبھی کبھار ہی اپنی لہریں فضا میں بکھیرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے یہ احسان عظیم کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص رحمت ہے۔ ساری مخلوق میں سے یہ اسی کے نصیب میں آتی ہے جس پر اللہ کی نظر انتخاب ہو۔ بلاشبہ اللہ فضل عظیم کا مالک ہے، وہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی باتوں کا خوشگوار پہلو

وہ عظمت سے بھرپور باتیں جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہیں۔ آپ کا ہمہ جہتی اعتبار سے محتاط پہلو اختیار کرنا بلاشبہ الہامی فہم و فراست کی دلیل ہے۔

ہم خوشگوار باتوں کے سائے تلے نہایت خوشگوار یادوں کی بارات لیے کھڑے ہیں۔ وہ روشن و درخشاں اور نیرو تاباں روشن باتیں جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حق و یقین کے ساتھ ایک ٹھوس اور مضبوط انداز میں کیں۔ اس سے ان کے مؤقف کی پاکیزگی روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے۔ گویا وہ یہ کہنا چاہتی ہیں:

- اے ابوالقاسم! اے اللہ کی مخلوق میں اوج کمال پر فائز! آپ کو کبھی بھی کوئی ایسی صورت حال پیش نہیں آئے گی جو آپ کے پاکیزہ دل کو خوف زدہ کرے اور منصب رسالت کے بار کو اٹھانے کے حوالے سے آپ کے جسمانی قویٰ میں اضمحلال پیدا کرنے کا باعث بنے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیشہ کے لیے منصب رسالت پر فائز رہنے کا شرف بخشا ہے۔ آپ کی عظمتوں کے کیا کہنے! آپ کی رفعتوں کو سلام! اے ابوالقاسم! آپ کبھی بھی امر الٰہی کی تبلیغ کے فرائض سر انجام دینے سے عاجز نہیں آئیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر انتخاب آپ پر پڑی ہے، اس نے اس منصب کے لیے خاص طور پر آپ کو چنا ہے، اور وہ خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ کس کو منصب رسالت پر فائز کرے۔ اے ابوالقاسم!...... اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی ساری مخلوق سے ہر اعتبار سے افضل، اعلیٰ اور اکمل بنایا ہے۔

❋ وہ کبھی آپ کو رسوا نہیں کرے گا۔ اور وہ ہرگز آپ کے نہایت پاکیزہ دل کو کسی ایسے غم میں مبتلا نہیں کرے گا جس سے آپ کسی خطرے کا اندیشہ محسوس کریں۔ کیونکہ آپ میں طبعی طور پر کمال درجے کی خوبیاں، پسندیدہ اخلاق، دل پسند و اعلیٰ ترین فضائل، ہر دلعزیز عادات و اطوار، بلند اخلاقی اور اعلیٰ درجے کے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ جو فوز و فلاح اور کامیابی و کامرانی کو انسان کا مقدر بنا دیتے ہیں۔ گویا کہ میں آپ کو کمالات کے اوج ثریا پر دیکھ رہی ہوں۔ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے، رسالت کے فرائض کو کامیابی سے سر انجام دیں گے۔ آپ کا شہرہ اکناف عالم میں ہمیشہ قائم رہے گا۔ کیونکہ آپ میں ایسی پسندیدہ خوبیاں اور دلآویز عادات پائی جاتی ہیں جو انسان کو ہمیشہ کے لیے یادگار بنا دیتی ہیں۔

❋ سیدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پہلی خوشگوار بات ''آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں'' اس سے آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول!...... آپ سچائی کے خوگر، امانت، دیانت اور صداقت کے پیکر ہیں۔ سچ بولنا آپ کی دلنشین عادت ہے۔ جب آپ کوئی بات کہتے ہیں تو وہ اس قدر صداقت پر مبنی ہوتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز پکار اٹھتی ہے کہ آپ نے سچ فرمایا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا زبان حال سے کہہ رہی ہیں: اے ابوالقاسم!...... قوم کے اُجڈ پُجڈ کے باوجود اس نے آپ کی تصدیق کی، آپ کو امین کہہ کر پکارا اور قوم نے آپ کی صدق بیانی اور آپ کے امین ہونے کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ اور انھوں نے واضح انداز میں یہ گواہی دی کہ ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے نہیں پایا۔ آپ کے دشمن بھی آپ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں۔

ابومیسرہ کی یہ بات پیش نظر رہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے پاس سے گزرے تو انھوں نے بیک زباں ہو کر کہا: ''اے محمد! ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے، آپ تو ہمارے نزدیک سچے ہیں، ہم تو اس پیغام کو جھٹلاتے ہیں جو آپ لے کر آئے ہیں۔'' اس بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

﴿ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ ﴾

(الانعام: ۶/ ۳۳)

''وہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ وہ ظالم تو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔'' ہاں ہاں! صداقت تو ابوالقاسم محمد رسول اللہ ﷺ کا سب سے بڑا وصف ہے۔

- جہاں تک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں دوسرا وصف ذکر کرنے کا تعلق ہے کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں'' دراصل وہ اس حوالے سے یہ کہنا چاہتی ہیں کہ اے ابوالقاسم! آپ صلہ رحمی کے ذریعے اپنے سے دور رہنے والے کو نزدیک اور کنارہ کشی اختیار کرنے والے کو اپنے قریب کر لیتے ہیں۔ صلہ رحمی کے ذریعے آپ حسد، بغض اور کینے کا خاتمہ کرتے ہیں اور اس کے ذریعے آپ الفت اور محبت کا بیج بوتے ہیں۔ صلہ رحمی ایک ایسی خوبی ہے جو رشتہ داروں کے مابین محبت کی کڑیوں کو جوڑتی اور انھیں مضبوط کرتی ہے اور دلوں کو محبت اور اخلاص کی بنیاد پر اکٹھا کرتی ہے۔ آپ کی عادات مبارکہ اور اخلاق عالیہ میں صلہ رحمی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے بارے میں یہ بات کہی۔
- آپ کمزوروں کا بوجھ خود اٹھا لیتے ہیں یہ اس بات سے آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ یارسول اللہ! جس کو حوادث زمانہ اور گردش لیل ونہار نے کمزور کر دیا ہو، اس کا بوجھ آپ اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں۔ دراصل آپ کی ذات اور شفقت بھرا دل یہ چاہتا ہی نہیں کہ کسی کو اس حال میں دیکھیں کہ گردش ایام نے اس کے کندھوں کو بوجھ سے جھکا رکھا ہو۔ آپ اس کے ساتھ ایسے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں کہ اس کی روح خوشی سے جھوم اٹھتی ہے اور دل میں امیدیں پھر سے زندہ ہونے لگتی ہیں۔
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کے بارے میں چوتھی خوشگوار بات کہ ''آپ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفلس نادار کے لیے کماتے ہیں۔'' اس سے وہ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ اے ابوالقاسم!...... آپ اپنی سخاوت اور ایثار سے مفلس و نادار کو مال و دولت سے یوں نوازتے ہیں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سخاوت آپ کی فطرت میں ودیعت کر دی ہے۔ آپ سب لوگوں سے بڑھ کر سخی ہیں۔ آپ سخاوت کرنے کے حوالے سے آندھی سے بھی زیادہ تیز ہیں۔ آندھی سے مٹی کے ذرات ماحول میں اتنی تیزی سے ہر طرف نہیں پھیلتے، جتنی تیزی سے آپ کی سخاوت کے اثرات ہر طرف پھیلتے ہیں۔ آپ پر سخاوت ختم، آپ کا جودوکرم بے مثال، آپ کی فیاضی قابل رشک، آپ کی سخاوت پر میں قربان۔

امام قسطلانی رحمہ اللہ اپنی عمدہ کتاب المواهب اللدنية بالمنح المحمدية میں رقمطراز ہیں:

''آپ کا تمام تر جود و کرم اللہ کے لیے تھا۔ آپ اس سے محض اللہ کی رضا چاہتے تھے۔ آپ کبھی تو فقیر ومحتاج پر مال خرچ کرتے۔ کبھی آپ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اور کبھی تالیف قلبی کے لیے کسی نومسلم کو مال دولت سے نوازتے۔ تاکہ وہ اور زیادہ مضبوط مسلمان بن جائے۔ آپ اپنی ذات اور اپنی اولاد پر دوسروں کو ترجیح دیتے۔ آپ بسا اوقات ضرورت مند کو اتنا کچھ عطا کر دیتے کہ قیصر و کسریٰ کے بادشاہ بھی اتنا کچھ دینے سے عاجز آجائیں۔ آپ ازخود فقیرانہ انداز میں زندگی بسر کرنا پسند کرتے۔ بسا اوقات آپ کے گھر مہینہ دو مہینہ تک چولہے میں آگ تک نہ جلتی اور بسا اوقات بھوک کی وجہ سے پیٹ پر کمر کس باندھ لیتے۔''[1]

❁ ہاں ہاں اے ابوالقاسم...... آپ کی عطاؤں کے کیا کہنے!! کون ہے جو آپ کی طرح کسی کو عطا کرتا ہو؟ آپ تو ضرورت مندوں اور ناداروں کو اتنا دیتے ہیں کہ آپ کے علاوہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی دوسرا اتنا زیادہ کسی کو عطا کرے۔ وہی دل اتنی بڑی سخاوت کا مظاہرہ کرتا ہے جو رفعتوں سے آشنا ہو اور یہ شرف صرف آپ کو حاصل ہے۔ آپ سارے جہاں سے زیادہ معزز، سارے معززوں سے زیادہ سخی

---

[1] المواهب اللدنية (۲/ ۷۲۳)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سب لوگوں سے بڑھ کر جود وسخا کے خوگر ہیں۔ آپ بلاشبہ سخاوت اور ایثار میں بلند چوٹی پر فائز دکھائی دیتے ہیں۔ بلاشبہ جود وکرم دلوں کو مضبوط کرنے اور دلاسا دینے کا باعث بنتے ہیں۔ آپ جود وکرم کے ذریعے ہی دلوں کی محبت کی لگام اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے ہیں۔ آپ اپنے حسن سلوک اور اعلیٰ وارفع عادات و اطوار کی بنا پر سب لوگوں سے زیادہ اور سب کے محبوب اور منظور نظر دکھائی دیتے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ احمد بن محمد قسطلانی پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں ان پہلوؤں کو اجاگر کیا۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہیں:

((كَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ كَفًّا، وَاَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً))

''کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر ہاتھ کے سخی اور زبان کے سچے تھے۔''

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ بلاشبہ مطلق طور پر تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ آپ سب سے افضل، سب سے بڑھ کر علم رکھنے والے، سب سے زیادہ بہادر اور سب سے بڑھ کر اوصاف حمیدہ میں کمال درجے پر فائز تھے۔ آپ کی سخاوت ہمہ جہتی نوعیت کی تھی۔ علم، مال، دعوت و ارشاد اور اللہ کے بندوں کو رشد و ہدایت اور اللہ کے دین کو غالب کرنے کے حوالے سے سخاوت کے دھنی تھے۔ آپ ہر طریقے سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے، بھوکوں کو کھانا کھلاتے۔ جاہلوں کو نصیحت کرتے۔ لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرتے، ان کے بوجھ اٹھاتے۔

پاک ہے وہ ذات جس نے حسن و جمال کے انوار کو آپ کی پیشانی کے افق پر جلوہ گر کیا اور نورانی بادل سے پڑنے والی پھوار سے رحمت و برکت کی جھڑی لگا دی۔ (1)

❁ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پانچویں بات یہ کہی کہ ''آپ مہمانوں کی خاطر مدارات کرتے ہیں۔'' دراصل سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ کہنا چاہا کہ اے ابوالقاسم!...... آپ کو اللہ ہرگز رسوا نہیں کرے گا کیونکہ مہمان کی عزت کرنا انسانی فضائل میں کمال درجے کی خوبی ہے۔

---

(1) المواهب اللدنية (٢/ ٣٦٩)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی بہت بڑی تائید پائی جاتی ہے۔ مہمان نوازی کے ذریعے لوگوں کے دل اپنی گرفت میں لیے جاتے ہیں اور خصوصاً جس معاشرے میں رسول اللہ ﷺ پروان چڑھے اس معاشرے میں اس خوبی کو بنظر استحسان دیکھا جاتا تھا۔ لوگ خواہ صحراؤں میں آباد ہوں یا پہاڑوں پر، ہموار وادیوں میں رہائش پذیر ہوں یا بے آب وگیاہ جنگلوں میں، وہ مہمان نوازی کے دلدادہ تھے۔

لہٰذا مہمان نوازی ایک ایسی خوبی تصور کی جاتی تھی جس پر لوگ ایک دوسرے سے بازی لے جانے کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ اس دور میں معاشرے میں نامور کہلانے کے حوالے سے مہمان نوازی کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ سرزمین عرب کے مشہور ومعروف سخی اور عالم فاضل مہمان نوازی کے حوالے سے لوگوں کی تعریف وتوصیف کے مستحق کہلاتے تھے۔ بین الاقوامی سطح پر مہمان نوازی کے حوالے ہی سے ان کی خوبیاں آشکارا ہوتی تھیں۔ ہمارے تاریخی ورثے میں کتنی ہی داستانیں اور دلچسپ کہانیاں محفوظ ہیں۔ سخاوت کے حوالے سے مشہور ومعروف شخصیات کے کتنے زیادہ کارنامے بیان کیے جاتے ہیں کہ انھیں ورطۂ تحریر میں لانے کے لیے اوراق وصفحات کم پڑتے ہوئے دکھائی دیں۔

❁ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں چھٹی بات کہنا کہ ''آپ مصائب میں مدد کرتے ہیں۔'' گویا کہ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا یہ کہنا چاہتی ہیں: اے ابوالقاسم!...... آپ میں ایک خاص خوبی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ آپ مصائب میں مبتلا لوگوں کی حقیقی مدد کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ خوبی آپ کی فطرت میں ودیعت کر دی ہے۔ یہ آپ کی ایک ایسی عادت ہے جو آپ کی جبلت میں رچی بسی ہوئی ہے۔ مصائب میں مبتلا کسی شخص کی مدد کرنا بلاشبہ بڑی فضیلت کی بات اور اخلاق عالیہ کی علامت ہے۔ یہ خیر وبھلائی کا سرچشمہ اور نیکی اور معروف کا منبع ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی معروف کتاب ''فتح الباری'' میں رقمطراز ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ فرمانا کہ ''آپ مصائب میں مبتلا لوگوں کی مدد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ یہ اخلاقیات کے اصول کے حوالے سے ہر دور کے افراد کے لیے یکساں طور پر ایک بڑی جامع و مانع بات ہے۔

درحقیقت یہ رسول اللہ ﷺ کے خلق عظیم کی ایک نمایاں علامت ہے کہ آپ مصائب میں مبتلا لوگوں کی دل و جان سے مدد کیا کرتے تھے۔ آپ اخلاقی کارنامے سر انجام دینے کے لیے اپنی قوم کے شانہ بہ شانہ شریک عمل ہوتے۔ آپ حلف الفضول میں ایک نمایاں رکن کی حیثیت سے شامل تھے۔ آپ نے یہ معاہدہ کرنے والوں کا بھر پور ساتھ دیا کہ مظلوم کی مدد کریں گے، ظلم کا خاتمہ کریں گے اور حق دار کو اس کا حق دلائیں گے۔ اس شخص کی کہانی رسول اللہ ﷺ کی اس ذاتی خوبی کو اور زیادہ نمایاں کر دیتی ہے جس سے اس دور کے فرعون ابوجہل بن ہشام نے اونٹ خریدا تھا اور اس کی قیمت ادا کرنے میں ٹال مٹول کر رہا تھا۔ اس شخص نے اپنی رقم کی وصولی کے لیے رسول اللہ ﷺ سے تعاون حاصل کیا۔ آپ اس شخص کو لے کر ابوجہل کے پاس گئے تو اس نے خوف زدہ ہو کر درماندہ و پشیمانی کی حالت میں اس کا حق ادا کر دیا۔ مظلوم کی دستگیری اور مصائب میں گھرے ہوئے لوگوں کی مدد سے سیرت نبوی کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ ان صفحات میں ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔

❁ آخر میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آپ کے بارے میں ساتویں صفت کا ذکر فرمانا کہ ”آپ امانت ادا کرتے ہیں۔“ اس حوالے سے دراصل ہماری اماں جان یہ کہنا چاہتی ہیں: ہاں، اے ابوالقاسم!...... آپ آسمان میں بھی امین ہیں اور زمین میں بھی امین ہیں۔ امانت تمام اخلاق عالیہ کی بنیاد ہے۔ ایک دیانتدار شخص ہی خلق عظیم کے درجے پر فائز ہو سکتا ہے اور وہی مختلف فضائل کا سنگم ہوتا ہے۔

امانت کا ادا کرنا آپ کے اعلیٰ اخلاق کی نشانی ہے۔ اسی لیے تو آپ مکے کے گلی کوچوں میں امین کے لقب سے مشہور و معروف ہوئے۔ قریش میں جس دن حجر اسود کو خانہ کعبہ میں اسکی اصل جگہ پر رکھنے میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ تو انھوں نے آپ کے بارے میں یہ کہا تھا کہ ہم امین کے فیصلے پر راضی ہوں گے۔ اس دن آپ نے ایک ایسا فیصلہ صادر فرمایا کہ جس سے فتنے کی آگ بجھ گئی۔ آپ نے ان کے درمیان صلح کرا دی اور انھیں ایک نکتے پر جمع کر دیا۔ اس طرح ان کا شیرازہ بکھرنے سے بچ گیا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری اماں جان سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمارے محبوب پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایمان و یقین اور صدق و وفاء سے بھرپور باتیں دراصل اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گہری محبت کی علامت ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی باتوں کے اعتبار سے فہم و فراست کے اونچے درجے پر فائز نظر آتی ہیں۔ ان کی باتوں سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ یہ حبیب کبریا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کی صدق دل سے معترف تھیں۔

فہم وفراست اور الہام

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطری خوبیوں کی باوثوق معرفت کے حوالے سے ان کے تجربات اور فہم وفراست نے بتا دیا تھا کہ آپ کو معاشرے میں بہت بڑا مقام ملنے والا ہے، اور آپ کے ساتھ ایک نئی داستان معرض وجود میں آنے والی ہے۔ اسی لیے انھوں نے قسم کھا کر کہا کہ اللہ انھیں ہرگز رسوا نہیں کرے گا۔ اور انھوں نے اپنی فہم وفراست اور عقل و دانش سے راہنمائی لیتے ہوئے اخلاق عالیہ اور عادات فاضلہ کے بنیادی اصول بیان کر دیے۔

علمائے کرام نے یہ بات کہی ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جن اخلاقی خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے وہ واقعی اخلاقیات کے باب میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ احسان کے بارے میں دیکھیں کہ یہ صلہ رحمی کی صورت میں اپنے قریبی رشتہ داروں سے کیا جاتا ہے اور اس احسان کی خوبی سے باہمی محبت، شفقت، رحم دلی اور پھر آگے اس کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔ مثلاً صدق گوئی، امانت کی ادائیگی، نادار کے لیے کمانا یعنی ایسے کمزور شخص کی مدد کرنا جو ضرورت مند ہو، یا احسان کی عملی شکل ایسے افراد کے سامنے آتی ہے کہ جو مصائب میں گھرے ہوئے ہوں ان کی مدد کی جائے یا ایسے کمزور افراد کا بوجھ خود اٹھا لیا جائے جو از خود اپنا بوجھ اٹھانے کے قابل نہ ہوں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی باتیں ایسی الہامی فراست کے زمرے میں آتی ہیں جو حکمت و دانائی کے پردوں میں چھپی ہوئی ہوں۔ نزول وحی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو گھبراہٹ لاحق ہوئی تھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حکیمانہ باتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ اور پریشانی کو ہلکا کیا۔ آپ جب اپنے خلوت اور عبادت خانے یعنی غار حرا سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تھے تو انھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خلوت سے بہت خوف زدہ ہیں۔ اس سے پہلے آپ کو کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا تھا۔ آپ خلوت گزینی کے لیے اس حال میں تشریف لے جاتے تھے کہ آپ کے بیوی بچے محبت و یگانگت کی تصویر بنے دکھائی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے۔

جب آپ کا دل قدرے مطمئن ہوا تو آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے، باہمی گفتگو شروع ہوئی، کچھ اپنی سنائیں اور کچھ ان کی سنیں۔ اس دفعہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی زبان مبارک سے ایک نئی بات سنی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ اس بات میں ایک ساحرانہ نغمگی پائی جاتی تھی، ایک ایسی نغمگی جو بدن میں نئی روح پھونک رہی ہو، وفاء کی گود میں محبت وشفقت کی گرم جوشی محسوس ہو رہی تھی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوان ہوئے تو آپ کو منصب نبوت پر فائز کرنے کے آثار نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بہت سی باتوں کا پہلے سے علم ہو چکا تھا۔ وہ شادی سے پہلے یہ عجیب وغریب منظر دیکھ چکی تھیں کہ ایک بادل آپ پر سایہ کر رہا ہے۔ وہ عجیب وغریب واقعات جو تجارتی سفر کے دوران میں پیش آئے اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ نے جو چشم دید واقعات انھیں سنائے، وہ بھی یاد تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتے ہی ان کی امیدیں اوج ثریا پر گردش کرنے لگیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ملائے اعلیٰ کی تجلیات آشکار ہونے لگیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نورانی فہم وفراست کی امیدیں ایک ایک کر کے پوری ہونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دیانت دار اور وفادار بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اپنے دلی اضطراب کے بارے میں بات کی تو دانشمند بیوی نے آپ کو حوصلہ دلایا۔ اس طرح وہ اسلامی تاریخ میں صدق دل سے آپ کی معاون ثابت ہوئیں، تاکہ وہ آپ کی ہمت بڑھائیں۔ وہ آپ کو اپنے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئیں۔ جس نے اپنی اس چاہت کا اظہار کیا تھا کہ اگر وہ آپ کی بعثت کے زمانے تک زندہ رہا تو وہ بھرپور مدد کرے گا۔

اس موقع پر ورقہ بن نوفل نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یہ تلقین بھی کی کہ وہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص طور پر خیال رکھیں اور اس سلسلے میں کوتاہی نہ کریں۔ انھوں نے ایسے ہی کیا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اس دلربا مؤقف کے بارے میں بنت الشاطی عائشہ عبدالرحمٰن کہتی ہیں:

''سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی بھی کوئی دوسری ایسی خاتون ہو سکتی ہے جس نے اپنے خاوند کے لیے ان جیسی خدمات سرانجام دئیں ہوں کہ کائنات کے اسرار ورموز غور وتدبر کے لیے معاون ثابت ہوں یا اس نے ذات کی کوئی انوکھی قربانی پیش کی ہو جس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کی۔ جس کی وجہ سے آپ نے آسمانی پیغام حاصل کرنے کا دل میں حوصلہ پایا اور اس منصب پر فائز ہونے کے لیے اپنے تئیں تیار پایا۔ کیا اس کے علاوہ کوئی ایسی حیات ہو سکتی ہے؟ جس نے غار حرا سے آنے والی دعوت کو اتنی دل لگی، اتنی زیادہ دلچسپی اور پختہ ایمانی سے قبول کیا ہو جس طرح سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کیا۔ ان کے دل میں آپ کی صداقت کے خلاف معمولی سا شک بھی نہیں گزرا اور ان کا اس بات پر اور یقین بڑھ گیا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز رسوا نہیں کریں گے۔

کیا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بھی کوئی ایسی خاتون ہے جو مالدار، خوشحال اور ناز و نعمت میں پلی ہو اور وہ ہر طرح کی خوشحالی، عیش و آرام اور ناز و نعمت کو چھوڑ کر تنگ و تاریک حالات میں بھی اپنے خاوند کے شانہ بشانہ کھڑی ہو، اور وہ تکلیف دہ اور ناگفتہ بہ حالات میں اپنے رفیق حیات کا ہاتھ بٹاتی ہو اور وہ اس کٹھن راہ پر دل و جان سے یہ ایمان رکھتی ہو کہ میرے سرتاج حق پر ہیں۔ آپ کو یقیناً تاریخ عالم میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور خاتون ان اوصاف کی حامل نظر نہیں آئے گی۔ تاریخ انسانیت میں یہ واحد خاتون ہیں جن پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنا خصوصی فضل و کرم اور ان پر خاص احسان کیا کہ انھوں نے ایک ایسی شخصیت کی زندگی کو باغ و بہار بنا دیا جو آگے چل کر منصب نبوت پر فائز ہونے والی تھی۔ وہ پوری کائنات میں پہلی خاتون تھیں جنھوں نے سب لوگوں سے پہلے اسلام قبول کیا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے رسول کا ہمدرد، غمگسار اور مددگار ساتھی بنایا۔'' (1)

ہاں ہاں! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہر فضیلت کی کھونٹی اور ہر مصیبت کے وقت امید کی کرن تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آنے والے ہر معاملے میں خوش دلی سے تعاون کرنے والی ایک عظیم المرتبت رفیقہ حیات تھیں۔ انھوں نے کبھی اپنی زندگی میں ایک لمحے کے لیے بھی بخل سے کام نہیں لیا، بلکہ دل کھول کر دعوتی مشکلات کو دور کرنے میں اپنا مال خرچ کیا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا طاہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حزن و ملال کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ذہانت و فطانت، فہم و فراست، دلربائی و دلفریبی، نرم خوئی و دلآویزی، ایثار و قربانی، صبر و تحمل اور امید و بیم کے

---

(1) تراجم سیدات بیت النبوۃ (ص۲۳۷) طبعۃ دار الکتاب العربی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے دور کیا کرتی تھیں۔

وہ اپنے اس خلق عظیم کو بروئے کار لائیں جو خیر و برکت کا منبع ہوتا ہے اور وہ ہر اس خاتون کے لیے مشعل راہ ہے جو ہر دور میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چلنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

یہ بات مشہور و معروف تھی کہ حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفادار، سلیقہ شعار اور دیانت دار رفیقہ حیات سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بہت زیادہ مانوس تھے۔ انھیں وہ ساری صورت حال بتا دیتے جو آپ اپنی خلوت گزینی کے دوران میں سنتے یا دیکھتے۔ آپ اس دوران میں عجیب وغریب پیش آنے والے واقعات بھی انھیں بتاتے۔ اس طرح آپ کو ان سے نئے پیش آنے والے حالات پر تبادلہ خیال کر کے دلی اطمینان اور سکون میسر آتا اور ان کے رویے سے ہمدردی، وفاداری، شفقت اور غم خواری کے جذبات نمایاں طور پر دیکھنے میں آتے تھے۔ ان دنوں آپ کے ساتھ ایسے عجیب وغریب واقعات پیش آ رہے تھے کہ آپ کو اگر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی صورت میں کوئی غمگسار نہ ملا ہوتا تو آپ کے لیے برداشت کرنا بہت مشکل ہو جاتا۔ اس نازک موقع پر اس عظیم المرتبت خاتون نے اپنے رفیق حیات کو ثابت قدم رہنے کی تلقین کی جس سے آپ منصب رسالت کی ذمہ داریاں نبھانا اپنے لیے آسان تصور کرنے لگے۔ اس میدان میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بالکل منفرد دکھائی دیتی ہیں۔

سب پر سبقت لے جانے والی

تمام اہل علم اور ائمہ دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہماری اماں جان سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پوری نوع انسانی میں سب سے پہلے اللہ اور رسول پر ایمان لائیں۔

عز الدین ابن الاثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((خَدِيُجَةُ اَوَّلُ خَلُقِ اللّٰهِ اَسُلَمَ بِاِجُمَاعِ الُمُسُلِمِيُنَ لَمُ يَتَقَدَّمُهَا رَجُلٌ وَلَا امُرَأَةٌ)) ①

"مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ مخلوق الٰہی میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان سے قبل نہ کوئی مرد ایمان لایا اور نہ کوئی

① اسد الغابة (٦/ ٧٨) الكامل في التاريخ (٢/ ٥٧)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت۔"

امام بیہقی رحمہ اللہ اپنی کتاب الدلائل میں رقمطراز ہیں:

((اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَدِيْجَهُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ))

"اس امت میں سب سے پہلے خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔"

ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كَانَتْ خَدِيْجَةُ اَوَّلَ مَنْ آمَنَتْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَصَدَّقَتْ مَا جَاءَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَوَازَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى اَمْرِهٖ فَخَفَّفَ اللّٰهُ بِذَالِكَ عَنْ رَّسُوْلِهٖ فَكَانَ لَا يَسْمَعُ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ مِنْ رَدٍّ عَلَيْهِ وَتَكْذِيْبٍ لَهٗ فَيُحْزِنُهٗ ذَالِكَ اِلَّا فَرَّجَ عَنْهُ بِخَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا اِذَا رَجَعَ اِلَيْهَا تُثَبِّتُهٗ وَتُخَفِّفُ عَنْهُ وَتُصَدِّقُهٗ وَتُهَوِّنُ عَلَيْهِ اَمْرَ النَّاسِ))

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وہ سب سے پہلی عورت ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائیں اور اللہ کے پاس سے آئی ہوئی چیز کی انھوں نے تصدیق کی، رسول اللہ ﷺ کا ان کے مشن میں خوب تعاون کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ پر اس کام کو کافی آسان کر دیا۔ آپ کو جس ناپسندیدہ چیز مثلاً تردید و تکذیب کا سامنا کرنا پڑا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس کو دور کیا۔ وہ آپ کو ثابت قدم رکھنے میں خوب معاون رہیں، تخفیف کا ذریعہ بنیں، تصدیق کرتی رہیں اور لوگوں کے اس کام کو ہلکا کرتی رہیں۔"[1]

وفادار، دیانت دار، رسول اللہ ﷺ کی رفیقہ حیات، سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا یہ مقدر تھا کہ وہ سبقت لے جانے والوں میں سرفہرست ہوں اور ساری دنیا کی خواتین میں سب سے بڑھ کر دانشمند کہلانے کی مستحق ہوں۔ انھیں نبی اکرم رسول اللہ ﷺ کے منصب نبوت پر فائز ہونے کی خدا داد صلاحیت کی بنا پر اچھی طرح معلوم اور محسوس ہو چکا تھا کہ وہ منصب نبوت و رسالت پر فائز ہونے والے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت و رسالت کے لیے منتخب کر لیا اور آپ کو سارے جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

ہمارے محبوب پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے والے دوسرے خوش

[1] السيرة النبوية (١/ ٢٤٠)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیب سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ انھوں نے آغوش نبوت میں پرورش پائی۔ یہ ایمان کے بستر پر کروٹیں لینے والے خوش نصیب ہوئے، جنھوں نے بلند اخلاق شخصیت کی آغوش میں پرورش پائی۔ وہ جواں ہونے سے پہلے بچپن میں ہی ایمان لے آئے۔ ایمان بھی ان کے ساتھ جوان ہوا، یہاں تک کہ ان کے خیالات و احساسات میں ایمان کی آمیزش و پختگی شامل ہوگئی۔ بالآخر ایمان ان کے دل پر چھا گیا جس کے نور سے ان کی روح جگمگا اٹھی۔ عنایت الٰہیہ انھیں رسول اللہ ﷺ اور ان کی رفیقہ حیات سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں لے آئی۔

جو ہدایت کے میدان میں سبقت لے جانے والے خوش نصیب لوگوں کی فہرست میں شامل ہوئے، ان میں نبی کریم ﷺ کے متبنّٰی بیٹے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی آتا ہے۔ یہ اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سبقت لے جانے والوں میں تیسرے نمبر پر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ شرف وکرم کیا کہ قرآن حکیم میں ان کا نام لے کر تذکرہ کیا۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ انھیں اسلام لانے کے حوالے سے سبقت لے جانے والوں کی فہرست میں شامل ہونے کی توفیق عطا کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان پر یہ احسان کیا کہ انھیں آزادی کی نعمت سے سرفراز کیا۔ اس طرح یہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ممنون ٹھہرے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ﴾

(الاحزاب ۳۳/ ۳۷)

''اور جبکہ آپ اس شخص سے مخاطب تھے جس پر اللہ نے بھی اور آپ نے بھی انعام کیا تھا۔''

علامہ ابن عبدالبرؒ اپنی عمدہ کتاب الاستیعاب میں نبی کریم رسول اللہ ﷺ سے مروی ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْهِ))

''مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس پر اللہ نے انعام کیا اور میں نے احسان کیا۔''

محبوبِ نبی کریم ﷺ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اصل عرب تھے اور یہ عرب کے مشہور و

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف اور بلند مرتبہ قبیلے سے تھے۔ یہ اپنے باپ اور ماں کی طرف سے اعلیٰ نسب رکھتے تھے۔ انھوں نے پاکیزہ محمدی گھر میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زیر سایہ زندگی بسر کی اور وہاں ایمان کے سر چشمے سے حسب استطاعت سیراب ہوئے۔ یہ اسلام قبول کرنے والے پہلے خوش نصیب لوگوں میں شامل ہوئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر کفر و ضلالت کے صحرا میں ایمان کا پاک اور پر امن گہوارہ تھا اور یہ اتھاہ تاریک اندھیروں میں ایک روشن چراغ تھا جس میں صبح وشام اللہ کا نام لیا جاتا تھا۔ عجب نہیں کہ جب اسلام کی کرنوں نے پاکیزہ محمدیؐ گھر پر ضوفشانی کی ہو تو اس ماحول میں سیدنا زید بن حارثہ اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے دل نور ایمان سے روشن ہو گئے ہوں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو بھی اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سبقت لے جانے والوں میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ علماء نے سبقت لے جانے والوں کی فہرست میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ اولاد کا تذکرہ نہیں کیا۔ اس کی دراصل وجہ یہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد عبداللہ اور طاہر بچپن میں ہی فوت ہوگئے تھے۔ اسی طرح آپ کا بیٹا ابراہیم جو سیدہ ماریہ بنت شمعون مصریہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تھا، وہ بھی بچپن ہی میں فوت ہو گیا تھا۔

جہاں تک آپ کی عبادت گزار اور پاکیزہ صفت بیٹیوں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن کا تعلق ہے، ان سب نے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا اور یہ اسلام کی نعمت سے سرفراز ہوئیں۔ ان سب نے خواتین عالم کی سردار اپنی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ دیا اور اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سبقت لے جانے والے خوش نصیب لوگوں میں شامل ہوئیں۔ ان سب نے اپنے نبی و رسول والد گرامی پر ایمان لانے کا شرف حاصل کیا۔

یہ طبعی طور پر ایک مسلم بات ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیٹیاں اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سبقت لے جانے والوں کی فہرست میں شامل ہیں۔ کیونکہ انھوں نے اصولی طور پر ایمانی دودھ پیا تھا اور انھوں نے نبوی ہدایت کو تھامے رکھنے کی بنیاد پر پرورش پائی اور بعثت سے پہلے عمدہ سیرت والد گرامی کی آغوش میں ہوش سنبھالا۔ ابن اسحاق رحمہ اللہ نے ام المومنین عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے، وہ فرماتی ہیں:

((لَمَّا أَكْرَمَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ بِالنُّبُوَّةِ أَسْلَمَتْ خَدِيجَةُ وَبَنَاتُهُ))

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منصب نبوت پر فائز کیا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بیٹیوں نے اسلام قبول کیا۔“

ایک دوسری روایت میں سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں:

((اَسْلَمَتْ رُقَيَّةُ حِيْنَ اَسْلَمَتْ اُمُّهَا خَدِيْجَةُ وَبَايَعَتْ حِيْنَ بَايَعَتِ النِّسَاءُ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ حِيْنَ اَسْلَمَتْ اَخَوَاتُهَا وَبَايَعَتْ مَعَهُنَّ))

”(سیدہ) رقیہ (رضی اللہ عنہا) نے اس وقت اسلام قبول کیا جب ان کی والدہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہوئیں، اور اس وقت بیعت کی جب دیگر عورتوں نے بیعت کی۔ ام کلثومؓ نے اس وقت اسلام قبول کیا جب ان کی بہنیں مسلمان ہوئیں اور ان کے ساتھ ہی بیعت کی۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں اپنی والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہو بہو تصویر تھیں۔ اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سبقت لے جانے والے مردوں اور عورتوں کی سنہری فہرست میں شامل تھیں۔ انھوں نے اپنے باپ کی رسالت کو تسلیم کر لیا تھا جو ساری مخلوق کے سردار تھے اور وہ منصب رسالت پر فائز ہونے سے پہلے ان کے باپ تھے۔ انھوں نے اپنے والد گرامی کے اخلاق عالیہ، بلند صفات اور خوش معاملہ ہونے کے حوالے سے اپنی چشم بصیرت و بصارت سے مشاہدہ کر لیا تھا اور اس سلسلے میں لوگوں سے بھی بہت کچھ سن رکھا تھا۔ اس حوالے سے ہر ایک کو آپ کی تعریف کرتے دیکھا۔ بچہ اپنے ماں باپ کے طریقے کو ہی اپناتا ہے اور ان کے نہج پر ہی پرورش پاتا ہے۔ پھر داعی اسلام، صدیق اکبر، قائد ملت، امام امت، سید العالمین انبیاء و رسل کے متبعین میں سب سے افضل، غار ثور کے ساتھی، جسے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ وارفع القابات سے نوازا یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔

طبرانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھا کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق نازل کیا۔ تمام علماء کرام کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بڑا بلند مقام حاصل تھا۔ اس حوالے سے علمائے سلف و خلف کے ہاں کوئی دوسری رائے نہیں پائی جاتی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ اخلاق کے ساتھ سفر

ہماری اماں جان سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اپنے رفیق حیات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کے حوالے سے جو سبقت لے جانے کا شرف حاصل ہوا ہے وہ کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو سکا۔ اس حوالے سے وہ تاریخ انسانیت کی خوش نصیب شخصیت ہیں۔ بلاشبہ نوع انسانی میں سب سے پہلے نور ایمان سے اپنے دل کو منور کرنے کا شرف سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوا۔ اس سلسلے میں آپ تاریخ میں منفرد دکھائی دیتی ہیں۔ یہ عزت، یہ پذیرائی اور یہ عالی مقام کسی اور کو نہ مل سکا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کا اسلام قبول کرنے میں سبقت لے جانا بلاشبہ ان کے عالی مقام ہونے کی دلیل ہے۔ اسی طرح علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کا اسلام قبول کرنے میں سبقت لے جانا قابل غور بات ہے کہ ان دونوں نے بھی خانہ نبوی کی چھت کے سائے میں پرورش پائی اور سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نگرانی میں پروان چڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خاندان جو ہونہار، پاکیزہ سیرت بیٹیوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب اور آپ کے محبوب غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم پر مشتمل تھا، ان سب کا قبول اسلام اس پاکیزہ اور اس صاف ستھری فطرت کا شاخسانہ تھا جس نے ایمان کی آغوش میں جنم لیا اور نبوت کی گود میں پرورش پائی، جس فطرت سلیمہ نے اخلاق عالیہ اور نبوت کے سنگ ہائے میل کو بچشم خود دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ساتھ آراستہ نشانیوں کا مشاہدہ کیا اور پھر اس فطرت سلیمہ نے وحی کی علامتیں دیکھیں اور وہ آیات سنیں جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر پڑھی جاتی تھیں اور حکمت و دانائی کی باتیں سنیں جو افراد خانہ کے درمیان اترتی تھیں۔ خاندان کے سب افراد آیات الٰہیہ کے رنگ میں رنگے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان و تصدیق کی مشکبار ہوائیں چلنے لگیں۔ یہ ساری صورت حال میرے نقطۂ نگاہ سے ان اخلاق عالیہ کا شاخسانہ تھی جن سے اللہ تعالیٰ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نواز رکھا تھا۔ اس گھر میں کوئی ایسا فرد نہ تھا جو اللہ پر ایمان نہ رکھتا ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم نہ کرتا ہو اور رسالت کے آغاز یعنی ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ کی صورت میں پہلی وحی کے نزول کے وقت ہی انوار ہدایت سے فیض یاب نہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہو۔ غرض کہ آپ کے منصب رسالت پر فائز ہوتے ہی سارا گھرانہ نور اسلام سے جگمگا اٹھا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بڑی بلند اخلاق اور جلیل القدر خاتون تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان کا بہت عمدہ مقام و مرتبہ تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی وفادار اور دیانت دار بیوی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں روشن عقل سے نواز رکھا تھا اور انھیں اپنے فضل و کرم سے صاف ستھری ذہانت عطا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں صاف شفاف اور پاکیزہ دل بھی عطا کیا تھا۔ صدق دل سے وفا داری، راز ہائے دروں کی امانت اور لوگوں کی نفسیات پر گہری نگاہ رکھنے کی صلاحیت کے حوالے سے پوری تاریخ انسانیت میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پائے کی کوئی دوسری خاتون دکھائی نہیں دیتی۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے زیر سایہ زندگی بسر کرنے کی سعادت حاصل کی اور انھیں تمام خوبیوں میں سبقت لے جانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ وہ مبارک ایمانی دوڑ میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئیں۔

آپ نے پاکیزگی، وفاداری اور اخلاص کے میدان میں اپنا نام ایسا روشن کیا کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہونے لگا جو اپنی لاجواب خوبیوں کی وجہ سے زندہ جاوید ہو جاتے ہیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور نماز

سیرت نگاروں نے یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نزول وحی کے آغاز ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز فرض کر دی تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نماز ادا کرنے کے حوالے سے سبقت لے جانے اور اس سلسلے میں اللہ کے حکم کی تعمیل کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی شخصیت ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ابن اسحاق رحمہ اللہ [1] نے یہ تذکرہ کیا ہے کہ بعض اہل علم یہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز فرض کی گئی اس وقت آپ مکہ معظمہ کے بالائی حصے میں تھے، آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے، انھوں نے آپ کی پچھلی جانب زمین پر ایڑی ماری، جس سے پانی کا چشمہ ابل پڑا، پھر جبریل علیہ السلام نے وضو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دیکھتے رہے کہ نماز کے لیے جبریل علیہ السلام کس طرح وضو کرتے ہیں، پھر جبریل علیہ السلام کھڑے ہوئے، انھوں نے آپ کو نماز پڑھائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز ادا کی، پھر جبریل علیہ السلام واپس چلے گئے۔

---

[1] السيرة النبوية (١/ ٢٤٤)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، آپ ﷺ نے وضو کیا تاکہ وہ دیکھ لیں کہ نماز کے لیے وضو کس طرح کیا جاتا ہے۔ آپ نے بالکل اسی طرح وضو کیا جس طرح جبریل علیہ السلام نے آپ کو دکھلایا تھا۔ پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ویسے ہی وضو کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اسیطرح نماز پڑھائی جس طرح جبریل علیہ السلام نے آپ کو نماز پڑھائی تھی۔

متعدد مصادر و مراجع میں یہ منقول ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو پوری امت میں سب سے پہلے نماز پڑھنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جب آفتاب اسلام طلوع ہوا تو مکی معاشرے میں نماز کو ایک عجیب وغریب چیز سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ جاہلی معاشرے میں تو اسے بہت ہی تعجب کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ عفیف کندی اس بارے میں بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلب میرے گہرے دوست تھے اور وہ یمن عطر خریدنے کے لیے آتے جاتے رہتے تھے۔ وہ عطر حج کے موسم میں بیچا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں منیٰ میں عباس کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک گبھرو جوان ان کے پاس آیا، اس نے خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ وہاں ایک خاتون باہر آئی، اس نے بھی وضو کیا اور اس کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگی۔ پھر ایک لڑکا نمودار ہوا، اس نے وضو کیا اور وہ بھی اس کے پہلو میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ میں نے کہا: عباس یہ کیا طریقہ ہے؟ یہ کون سا دین ہے؟

اس نے مجھے جواب دیا کہ یہ میرے بھائی کے بیٹے محمد بن عبداللہ ﷺ کا دین ہے۔ اس کا دعویٰ یہ ہے کہ اللہ نے اسے رسول بنا کر بھیجا ہے، اور یہ لڑکا جو تم اس کے پہلو میں دیکھ رہے ہو یہ میرے بھائی ابوطالب کا بیٹا علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔ اس نے اس کے دین کو تسلیم کر لیا ہے اور یہ خاتون اس کی بیوی خدیجہ بنت خویلدؓ ہے، وہ بھی اس کے دین کو تسلیم کر چکی ہے۔ عفیف کندی نے جب اسلام قبول کر لیا اور وہ دین اسلام میں پختہ ہو گئے تو ایک دن فرمایا: کاش! اس دن میں چوتھا ہوتا۔ [1]

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اخلاق عالیہ کے آسمان پر ایک چمکتا ہوا ستارہ دکھائی دیتی ہیں۔ یہ اہل بیت کی خواتین میں وہ عظیم المرتبت خاتون ہیں جسے سب سے پہلے نماز ادا کرنے کا عظیم شرف حاصل ہوا۔

---

[1] عیون الأثر (۱/ ۱۱۶)۔ مجمع الزوائد (۹/ ۲۲۲، ۲۲۳)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کافروں کی تکلیف برداشت کرتی ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دعوت دینا شروع کی۔ وہ اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دینے لگے اور انھیں بتانے لگے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اس نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے اسلام کی دعوت دینے کے لیے قریش کی مجلسوں میں آنا جانا شروع کیا۔ کبھی تو وہ غور سے آپ کی بات سن لیتے لیکن اکثر مرتبہ مذاق کے انداز میں آپ کی بات کو ٹال دیتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے صبر و تحمل سے اللہ کے دین کی خاطر سب کچھ برداشت کرتے رہے۔ آپ کی رفیقہ حیات سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حوصلہ افزائی دعوت کے میدان میں پیش آنے والی پریشانیوں کا مداوا کرتی اور آپ اسی طرح دعوت کے کام کو سرانجام دیتے رہے۔

میرا خیال ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جن خواتین کو جانتی ہوں گی انھیں اللہ اور اس کے رسول، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی دعوت ضرور دیتی ہوں گی، اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان میں سے بعض خواتین دعوت کو تسلیم کرنے سے برملا انکار کر دیتی ہوں گی، اور بعض پہلو تہی کا انداز اختیار کرتی ہوں گی وہ انھیں اللہ بزرگ و برتر کے راستے کی طرف بلاتے ہوئے انھیں بتاتی ہوں گی کہ وہی رب العالمین ہے، لیکن بعض خواتین کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ہوگی۔

نبوت کی خوشبو میں رچا بسا ہوا محمدی گھرانہ مسلسل دعوت الی اللہ کے فریضے کو سرانجام دینے لگا لیکن بتوں کی پوجا کا دلدادہ معاشرہ نور کے تمام سوتوں کو بند کر دینا چاہتا تھا۔ مکی معاشرے کے بڑے فاجر و فاسق اور مہا شرارتی مشٹنڈے، جو بھی دین حق کو قبول کرتا، اسے درد ناک اذیتیں دینا شروع کر دیتے۔ ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ مقابلہ شروع ہو گیا کہ آپ کو بتوں کو برا بھلا کہنے سے کیسے روکا جا سکتا ہے۔

لیکن ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہی تھا، قرآن آپ کو بہترین داستانیں بیان کر رہا تھا۔ آپ قرآن حکیم کی بعض آیات مکی لوگوں کو پڑھ کر سناتے۔ آپ قرآن حکیم کے ذریعے ان کے دلوں کے تعجب کو مزید تحریک دیتے۔ کیونکہ آپ جو بات بھی کرتے وہ رب تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہوتی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نازل کردہ یہ کلمات مکی باشندوں کی محفلوں میں گونجتے تھے۔ وہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالص عرب تھے اور یہ جانتے تھے کہ یہ اثر انگیزی قرآنی عظمت کے پیش نظر ہے۔ مگر شریر عناصر پر بدبختی اور حرماں نصیبی کا غلبہ تھا۔ ان کے لیے ان طور طریقوں کو چھوڑنا بڑا دشوار تھا جو ان کے آباؤ اجداد نے اپنا رکھے تھے۔ وہ برملا یہ کہتے تھے کہ اے محمد جس چیز کی طرف آپ ہمیں دعوت دے رہے ہیں وہ ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ ہمیں اس حوالے سے کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو تلقین کرنے لگتے کہ جھگڑا، تنازع اور اختلاف کا راستہ اختیار کرو اور رسول اللہ ﷺ پر جادوگر ہونے کا الزام لگا دو۔

شریر عناصر کا سرغنہ عتبہ بن ربیعہ تھا اور دیگر بہت سے غنڈہ عناصر اور بڑے بڑے جرائم پیشہ لوگ اس کی ہاں میں ہاں ملاتے تھے۔ قریش مال و دولت اور افرادی قوت کے اعتبار سے بڑے تونگر تھے۔ سرزمین عرب میں ان کا مقام و مرتبہ بڑا بلند تھا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس نور الٰہی سے مالا مال تھے جس نے ان کے دلوں کو روشن کر رکھا تھا، جس کی وجہ سے ان کے دل نور ایمان سے جگمگا رہے تھے۔ وہ اللہ رب العالمین کی توفیق و تائید سے بڑے توانا تھے۔ مشرکین کی ایذا رسانی انھیں ایمان سے منحرف نہ کر سکی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایمان کے راستے پر گامزن رہے، وہ اس سیدھے راستے پر مسلسل چلتے رہے تاکہ جنت الفردوس کے وارث بن سکیں اور اس میں ہمیشہ قیام کے مستحق ہو سکیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے صبر کے درخشاں پہلو

مکہ میں مرد و زن اس دعوت کے خلاف تھے جو حبیب کبریا محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کریم کے دین کی سربلندی و سرفرازی کی خاطر لوگوں کو دے رہے تھے۔ بنو امیہ اور بنو مخزوم کے بعض مرد و زن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عداوت اور بغض رکھنے کے حوالے سے بڑے مشہور تھے۔ لگائی بجھائی کرنے والی ابولہب کی بیوی ام جمیل بنت حرب نبی کریم ﷺ کی بدترین دشمن تھی۔ اس نے اپنے خاوند ابولہب کو اپنا مطیع بنا رکھا تھا کہ وہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکے اور جو آسمان سے حق نازل ہوا ہے اس کے خلاف برسر پیکار ہو۔ ان دونوں میاں بیوی کی دین حق کے ساتھ دشمنی انتہا کو پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ایک مکمل سورت نازل کی، جس میں ان دونوں کو جہنم کی شعلہ زن آگ سے ڈرایا۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ام جمیل کو اس لیے جہنم میں پھینکا گیا ہو کہ اس نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر انتہائی غصے کا اظہار کیا اور پیغام اسلام کے راستے میں کئی ایک رکاوٹیں کھڑی کیں اور اپنے دونوں بیٹوں کو یہ تلقین کی کہ اپنی بیویوں کو طلاق دے کر فارغ کر دیں۔ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں تھیں۔ ام جمیل کا انھیں طلاق دلانے کا مقصد یہ تھا کہ بیک وقت نبی کریم ﷺ، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ان دونوں بیٹیوں کے لیے مشکلات پیدا کر دی جائیں اور انھیں یکساں طور پر ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں پر اپنا فضل و کرم کیا اور انھیں ابولہب اور اس کی کینہ پرور بیوی ام جمیل کے چنگل سے بچا لیا۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دختر رسول سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی۔ پھر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کے شانہ بشانہ قریش کی اذیتیں برداشت کیں۔ اور انھوں نے اپنے خاوند سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت اختیار کی۔

اس طرح یہ دونوں میاں بیوی ان لوگوں کی فہرست میں شامل ہو گئے جو آفتاب اسلام طلوع ہوتے ہی ایمان کے آنگن میں گردش کرنے لگے تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جب اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کو الوداع کہہ رہی تھیں تو وہ صبر کا دامن تھامے ہوئے تھیں لیکن آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اللہ سے یہ عہد کر رکھا تھا کہ وہ زندگی کے آخری سانس تک رسول امین ﷺ کا ساتھ دیں گی۔

بلاشبہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کی راہ میں یعنی اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لیے اپنے مال اور آرام کو بے دریغ قربان کیا۔ وہ ہر دم اپنے آپ کو تیار پاتی تھیں کہ اپنی ہر چیز کو اس غرض کے لیے فیاضانہ انداز میں خرچ کر دیا جائے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو، اللہ کا نور یعنی دین اسلام کائنات میں جگمگا اٹھے۔ اور تمام کافروں کی بات ہر طرح سے پست ہو، (جھوٹی، ناکام اور خائب و خاسر ثابت ہو۔)

جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضاء پیش نظر ہو تو اپنے پیاروں کی جدائی کا دکھ سہنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ جب اللہ مالک و مقتدر کے قرب کی لذت کا احساس ہونے لگے تو اپنے جگر گوشوں کے غم فراق کی گرمی ہلکی محسوس ہونے لگتی ہے۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے تقویٰ شعار لوگوں کے لیے باغات اور نہریں تیار کر رکھی ہیں جو صدق و صفاء اور اللہ تعالیٰ کے فیضان عام کا گہوارہ ثابت ہوں گی۔

مسلمان فتنے میں مبتلا ہونے کے خوف سے اپنے دین کو بچانے حبشہ کی طرف ہجرت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے کی تیاری کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا عثمان اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہما کو الوداع کیا۔

مہاجرین کا قافلہ عنایات الٰہیہ کو اپنے دامن میں سمیٹے، نیز رسول اللہ ﷺ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دعائیں لیتے ہوئے روانہ ہوا۔ یہ قافلہ قریش کے عالی نسب منتخب لوگوں میں سے گیارہ مردوں اور چار عورتوں پر مشتمل تھا۔ کئی سال بیت گئے لیکن ابھی تک دین قیم کے دائرے میں صرف چالیس مؤمن مرد و زن داخل ہوئے تھے۔ جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے انوار یقین سے روشن کر دیا تھا اور ان کے دلوں کو حق مبین کے جوہر سے چمکا دیا تھا۔

وہ اپنے اللہ کے ساتھ گہرے تعلق خاطر کی بنا پر جن و انس میں سب سے بڑھ کر سعادت مند ہو گئے۔ اللہ نے انھیں اخلاص اور فضائل کو آگے بڑھ کر اپنانے والوں میں سے کر دیا۔ اس طرح وہ دنیا جہان کے سردار ہو گئے۔

کافروں کے سردار مسلمانوں کو ان کے راستے سے ہٹانے میں بری طرح ناکام ہوئے۔ ان کی ایذا رسانی کا کوئی حربہ بھی مسلمانوں کو اپنے مقصد سے غافل نہ کر سکا۔ اور نہ ہی مشرکین کی سختیاں مسلمانوں کے عزائم کو مضمحل کر سکیں۔ پھر قریش میں سے فاجر و فاسق کافروں کے سردار سر جوڑ کر مشورے کرنے لگے کہ مکہ میں اسلامی دعوت کو پھیلنے سے کیسے روکا جا سکتا ہے؟ اس نئی صورت حال کا مقابلہ کس طرح کیا جا سکتا ہے اور اس دعوت اسلام کا تیا پانچا کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

ان دہشت گردوں کے قافلے میں اس طبقے کا ایک فاجر و فاسق ابولہب بن عبدالمطلب شامل ہوا جس نے قریش کو رسول اللہ ﷺ کے خلاف برانگیختہ کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ جس کے نتیجے میں قریش سیدنا محمد ﷺ کو قتل کرنے کے لیے متفقہ طور پر تیار ہو گئے۔ قریشی کافروں نے جس تجویز پر اتفاق کیا تھا، بنو ہاشم اور بنو مطلب اس کے خلاف بھڑک اٹھے۔ بنو ہاشم نے رسول اللہ ﷺ کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ ان سب نے ابھی دین کو قبول نہیں کیا تھا۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے ایک بہت بڑے قریشی بدمعاش نضر بن حارث عبدری نے تجویز پیش کی کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کا بائیکاٹ کر دیا جائے اور انھیں مکہ سے نکال کر شعب ابی طالب میں محصور کر دیا جائے اور بازاروں میں ان کی آمد و رفت روک کر ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے، ان سے شادی بیاہ نہ کیا جائے، ان سے قطعاً صلح نہ کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے، خواہ وہ کتنا ہی زور کیوں نہ لگائیں اور اس سلسلے میں اس وقت تک کوئی نرمی نہ برتی جائے جب تک وہ خوش دلی سے رسول اللہ ﷺ کو ہمارے سپرد نہ کر دیں۔

فاسق و فاجر اور خبیث نضر بن حارث کی بات سب کو بہت پسند آئی اور وہ یہ بات سن کر بلند آواز سے نعرے لگانے لگے اور کہنے لگے: یہ ہوئی نہ بات! تم نے تو ہمارے منہ سے بات چرا لی ہے۔ ہم بھی اسی نہج پر سوچ رہے تھے۔ واقعی ان سے رشتہ ناطہ نہ کرو اور نہ ہی ان سے کوئی لین دین کرو۔ وہ اگر صلح کرنا چاہیں تو تم اس تجویز کو قطعاً قبول نہ کرنا۔ اس طرح تنگ آ کر وہ ہمارا مطالبہ قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں گے۔

تمام مجرموں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ یہ معاہدہ تحریر کر کے خانہ کعبہ کے ساتھ لٹکا دیا جائے، تاکہ مکی باشندوں میں سے ہر ایک کو یاد دہانی ہوتی رہے۔ ان کے سرکردہ افراد نے تحریری معاہدہ تیار کیا اور خانہ کعبہ کے ساتھ لٹکا دیا۔ ابوطالب نے دیکھا کہ ہمارے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا گیا ہے تو انھوں نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو اکٹھا کیا۔ ان میں مؤمن بھی تھے اور کافر بھی۔ بلا امتیاز سب کو یہ حکم دیا کہ وہ شعب ابی طالب میں منتقل ہو جائیں اور رسول اللہ ﷺ کا بھرپور ساتھ دیں۔ سب نے اس حکم کی تعمیل کی اور وہ شعب ابی طالب میں منتقل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی وہاں ان کے ساتھ موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ دیگر لوگ شعب ابی طالب میں نبوت کے ساتویں سال یکم محرم کو داخل ہو گئے۔

کفار قریش نے شعب ابی طالب کے اردگرد پہرے بٹھا دیے، تاکہ رسول اللہ ﷺ کی رضا کارانہ طور پر حمایت میں اندر داخل ہونے والوں کا راستہ روکا جا سکے۔ شب و روز گزرنے لگے، یہاں تک کہ بائیکاٹ کو پورا ایک سال گزر گیا، بنو ہاشم اور بنو مطلب کا عرصہ حیات تنگ ہو گیا، ان کے پاس خورد و نوش کا سامان ختم ہو گیا، ان کے پیٹ بھوک سے کلبلانے لگے، آنکھیں تاڑے لگ گئیں، جسم کے اعضاء چیخنے لگے، عورتیں رونے لگیں، بچے بلبلا اٹھے۔ وہ کھانا طلب کرنے کے لیے چیخ و پکار کر رہے تھے۔ اس نازک ترین صورت حال میں عورتوں کے آنسو بہہ رہے تھے اور مردوں کے جگر پاش پاش ہو رہے تھے۔

یوں مسلمانوں پر یہ تین خشک ترین سال گزر گئے۔ وہ شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ ان پر دن بڑے بھاری اور تنگ تھے۔ انھوں نے اس عظیم امتحان میں شریفانہ انداز میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ وہ اپنے رب کے حکم کے منتظر تھے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کے لیے کیا حکم صادر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے۔ وہی ہوگا جو اللہ کو منظور ہوگا۔ پھر اللہ کی طرف سے کشادگی آ گئی۔ قریش کے افراد نے مسلمانوں کے خلاف محاصرہ ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ ظالمانہ تحریری معاہدہ پھاڑ دیا گیا۔ اس طرح مسلمان نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے محاصرے سے باہر نکل آئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے محصور رہنے والوں کے غم واندوہ کو کشادگی میں بدل دیا۔ تمام لوگ محاصرے سے باہر آ گئے تاکہ وہ مکہ کے دیگر باشندوں کے ساتھ طبعی زندگی گزار سکیں۔

حبیب کبریا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اور دیگر جو لوگ آپ کے ساتھ اس محاصرے کی آزمائش میں مبتلا تھے، نبوت کے دسویں سال ہجرت مدینہ سے تین سال پہلے شعب ابی طالب کے محاصرے سے باہر آئے۔

سفر آخرت

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سب لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو پہچاننے والی اور ان کی قدر کرنے والی تھیں۔ امانت رسالت کا بوجھ برداشت کرنے کے حوالے سے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو انھی نے حوصلہ دلایا، آپ پر ایمان لائیں، آپ کی رسالت کو تسلیم کیا، آپ کو صدق دل سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رسول امین جانا۔

نبی کریم ﷺ اللہ کی وحی کو حاصل کرنے لگے اور اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے لگے اور ایسے مصائب برداشت کرنے لگے کہ جس کے بوجھ تلے مضبوط پہاڑ بھی دبتے چلے جائیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا غم ہلکا کیا، آپ کو حوصلہ دلایا اور صبر وتحمل کرنے کے لیے آپ کی مدد کی۔ آپ کے سینے سے ہر قسم کے انقباض کو دور کیا۔ اور عمدہ خیالات سے آپ کی ہمت بڑھائی تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کو لوگوں تک پہنچانے کے فریضہ کو پوری طرح سرانجام دے سکیں۔ سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دعوت کے سخت ترین مراحل سے گزرنے کی سعادت حاصل کی۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ایسی مثالی زندگی تھی جو ایک وفادار سلیقہ شعار بیوی کی اپنے عظیم المرتبت خاوند کے ساتھ گزرتی ہے۔ جو ایک نیک دل شریک حیات کی ایک جلیل القدر شریک حیات کے ساتھ گزرتی ہے۔ وہ آپ کی خوشیوں اور شادمانیوں میں برابر کی شریک ہوتی تھیں۔ وہ آپ کے لیے ایسے اسباب مہیا کرتیں جس سے آپ اپنے رب کی عبادت کے لیے فراغت محسوس کریں اور وہ اپنے گھر میں رسول اللہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی نہایت دانشمندانہ انداز میں دل و جان سے خدمت سرانجام دیتی ہوئی روحانی خوشی محسوس کرتیں۔

یہ عظیم خاتون رسول اللہ ﷺ کے لیے ان کی قوم کی جانب سے پیش آنے والی عداوتوں کا مقابلہ کرتیں اور ان کی ہر ممکن یہ کوشش ہوتی کہ ہر مشکل اور آڑے وقت میں آپ کا بھرپور ساتھ دے اور آپ کا پورا دفاع کرے۔ جب آپ کو منصب نبوت پر فائز کر دیا گیا اور وحی نازل ہونا شروع ہو گئی تو سب سے پہلے آپ پر یہی عظیم خاتون ایمان لائی اور اس نے آپ کی تصدیق کی۔

جب رسول اللہ ﷺ نے وحی کے بارے میں اور اپنے ساتھ پیش آنے والی خوفناک صورت حال کا تذکرہ کیا تو وہ اپنی فہم وفراست، حساس طبیعت اور بیدار شعوری کی بنا پر معاملے کی حقیقت کو سمجھ گئیں کہ میرے معزز شوہر کو شفقت، محبت، ہمدردی اور وفاداری بھری ازدواجی زندگی کے علاوہ ایک نئی ارتقائی زندگی نصیب ہونے والی ہے۔ آپ منصب رسالت پر فائز ہو کر حیات جاودانی حاصل کرنے والے ہیں۔ آپ اب ایک ایسی زندگی بسر کرنے والے ہیں جو بعض چیزوں کو ملیامیٹ کرنے اور بعض کی بنیادیں اٹھانے کا باعث بنے گی۔ آپ اپنی اس نئی زندگی میں شرک اور بت پرستی کو ملیامیٹ کریں گے، توحید اور عبادت کی بنیادیں اٹھائیں گے، اندھی تقلید کا قلع قمع کریں گے اور معارف وہدایت کی بنیادیں کھڑی کریں گے۔

اس طرح سیدہ صدیقہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ازدواجی زندگی گزارنے سے ترقی کر کے آپ کی رسالت پر ایمان لاتے ہوئے صدیقیت اعلیٰ ارفع اور عظمیٰ کے مقام پر پہنچ جاتی ہیں۔ اس طرح طاہرہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی صدق دل سے معاون اور پورے اخلاص سے آپ پر فدا ہونے والی رفیقہ حیات بننے کا اعزاز حاصل کر لیتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ صادق بھی ہیں اور امین بھی۔ اخلاق عالیہ کے خوگر بھی ہیں اور اوصاف نبیلہ کے سنگم بھی۔ خوبیوں کے مرکز بھی ہیں اور قابل تعریف کارناموں کے سرچشمہ بھی۔ آپ خیر و برکت کے مصدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت کے منصب پر فائز کرنے کے لیے منتخب کر لیا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی ان تمام خوبیوں کو پہچان لیا اور دل و جان سے آپ کی قدر اور احترام و اکرام کرنے کا حق ادا کر دیا۔ ازدواجی وفاداری اور ایمانی صداقتوں کے زیر سایہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اور مؤمنہ، صدیقہ، وفادار بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی باہمی زندگی خوشگوار انداز میں بسر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے لگی۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں ازدواجی وفاداری اور اولاد کی تربیت کا کام سرانجام دیتیں۔ یہ بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری تھی جسے وہ پوری طاقت وتوانائی سے ادا کرتی تھیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس سے بڑھ کر تعاون کی ضرورت تھی۔ کیونکہ آپ کو پیغام رسالت کو لوگوں تک پہنچانے میں بڑے کٹھن حالات کا سامنا تھا۔ آپ کو ایک ایسی رفیقہ حیات کی ضرورت تھی۔ جو آپ کے اس نئے منصب کو دل وجان سے تسلیم کرتے ہوئے آپ کا بھرپور ساتھ دے۔ جب آپ تھکاوٹ سے چور ہوکر گھر آئیں تو اپنی رفیقہ حیات سے پیش آنے والی صورت حال پر تبادلہ خیال کر کے اطمینان محسوس کریں اور وہ آپ کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے اور کٹھن حالات میں حوصلہ افزائی کا باعث بنے۔ اس طرح آپ یہ چاہتے تھے کہ گھر کا ماحول ایمان ویقین سے لبریز ہو۔ اس ایمانی فضا میں دین کی باتیں ہوں اور دعوت و ارشاد کا لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا صورت حال کو بھانپ کر آپ کے لیے آسانیاں پیدا کرتیں اور آپ کے عزائم کو تازہ دم کرتیں۔ اس طرح آپ تازہ دم ہوکر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے باہر نکلتے۔ اس اہم ترین تبلیغی فریضے کو سرانجام دینے کے لیے جب آپ روانہ ہوتے تو آپ کا دل ودماغ بالکل ہلکا پھلکا اور تروتازہ ہوتا۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میسر آنے والے ادب واحترام کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا۔ اس نے وفاء کا پتلا بن کر رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں ازدواجی زندگی بسر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ انھوں نے زندگی کے مختلف پہلوؤں میں رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی کی بہاریں گزاریں اور رسالت کے فریضے کو سرانجام دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا اور اس حوالے سے صبر وتحمل کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹنے پایا۔ ہمیشہ وہ مستقبل کی امیدوں کو آپ کی خدمت بجا لانے کے ساتھ وابستہ رکھتیں۔ اور وہ اس حوالے سے کوئی لمحہ فروگزاشت نہ کرتیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے عظیم شوہر، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شعب ابی طالب کے محاصرے میں رہیں۔ انھوں نے راضی خوشی ثواب کی نیت سے کمال صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کٹھن حالات اور مصائب ومشکلات کو برداشت کیا۔ ان کے پیش نظر صرف یہ تھا کہ حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر ڈھائے جانے والے ظلم وستم کا مداوا کیا جائے اور آپ کا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ